عمران سیریز
کاسمک سٹار
مظہر کلیم
ایم اے

محترم اختر نواز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی پر جس تشویش کا اظہار کیا ہے وہ واقعی بجا ہے اور ملک کا ہر محب وطن شہری اس سلسلے میں بجا طور پر تشویش کا شکار ہے لیکن محترم۔ یہ دہشت گردی ہمارے ملک کے دشمن ایک خاص مقصد کے لئے کروا رہے ہیں۔ ان کی تو کوشش ہے کہ خدانخواستہ ہمارے ملک کے حالات ناگفتہ بہ حالت تک پہنچ جائیں لیکن حکومت اور حکومتی ایجنسیاں مسلسل اس پر کام کر رہی ہیں جس کی وجہ سے دشمن اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہیں ہو رہے اور نہ انشاء اللہ کبھی کامیاب ہو سکیں گے۔ جہاں تک عمران اور سیکرٹ سروس کا اس کے خلاف کام کرنے کا سوال ہے تو ظاہر ہے کہ یقیناً یہ حالات ان کے بھی سامنے ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اس کے خلاف کام نہ کر رہے ہوں البتہ اس کام کی تفصیل تو آپ کے سامنے اس وقت آسکتی ہے جب وہ اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

خاور اپنے رہائشی فلیٹ میں بیٹھا ٹی وی پر ایک ایڈونچر فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو خاور نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے ٹی وی بند کر کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"خاور بول رہا ہوں"...... خاور نے کہا۔

"الطاف حسن خان بول رہا ہوں خاور بیٹے۔ کیا تم فوری طور پر میری رہائش گاہ پر آسکتے ہو"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو خاور بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ کسی ساتھی ممبر کا فون ہو گا۔ الطاف حسن کی طرف سے کال کا تو اسے تصور تک نہ تھا۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس میں کافی عرصہ رہا تھا اور پھر وہاں سے سیکرٹ سروس میں منتقل ہوا تھا اور الطاف حسن خان ان دنوں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف تھے۔ وہ اس قدر اصول پسند اور

اچھی طبیعت کے مالک تھے کہ ملٹری انٹیلی جنس سے علیحدگی کے باوجود خاور ان سے ملتا رہتا تھا اور الطاف حسن خان کی ریٹائرمنٹ کے باوجود الطاف حسن خان کے اس سے تعلقات رہے تھے۔ الطاف حسن خان طویل عرصہ سے ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے تھے اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ ان کا ایک ہی بیٹا تھا جو ایکریمیا میں سروس کرتا تھا اور اس نے وہیں شادی کر لی تھی۔ الطاف حسن خان کی بیوی ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئی تھی اس لئے الطاف حسن خان اب اپنی آبائی رہائش گاہ میں اکیلے دو نوکروں کے ساتھ رہتے تھے۔ کچھ خاندانی جائیداد تھی اور کچھ انہیں حکومت کی طرف سے معقول پنشن مل جاتی تھی اور چونکہ وہ اکیلے ہی رہتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سادہ زندگی گزارنے کے عادی تھے اس لئے ان کو مالی طور پر کبھی کوئی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ خاور کو وہ اپنے حقیقی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے۔ گو ان کے حقیقی بیٹے نے کئی بار انہیں پاکیشیا چھوڑ کر ایکریمیا آنے کے لئے کہا تھا لیکن الطاف حسن خان اپنے ملک کو چھوڑ کر جانے کے بارے میں بات تک سننے کے روادار نہ تھے۔ الطاف حسن خان کو معلوم تھا کہ خاور سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے لیکن انہوں نے آج تک اپنے حقیقی بیٹے کو بھی اس بارے میں کبھی کچھ نہ بتایا تھا۔ خاور دو چار مہینے بعد اکثر ان کے پاس چلا جاتا تھا اور گھنٹوں ان کے پاس رہتا تھا۔ وہ بھی انہیں حقیقی باپ کی طرح سمجھتا تھا اور الطاف حسن خان کا رویہ بھی اس



کے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی خاور سیکرٹ سروس کی وجہ سے اپنی رہائش تبدیل کرتا تھا تو وہ الطاف حسن خان کو فون کر کے انہیں اپنا نیا فون نمبر بتا دیتا تھا۔ موجودہ فلیٹ میں اسے رہتے ہوئے تقریباً دو ماہ ہو گئے تھے اور سیکرٹ سروس کی طرف سے پابندی تھی کہ کوئی بھی ممبر چھ ماہ سے زائد کسی ایک جگہ نہیں رہ سکتا اس لئے خاور گذشتہ کئی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ وہ ایک آدھ ماہ بعد کسی نئے فلیٹ کا بندوبست کر لے لیکن جس ایریئے میں یہ فلیٹ تھا یہ ایریا خاور کو بے حد پسند آیا تھا اس لئے اس بارے میں وہ صرف سوچ کر ہی رہ جاتا تھا۔ خاور کی عادت تھی کہ وہ فارغ اوقات میں زیادہ وقت اپنے فلیٹ میں ہی گزارتا تھا۔ یا تو ٹی وی وغیرہ دیکھتا رہتا تھا یا پھر کتابیں پڑھنے میں وقت گزارتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا کہ الطاف حسن خان کی کال آگئی تھی۔

"خیریت انکل۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں"....... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ طبیعت بالکل ٹھیک ہے لیکن ایک کام ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ اگر تمہارے پاس فرصت ہو تو آ جاؤ"....... الطاف حسن خان نے کہا۔

"جی بالکل میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"....... خاور نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اللہ حافظ کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا

"کیا کوئی خاص مسئلہ پیش آگیا ہے انکل الطاف کو جو انہوں نے اس طرح کال کیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"یہ تو وہاں جا کر پتہ چلے گا۔ ویسے میں نے فون کر کے تمہارے بارے میں پوچھ لیا ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"...... خاور نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی عقلمندی تو انکل کو پسند ہے۔ اگر ان کی کوئی لڑکی ہوتی تو وہ تمہیں یقیناً اپنا داماد بنالیتے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"داماد بھی تو بیٹا ہی ہوتا ہے اور میں ویسے بھی ان کا بیٹا ہوں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"داماد کی شان اور ہوتی ہے"...... چوہان نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار الطاف حسن خان کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ خاور نے ہارن دیا تو کچھ دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ خاور کو دیکھ کر اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور خاور نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں ایک پرانے ماڈل کی کار پہلے ہی موجود تھی۔ خاور اور چوہان دونوں کار سے اترے تو اسی لمحے ملازم جس کا نام ارسلان تھا پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"انکل کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں ارسلان"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے



ارسلان اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

"جی صاحب بالکل ٹھیک ہیں البتہ ایک خاتون مہمان آئی ہوئی ہیں"...... ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں خاتون مہمان کا سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"مقامی ہے یا غیر ملکی"...... خاور نے چونک کر پوچھا۔

"مقامی ہے صاحب۔ شاید کسی قبائلی علاقے کی رہنے والی ہے"۔ ارسلان نے جواب دیا۔

"اصل بات تو تم نے پوچھی نہیں کہ جوان ہے یا بوڑھی"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی معزز خاتون ہیں"...... ارسلان نے جواب دیا تو اس کے اس خوبصورت جواب پر خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ ارسلان نے معزز کا لفظ استعمال کر کے بڑے خوبصورت انداز میں بتا دیا تھا کہ خاتون بوڑھی یا ادھیڑ عمر ہے۔ بہرحال نوجوان نہیں ہے۔

"کہاں ہیں وہ"...... خاور نے پوچھا۔

"آئیے وہ سٹنگ روم میں موجود ہیں"...... ارسلان نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ خاور اور چوہان دونوں اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹنگ روم میں پہنچے تو وہاں واقعی الطاف حسن خان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر معزز خاتون موجود تھیں۔

"یہ میرا بیٹا خاور اور یہ اس کا دوست ہے چوہان"...... الطاف

حسن خان نے سلام دعا کے بعد ان دونوں کا تعارف اس خاتون سے کراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اسے بھی سلام کیا۔

"جیتے رہو"...... خاتون نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ بیگم سردار خان ہیں۔ سردار خان گوانا کے دشوار گزار پہاڑی سلسلے میں رہنے والے ایک بڑے قبیلے سلیمانی کے سردار ہیں اور ان کا پورا نام سردار شیر خان ہے اور وہ میرے دور کے عزیز بھی ہیں اور ان سے میرے خاصے گہرے دوستانہ اور خاندانی تعلقات بھی ہیں" الطاف حسن خان نے اس خاتون کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور جواب میں خاور اور چوہان دونوں نے ہی رسمی فقرے بولے اور پھر خاموش ہو گئے۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے خاور بیٹے کہ سردار خان کسی چکر میں پھنس گئے ہیں اور بھابھی اس لئے میرے پاس آئی ہیں کہ میں ان کی اس سلسلے میں مدد کروں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میں اب اس قسم کے کاموں کے قابل نہیں رہا ہوں"۔ الطاف حسن خان نے کہا۔

"ہم جو موجود ہیں انکل۔ آپ حکم فرمائیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تمہارا تعلق انٹیلی جنس سے ہے"..... بیگم سردار خان نے براہ راست خاور سے پوچھا۔



"جی ہاں۔ لیکن ایک ایسے شعبے سے جس کے بارے میں کچھ بتا نہیں سکتا"...... خاور نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تم کیا کر سکو گے کیونکہ تم بہرحال سرکاری ملازم ہو"۔ بیگم سردار خان نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"بھابھی آپ یہ باتیں چھوڑیں اگر میں نے خاور کو بلایا ہے تو ظاہر ہے سب کچھ سوچ کر ہی بلایا ہوگا۔ آپ انہیں تفصیل بتا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سردار خان کا پرابلم حل کر دیں گے"...... الطاف حسن خان نے کہا تو بیگم سردار خان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خاور اور چوہان دونوں بیگم سردار خان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"گوانا کا پہاڑی علاقہ حکومت پاکیشیا کے ماتحت تو ہے لیکن یہ بہرحال آزاد علاقہ ہے۔ اس علاقے میں زمرد کی کانیں پائی جاتی ہیں اور یہ کانیں قبیلہ سلیمانی کی ملکیت ہیں اور ان کا انچارج سردار خان ہے لیکن حکومت پاکیشیا سے ہمارا معاہدہ ہے کہ ہم یہ زمرد کانوں سے نکال کر ایک مخصوص قیمت پر حکومت پاکیشیا کے ہاتھ فروخت کریں گے۔ ہم اسے کسی اور کو فروخت نہیں کر سکتے اور یہ کام طویل عرصے سے ہو رہا ہے۔ زمرد سے ہونے والی آمدنی قبیلے کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوانا کا علاقہ اس وقت دوسرے قبائلی علاقوں سے کہیں زیادہ جدید بن گیا ہے۔ ہمارا اپنا بجلی گھر ہے۔ پختہ سڑکیں ہیں اور ہمارے قبیلے کے مکانات پختہ ہیں۔ زمرد کے علاوہ ہمارے علاقے میں انتہائی قیمتی لکڑی بھی ملتی ہے اس لئے

پکڑنا ہے"...... خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ میرے شوہر کی بے گناہی ثابت ہو سکے۔ تم چاہو تو اس کا ہم معاوضہ بھی دینے پر تیار ہیں"...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"پلیز معاوضے کی بات نہ کریں البتہ جب ہم وہاں جائیں گے تو پھر بھی تو لوگ شک کریں گے"...... خاور نے کہا۔

"میں نے اس بارے میں سوچا ہے خاور۔ میرا خیال ہے کہ یہ چوری سردار خان کے ارد گرد رہنے والے اس کے انتہائی بااعتماد آدمیوں میں سے کوئی آدمی کر رہا ہے یا پھر سرداری کا کوئی امیدوار اس میں ملوث ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اگر اپنی کوشش کرو تو جلد ہی اس کا سراغ مل جائے گا البتہ تم وہاں حکومت کی طرف سے بھی جا سکتے ہو۔ اگر تم چاہو تو میں اپنے اثر و رسوخ سے وزارت داخلہ سے تمہیں اس سلسلے مین خصوصی کارڈ بھی بنوا کر دے سکتا ہوں"...... الطاف حسن خان نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں انکل۔ ہمارا تعلق ویسے بھی سپیشل پولیس سے ہے اور ہمارے پاس سپیشل پولیس کے سرکاری کارڈز بھی موجود ہیں"...... خاور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔ اگر تمہیں فرصت ہو تو یہ کام کر دو۔ میں ذاتی طور پر تمہارا ممنون ہوں گا۔ ویسے جہاں تک میں سردار خان کو جانتا ہوں میں اس کی طرف سے حلف دے سکتا ہوں کہ وہ چوری میں کبھی ملوث نہیں ہو سکتا"...... الطاف حسن خان



نے کہا۔

"اوکے۔ آپ بے فکر رہیں ہم جلد ہی وہاں پہنچ جائیں گے لیکن آپ نے ہم سے کسی قسم کی واقفیت کا اظہار نہیں کرنا اور نہ وہاں جا کر سوائے سردار خان کے اور کسی کو اس بارے میں بتانا ہے۔ ہم سرکاری طور پر وہاں جائیں گے اور اپنے طور پر کام کریں گے"۔ خاور نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں تمہاری ممنون رہوں گی۔ بھائی الطاف حسن نے مجھے بے حد تسلی دی ہے کہ تم اصل بات کا سراغ لگا لو گے۔ میں نے کچھ شاپنگ کرنی ہے اور پھر واپس جانا ہے ویسے میں سردار خان کو تمہارا نام بتا دوں گی وہ تم سے پورا تعاون کرے گا۔ بھائی الطاف حسن اب مجھے اجازت دیں"...... بیگم سردار خان نے اٹھتے ہوئے کہا تو الطاف حسن خان کے ساتھ ساتھ خاور اور چوہان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم بیٹھو مین بھابھی کو پورچ تک چھوڑ آتا ہوں"...... الطاف حسن خان نے خاور اور چوہان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ بیگم سردار خان کے ساتھ سٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو خاور اور چوہان دوبارہ بیٹھ گئے۔

"تم نے وعدہ کیوں کر لیا۔ وہاں جانے سے پہلے چیف سے اجازت لینی پڑے گی اور چیف تو اجازت نہیں دے گا کہ اب سیکرٹ سروس چوروں کا کھوج لگاتی پھرے"......چوہان نے کہا۔

"میں انکل الطاف کو انکار نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران سے بات کی جائے اور اس کے ذریعے اجازت لی جائے"...... خاور نے کہا۔

"یہ فور سٹار کا بھی کیس نہیں بنتا ورنہ صدیقی سے بات کر لیتے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال دیکھو اب کیا ہوتا ہے"...... خاور نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد الطاف حسن خان واپس آگئے۔

"تم نے حالات سن لئے ہیں مجھے تمہاری مجبوریوں کا بھی علم ہے اس لئے تم اگر چاہو تو اب بھی انکار کر سکتے ہو۔ میں سردار خان کو فون کر کے اس سے معذرت کر لوں گا۔ بھابھی کے سامنے میں یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا"...... الطاف حسن خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں انکل۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے پھر جو اللہ کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ اب ہمیں اجازت دیں"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو چوہان بھی کھڑا ہو گیا۔ الطاف حسن خان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے خاور اور چوہان کے کاندھے پر تھپکی دی اور پھر وہ انہیں بھی پورچ تک چھوڑنے آئے حالانکہ انہوں نے اصرار بھی کیا کہ الطاف حسن خان یہ تکلیف نہ کریں لیکن الطاف حسن خان نہ مانے اور انہوں نے دیکھا کہ



گیراج میں موجود پرانے ماڈل کی کار اب موجود نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ بیگم سردار خان کو الطاف حسن خان نے اپنی کار میں بھجوایا ہے۔ خاور چوہان سمیت واپس اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ میرا کہا مانو تو عمران سے بات کر لو"۔ چوہان نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ خود چیف سے بات کر کے اجازت لے لوں"...... خاور نے کہا۔

"تمہاری مرضی ہے لیکن اگر چیف نے انکار کر دیا تو پھر عمران بھی کچھ نہ کر سکے گا"...... چوہان نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے۔ پھر کیا کیا جائے"...... خاور نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم عمران سے کیوں بات نہیں کرنا چاہتے"...... چوہان نے کہا۔

"اگر عمران صاحب درمیان میں کود پڑے تو پھر ساری صورت حال خود بخود ان کے کنٹرول میں چلی جائے گی جبکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام میں اپنے طور پر کروں"...... خاور نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم چیف سے کہو کہ تم چند روز کے لئے گوانا جانا چاہتے ہو۔ وہ چھٹی دے دے گا۔ تم جا کر وہاں کی صورت حال دیکھ لو پھر جیسی بھی صورت حال ہو ویسے ہی کرو"...... چوہان نے کہا۔

"میں اکیلا وہاں جا کر کیا کروں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم صدیقی

اور نعمانی بھی ساتھ جائیں اور ہم باقاعدہ سرکاری طور پر وہاں کا
کریں کیونکہ وہ آزاد علاقہ ہے وہاں کے اپنے قانون ہیں۔ اگر ہم ۔
پرائیویٹ طور پر کام کیا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا چکر ہمارے خلاف
چل جائے کہ ہم الٹا پھنس جائیں"...... خاور نے کہا۔

" پھر تم ایسا کرو کہ صدیقی سے بات کرو اگر صدیقی اسے
فور سٹارز کا کیس بنا دے تو پھر ہم جا سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

" نہیں یہ فور سٹارز کا کیس کیسے بنتا ہے۔ اب فور سٹارز چوریوں
کی تحقیقات تو نہیں کر سکتے۔ یہ کام تو پولیس کا ہے"...... خاور نے
جواب دیا۔

" تو پھر چیف سے ہی بات کر لو۔ اس کا جواب سن کر پھر آئندہ کا
لائحہ عمل بنا لیں گے"...... چوہان نے کہا تو خاور نے بھی اس انداز
میں کاندھے اچکائے جیسے وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہو اور پھر اس نے
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد کے
ایکریمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس رابرٹ بول رہا ہوں"...... ایکریمی نے رسیور اٹھاتے
ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہومر بول رہا ہوں باس۔ بیگم سردار خان فوری ملاقات چاہتی
ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کہاں ہے وہ"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

" اس کی فلائٹ دارالحکومت سے روانہ ہونے والی ہے۔ ایک
گھنٹے بعد وہ یہاں پہنچ جائے گی۔ اس نے مجھے دارالحکومت ایئرپورٹ
سے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اکیلی ہے یا اس کے ساتھ دوسرا بھی کوئی موجود ہے"۔ رابرٹ
نے پوچھا۔

"اکیلی ہے باس"...... ہومر نے جواب دیا۔

"دارالحکومت میں اس کی کیا مصروفیات رہی ہیں"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم الطاف حسن خان کے گھر جا کر اس سے ملی ہے۔ وہاں دو نوجوان بھی پہنچے اور پھر انہوں نے بھی ملاقات کی۔ اس کے بعد بیگم سردار خان اس الطاف حسن خان کی کار میں مارکیٹ گئی۔ وہاں سے اس نے شاپنگ کی اور اس کے بعد کار اسے ایئرپورٹ پر چھوڑ گئی"...... ہومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"الطاف حسن خان کی بیک گراؤنڈ کیا ہے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی پوسٹ سے ریٹائر ہوا ہے لیکن اسے ریٹائر ہوئے طویل عرصہ گزر چکا ہے اور اب اس کا ملٹری انٹیلی جنس سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... ہومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ جو دو آدمی اس سے ملنے آئے تھے ان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"ان کے بارے میں صرف اتنی رپورٹ ملی ہے کہ وہ الطاف حسن خان کے ملنے والے ہیں۔ ویسے دارالحکومت میں بزنس کرتے ہیں"...... ہومر نے جواب دیا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"کس قسم کا بزنس"...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔



"امپورٹ ایکسپورٹ کے جنرل آرڈر سپلائر ہیں"...... ہومر کی طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے تم بیگم سردار خان کو میرے پاس لے آؤ لیکن خیال رکھنا اس کے پاس کوئی چیکنگ کرنے والا آلہ یا ڈکٹا فون وغیرہ نہ ہو۔ کار میں اس کی چیکنگ کے آلات پہلے ہی نصب کر لینا اور تعاقب اور نگرانی کا بھی ہر طرح خیال رکھنا"...... رابرٹ نے کہا۔

"وہ کیوں باس۔ کیا کوئی خطرہ ہے"...... ہومر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احتیاط اچھی چیز ہوتی ہے ہومر"...... رابرٹ نے گول مول سا جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا قیمتی باکس نکال کر اس کے کونے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپیشل ایجنٹ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔ چونکہ یہ ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں ہر بار بات ختم کر کے بٹن دبانے اور اوور کہنے کی ضرورت نہ تھی۔

"سپیشل نمبر"...... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں پوچھا گیا۔

"اے تھری"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے کس سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا

گیا۔

"ایشیا سیکشن کے چیف باس رچرڈ سے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ہیلو رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس فرام پاکیشیا"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"بیگم سردار خان دارالحکومت میں ایک آدمی الطاف حسن خان سے ملی ہے اور الطاف حسن خان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے طور پر ریٹائر ہوا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس الطاف حسن خان کے بارے میں پوری تفصیل سے جان سکوں کیونکہ میری چھٹی حس اس بارے میں خطرے کا الارم بجا رہی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ الطاف حسن خان قطعی لاتعلق آدمی ہے۔ اس کا اب کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے البتہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سردار خان نے حکومت پاکیشیا کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے رابطہ کیا ہے اور سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں۔ گو یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا لیکن اس کے باوجود سر سلطان کوئی بھی اقدام کر سکتے ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ



بیگم سردار خان سے کہو کہ وہ فی الحال سپیشل دے کو بلاک کر دے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پھر ہم زمرد کیسے حاصل کریں گے باس"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہم نے وہاں ایسے خصوصی آلات نصب کر دیئے ہیں جس کے ذریعے ہم اس پوری کان کو ایک ہی بار صاف کر دیں گے اس طرح چوری کا شور بھی ختم ہو جائے گا اور یہی سمجھا جائے گا کہ کان ہی ختم ہو چکی ہے اور ہمارا وقت بھی بچ جائے گا"...... رچرڈ نے کہا۔

"لیکن باس کان میں زمرد کی کھدائی تو صاف نظر آ جائے گی"۔ رابرٹ نے کہا۔

"آتی رہے۔ ہم یہاں موجود ہی نہیں ہوں گے اس لئے ہمارا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے عرصے میں یہ کام ہو جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"صرف ایک ہفتہ لگے گا پھر میں تمہیں کال کر دوں گا اور تم سب نے واپس آ جانا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے باس"...... رابرٹ نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کیا اور پھر یہ چھوٹا سا باکس اس نے واپس دراز میں رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور بیگم سردار خان اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک ایکریمی نوجوان تھا۔ رابرٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میڈم بیٹھو"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو بیگم سردار خان سر ہلاتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ہومر بھی خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ رابرٹ نے ہومر کی طرف دیکھا تو ہومر نے نفی میں سر ہلا دیا اور رابرٹ سمجھ گیا کہ چیکنگ کے باوجود بیگم سردار خان کے پاس کوئی آلہ نہیں ہے اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کوئی خاص بات میڈم جس کی وجہ سے آپ کو ملاقات کی ضرورت پڑی ہے"...... رابرٹ نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"میں یہ کہنے آئی ہوں کہ اب یہ کام بند کر دیا جائے کیونکہ رائے عامہ ہمارے خلاف ہوتی جا رہی ہے اور ایسا نہ ہو کہ سردار خان کو سرداری سے ہی ہٹا دیا جائے۔ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے"...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"کیا یہ اس قدر آسان ہے"...... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آسان تو نہیں ہے لیکن اگر معاملات اسی انداز میں چلتے رہے تو ایسا ہو بھی سکتا ہے"...... بیگم سردار خان نے جواب دیا۔

"آپ دارالحکومت میں الطاف حسن خان سے ملی تھیں جبکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس ملاقات کی وجہ پوچھ سکتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا تو بیگم سردار خان بے اختیار اچھل پڑی۔



"کیا مطلب۔ کیا آپ میری نگرانی کرتے رہتے ہیں"...... بیگم سردار خان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم آپ نے انتہائی کثیر دولت ہم سے حاصل کی ہے اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اپنی دولت کا تحفظ کریں اور محتاط بھی رہیں"۔ رابرٹ نے اس بار ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"الطاف حسن خان سردار خان کا دوست ہے۔ سردار خان ان معاملات کی وجہ سے بے حد پریشان رہنے لگے ہیں۔ انہوں نے مجھے الطاف حسن خان کے پاس بھیجا تھا کہ وہ ان چوریوں کے سلسلے میں اس کی مدد کریں لیکن الطاف حسن خان نے کہا کہ وہ بیمار رہتے ہیں اور اب عملی طور پر کچھ نہیں کر سکتے"...... بیگم سردار خان نے جواب دیا۔

"اور وہ دو نوجوان آدمی جو ان سے ملنے آئے تھے وہ کون تھے اور انہیں کیوں بلایا گیا تھا"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ بزنس مین تھے اور الطاف حسن خان بھی ریٹائرمنٹ کے بعد بزنس کرتے ہیں اس لئے وہ بزنس کے سلسلے میں ان سے ملنے آئے تھے۔ وہاں چونکہ میں موجود تھی اس لئے وہ رسمی باتیں کرنے لگے پھر میں اٹھ کر چلی آئی۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ وہ کب گئے ہیں اور کب نہیں"...... بیگم سردار خان نے جواب دیا۔

"اب آپ کیا چاہتی ہیں کہ ہم یہ سلسلہ بند کر دیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کچھ عرصہ کے لئے اسے بند ہونا چاہئے تاکہ معاملات سلجھ جائیں۔ پھر دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے"...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"لیکن آپ نے ہم سے پیشگی رقم لی ہوئی ہے کہ کان میں موجود تمام زمرد ہم حاصل کریں گے اور ابھی تو کان میں کافی زمرد موجود ہے۔ پھر"...... رابرٹ نے کہا۔

"میں نے مستقل طور پر تو بند کرنے کے لئے نہیں کہا عارضی طور پر کہا ہے"...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"اوکے ہم آپ کی بات رد نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے شوہر سرداری سے ہی ہٹا دیئے جائیں اس طرح ہمیں بھی نقصان ہو گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ایک ماہ کے لئے یہ کام بند کر دیں"...... رابرٹ نے کہا تو بیگم سردار خان کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا جبکہ ہومر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تھینک یو اس طرح آپ بھی محفوظ رہیں گے اور ہم بھی"۔ بیگم سردار خان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آپ سپیشل دے ایک ماہ کے لئے مکمل طور پر بلاک کر دیں۔ اب تو آپ خوش ہیں"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل آپ بے فکر رہیں ایک ماہ میں معاملات پوری



طرح سنبھل جائیں گے اور کان تو بہت وسیع ہے پھر اطمینان سے سارا کام ہوتا رہے گا"...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"ہومر میڈم کو ایئرپورٹ پہنچا دو"...... رابرٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آیئے میڈم"...... ہومر نے کہا اور پھر وہ بیگم سردار خان کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو رابرٹ مسکراتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران نے کار ہوٹل گرینڈ کے کمپاؤنڈ کی طرف موڑی اور پھر وہ اسے وسیع و عریض پارکنگ میں لے گیا۔ ہوٹل گرینڈ کا افتتاح ابھی دو ہفتے پہلے ہوا تھا اور اس ہوٹل کی شہرت ان دو ہفتوں میں اس قدر پھیل چکی تھی کہ اب دارالحکومت کا تمام امیر طبقہ اس ہوٹل میں آنا جانا باعث فخر سمجھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پارکنگ رنگ برنگی نئے ماڈل کی جدید کاروں سے اس طرح بھرا ہوا تھا جیسے یہ کاروں کا کوئی شو روم ہو۔ عمران نے کار ایک سائیڈ میں روکی اور پھر جیسے ہی نیچے اترا پارکنگ بوائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ لیا اور مڑ کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ پارکنگ سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں کسی کی چیختی ہوئی آواز پڑی۔



"نکل جاؤ یہاں سے تمہیں اندر آنے کی جرأت کیسے ہوئی"۔ کوئی آدمی انتہائی رعب دار آواز میں کہہ رہا تھا۔ عمران نے گردن موڑی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پارکنگ کے کونے میں ایک بوڑھا آدمی جس کے جسم پر صاف اور سلیقے کا لباس تھا دوسرے آدمی کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا جبکہ دوسرا آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی اسے کاندھے سے پکڑ کر بار بار باہر کی طرف دھکے بھی دے رہا تھا اور چیخ چیخ کر اسے ڈانٹ بھی رہا تھا۔

"کیا بات ہے کیوں بزرگ کو دھکے دے رہے اور ڈانٹ رہے ہو۔ تمہارے باپ کی عمر کا ہو گا یہ"...... عمران نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جناب یہ یہاں ہوٹل کے گاہکوں کو ڈسٹرب کرتا ہے۔ کئی بار اسے شرافت سے منع کیا ہے لیکن یہ پھر آجاتا ہے۔ اب مینجر صاحب نے حکم دیا ہے کہ اگر یہ ہوٹل میں داخل ہوا تو اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں۔ میں تو ابھی شرافت سے کام لے رہا ہوں"...... ملازم نے جس کے سینے پر سیکورٹی گارڈ کا بیج لگا ہوا تھا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے بزرگوار آپ کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے ہاتھ کے اشارے سے سیکورٹی گارڈ کو ایک طرف ہٹنے کا کہہ کر اس بزرگ سے پوچھا۔

"جناب جہاں یہ پارکنگ بنی ہوئی ہے وہاں میرا مکان تھا۔ مجھ

سے مینجر صاحب نے اس مکان کو باقاعدہ خریدنے کی بات کی اور دس
لاکھ روپے مجھ سے طے کئے۔ مجھے ایڈوانس کے طور پر دو لاکھ روپے
دے دیئے گئے اور باقی آٹھ لاکھ روپے ایک ماہ بعد دینے کا وعدہ کیا
گیا۔ پھر مجھے رجسٹرار کے پاس لے جایا گیا۔ وہاں مجھے آٹھ لاکھ کا
چیک دیا گیا اور میرا مکان خرید لیا گیا اور مجھ سے قبضہ بھی لے لیا گیا
لیکن جب میں یہ چیک لے کر بینک گیا تو بینک والوں نے اس پر
کوئی اعتراض لگا دیا۔ میں چیک لے کر واپس مینجر صاحب کے پاس
گیا تو انہوں نے چیک رکھ لیا اور مجھے کہا کہ میں ایک ہفتے بعد آ کر
اپنی رقم نقد لے جاؤں۔ ایک ہفتے بعد جب میں مینجر صاحب کے پاس
گیا تو انہوں نے مجھے دھکے دے کر دفتر سے نکال دیا اور مجھے دھمکی دی
کہ اب اگر میں ان کے پاس آیا تو وہ مجھے پولیس کے حوالے کر دیں
گے۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ ایک ملنے والے ویٹر کے ذریعے میں
نے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ چیک بینک سے باقاعدہ
میرے نام سے کیش کروایا گیا ہے اور اب مجھے کوئی رقم نہیں مل
سکتی۔ میں وکلا کے پاس گیا۔ انہوں نے بھی نوعیت معلوم ہونے پر
میری مدد کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ قانونی طور پر چیک میرے نام
سے کیش ہوا ہے حالانکہ میں نے کیش نہیں کرایا۔ میں بینک گیا
اور وہاں رو دیا پیٹا لیکن کوئی میری بات ہی نہیں سنتا۔ میں یہاں آ کر
روتا پیٹتا ہوں تو مجھے زبردستی نکال دیا جاتا ہے۔ خدا کے لئے میری مدد
کریں میری ساری زندگی کی پونجی یہی مکان تھا۔ دو لڑکیاں جوان ہیں



میں نے سوچا کہ دو لاکھ کا چھوٹا سا کسی دور کے علاقے میں مکان لے
لوں گا اور آٹھ لاکھ سے اپنی بچیوں کی شادی کر دوں گا لیکن اب میں
کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کوئی میری سنتا ہی نہیں"۔ بوڑھے نے رو
رو کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے جناب۔ یہ فراڈ ہے۔ اس نے خود ہی
چیک کیش کرایا ہے اور ہوٹل کے مالکوں اور مینجر صاحب کو بدنام
کر رہا ہے"...... سکورٹی گارڈ نے کہا۔

"نہیں جناب میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں اپنی بچیوں کے سروں پر
ہاتھ رکھ کر قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مسجد میں لے جائیں
میرے سر پر قرآن رکھ دیں میں جھوٹ نہیں بول رہا میرے ساتھ
دھوکہ کیا گیا ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے اور آپ کیا کام کرتے ہیں"...... عمران نے
نرم لہجے میں پوچھا کیونکہ اس بوڑھے کا چہرہ دیکھ کر ہی اسے معلوم ہو
گیا تھا کہ بوڑھا سچ کہہ رہا ہے۔ اسے واقعی بڑے مکارانہ انداز میں لوٹا
گیا ہے۔

"جی میرا نام شہاب الدین ہے جناب اور میں ریلوے میں کلرک
تھا۔ اب ریٹائرمنٹ سے پہلے کی سالانہ چھٹی پر ہوں"...... اس
بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میں نے ڈیڑھ لاکھ روپے میں پرانے اڈے پر ایک کوچے میں

چھوٹا سا پرانا مکان لیا ہے اور وہیں رہتا ہوں"...... شہاب الدین نے جواب دیا۔

"آپ کا کام کس مینجر سے ہے۔ کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"مینجر ایڈمن مسعود خان سے جناب"...... شہاب الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میرے ساتھ چلیں میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جناب یہ اندر نہیں جا سکتا۔ مینجر صاحب کا حکم ہے"۔ سیکورٹی گارڈ نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے میں کون ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے سیکورٹی گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر آپ جو بھی ہوں لیکن مینجر صاحب کا حکم ہے اور میں حکم کی تعمیل کا پابند ہوں"...... سیکورٹی گارڈ نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے پھر جا کر اس مینجر ایڈمن کو یہاں بلا لاؤ۔ اسے کہہ دینا کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست علی عمران باہر بلا رہا ہے۔ جاؤ"...... عمران نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"ج۔ج۔جی۔ میں کیسے بلا سکتا ہوں جناب۔ میں تو"۔ سیکورٹی



گارڈ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے الفاظ سن کر ہی گھبرا گیا تھا۔ اس نے عمران کے مزید تعارف پر غور ہی نہ کیا تھا۔

"سنو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔ آیئے شہاب الدین صاحب"...... عمران نے سیکورٹی گارڈ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ شہاب الدین سے مخاطب ہو گیا تھا۔

"جی اچھا"...... شہاب الدین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ سیکورٹی گارڈ اس بار خاموش کھڑا رہا۔ عمران شہاب الدین سمیت جیسے ہی مین گیٹ پر پہنچا وہاں موجود دونوں دربان شہاب الدین کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں سیکورٹی گارڈ نے نہیں روکا"۔ ایک دربان نے شہاب الدین کا بازو پکڑ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہٹاؤ ہاتھ یہ میرے ساتھ ہیں"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ سر۔ وہ مینجر صاحب نے منع کر رکھا ہے"...... دربان نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے قدرے عاجزی سے کہا۔

"آیئے شہاب الدین صاحب"...... عمران نے دربان کی بات کا جواب دینے کی بجائے شہاب الدین سے کہا اور پھر گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس بار دربانوں نے بھی شہاب الدین کو نہ روکا اور وہ عمران کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

شاید سکیورٹی گارڈ کے بعد دربانوں نے جس انداز میں شہاب الدین کو روکا تھا اس سے عمران کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

"کون ہے اس ہوٹل کا مالک اور چیئرمین"...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر وہاں موجود لڑکی سے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ج۔ج۔جی۔ مجھے تو پتہ نہیں جناب"...... لڑکی نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنرل مینجر کون ہے"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"جی آفتاب احمد صاحب ہیں"...... لڑکی نے عمران کے انتہائی سرد لہجے پر اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں فون کرو اور کہو کہ علی عمران یہاں موجود ہے وہ مجھ سے فون پر بات کریں"...... عمران نے کہا۔ اس کا موڈ ویسا ہی تھا۔

"یس سر"...... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ شاید عمران کے سرد لہجے اور اس کی شخصیت کی وجہ سے بات کرانے پر آمادہ ہو گئی تھی ورنہ اتنے بڑے ہوٹل کے جنرل مینجر سے ایک عام گاہک کی بات شاید نہ کرائی جاتی۔

"سر۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ ایک صاحب علی عمران یہاں موجود ہیں اور آپ سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔



"کیا مطلب۔ کیا انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا ہے"۔ عمران نے کوڑا مارنے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو ان کے آفس پہنچا دیا جائے"...... لڑکی نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

لڑکی نے سائیڈ پر موجود ایک سپروائزر کو بلایا اور اسے عمران اور شہاب الدین کو جنرل مینجر کے آفس تک پہنچانے کے لئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران جنرل میجر کے شاندار اور وسیع وعریض آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے پیچھے شہاب الدین تھا جو شاید اس آفس کی سج دھج دیکھ کر ہی بری طرح سہما ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران آفتاب احمد سے اچھی طرح واقف تھا کیونکہ آفتاب احمد پہلے ہوٹل فائیو سٹار کے جنرل مینجر تھے اور انتہائی بارعب شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بااصول آدمی تھے۔ ویسے وہ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور عمران کے ڈیڈی سے بھی ان کے خاندانی تعلقات تھے۔ وہ عمران کے ڈیڈی کے کلاس فیلو بھی رہے تھے اور کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ ملک سے باہر چلے گئے تھے اور وہاں سے وہ ہوٹل بزنس سے متعلق ہو گئے تھے اور انہیں پاکیشیا آئے ہوئے آٹھ برس ہوئے تھے۔ یہاں بھی وہ انتہائی بڑے بڑے ہوٹلوں سے ہی متعلق رہے تھے۔ عمران انہیں انکل کہتا تھا لیکن عمران ظاہر ہے اپنی شرارتوں سے باز نہ آ سکتا تھا اور آفتاب احمد طبیعت کے لحاظ سے

خاصے رکھ رکھاؤ کے مالک تھے۔ عمران کی شرارتوں سے ان کا ناطقہ بند ہو جاتا تھا اور وہ بعض اوقات بری طرح جھلا جاتے تھے لیکن ظاہر ہے عمران کا منہ کون بند کر سکتا تھا۔

"السلام علیکم"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی سرد لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد جو ایک خاصی وسیع و عریض میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے بے اختیار چونک پڑے۔

"وعلیکم السلام۔ کیا بات ہے تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔ تم اور سنجیدہ۔ کچھ عجیب سا لگ رہا ہے"...... آفتاب احمد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید میرا رویہ اور ہوتا اگر میں آپ کے مینجر ایڈمن مسعود خان کے پاس براہ راست چلا جاتا لیکن جب میں نے آپ کا نام سنا تو میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے ملوں اور آپ کو یہ بتا سکوں کہ آپ جیسے بااصول جنرل مینجر کے ماتحت دوسروں کے لئے کس طرح عذاب بنے ہوئے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو آفتاب احمد بے اختیار اچھل پڑے۔ عمران کے اشارے پر شہاب الدین بھی سہمے ہوئے انداز میں دوسری کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی ماتحت کوئی بے اصولی کرے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... آفتاب



احمد کا لہجہ بھی اس بار تلخ ہو گیا تھا۔ شاید انہیں عمران کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"ان سے ملیں۔ ان کا نام شہاب الدین ہے۔ یہ ریلوے میں کلرک ہیں۔ جہاں اب آپ کے ہوٹل کی پارکنگ بنی ہوئی ہے وہاں ان کا ذاتی مکان تھا"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں ساری بات بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح سیکورٹی گارڈ اور مین گیٹ کے دربانوں نے انہیں اندر آنے سے روکا تھا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... آفتاب احمد کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ ان کے لہجے سے بھی غصہ نمایاں تھا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ صاحب سچ بول رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جناب میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرے ساتھ واقعی دھوکہ ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو میں قرآن اٹھا کر حلف دے سکتا ہوں۔ آپ چاہیں تو میں اپنی بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھا سکتا ہوں"۔ شہاب الدین نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں عمران کو جانتا ہوں اگر اسے تمہاری زبان پر اعتبار ہے تو پھر تو واقعی سچ ہے لیکن یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ مسعود خان تو انتہائی شریف آدمی ہے۔ بہرحال ابھی سب کچھ

سامنے آجائے گا"...... آفتاب احمد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"مینجر ایڈمن کو میرے آفس بھجواؤ۔ فوراً"...... آفتاب احمد نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ سودا آپ کے نوٹس میں نہیں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے۔ لیکن مجھے جو رپورٹ دی گئی تھی اس کے مطابق یہ بتایا گیا تھا کہ چیک دے دیا گیا ہے جو کیش ہو چکا ہے لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ چیک کیش نہ ہونے پر واپس کر دیا گیا اور پھر دھوکے سے کیش کرایا گیا ہے"...... آفتاب احمد نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شہاب الدین عمران کے ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جیسے ہی شہاب الدین کو دیکھا وہ بری طرح چونک پڑا اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"مسعود خان انہیں پہچانتے ہو"...... آفتاب احمد کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"یس سر۔ ان کا نام شہاب الدین ہے اور ان کا مکان خرید کر پارکنگ میں شامل کیا گیا تھا"...... مسعود خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں ہوٹل میں داخل ہونے سے روکنے کی ہدایات



جاری کی تھیں"...... آفتاب احمد کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ کیونکہ یہ روزانہ آفس آجاتے تھے اور ہم پر دھوکہ دہی کا الزام لگاتے اس طرح گاہکوں میں ہماری بے عزتی ہوتی تھی"۔ مسعود خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میرے بھتیجے علی عمران سے واقف ہو یا نہیں"...... آفتاب احمد نے کہا۔

"یس سر۔ میں انہیں سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں"...... مسعود خان نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ اگر تم باعزت انداز میں زندگی گزارنا چاہتے ہو تو سچ سچ بتا دو کہ یہ سارا معاملہ کیا ہے۔ اگر تم نے واقعی کوئی دھوکہ دہی کی ہے تو سچ ہی تمہیں بچا سکتا ہے"...... آفتاب احمد نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"سر حقیقت یہی ہے کہ یہ صاحب ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔ انہوں نے چیک بینک میں جمع کرایا تو بینک نے اس پر اعتراض لگا دیا کہ اتنے بڑے چیک پر جنرل مینجر کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔ یہ چیک مجھے دے گئے۔ میں نے وہ چیک آپ کے پاس نوٹ دے کر بھجوایا۔ آپ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ میں نے انہیں ایک ہفتے بعد آنے کا کہا تھا کیونکہ آپ ان دنوں بے حد مصروف تھے لیکن آپ نے دستخط دوسرے روز ہی کر کے چیک مجھے واپس بھجوا دیا۔ میں نے وہ

چیک ان کے دفتر کے پتے پر بھجوا دیا جس کی وصولی کی رسید بھی آ گئی۔ پھر بینک سے مجھے اطلاع ملی کہ چیک کیش کرا لیا گیا ہے۔ چنانچہ میں مطمئن ہو گیا۔ پھر ایک ہفتے بعد یہ صاحب آ گئے اور انہوں نے مجھ سے چیک طلب کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ چیک آپ کے آفس کے پتے پر بھجوا دیا گیا تھا اور اسے آپ کیش بھی کرا چکے ہیں جس پر یہ بگڑ گئے اور انہوں نے مجھ پر فراڈ اور دھوکے کا الزام لگا دیا۔ میں نے انہیں وصولی کی رسید بھی دکھائی لیکن انہوں نے اس پر اپنے دستخط تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے بینک مینجر سے فون پر بات کی اس نے ان کا چیک ریکارڈ سے نکلوایا تو اس پر ان کے دستخط موجود تھے اور یہ دستخط بالکل ویسے ہی تھے جیسے انہوں نے پہلی بار چیک کیش کرانے کے لئے دیتے ہوئے کئے تھے۔ اب میں کیا کر سکتا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ انکوائری کریں اور عدالت میں جائیں لیکن انہوں نے ہر روز آفس آ کر رونا پیٹنا شروع کر دیا جس سے ہوٹل کی بدنامی ہونے لگی اور پھر ہر معزز گاہک کو ہمارے دھوکے کے بارے میں بتانے لگے جس پر مجبوراً مجھے سیکورٹی گارڈ کو حکم دینا پڑا کہ انہیں ہوٹل میں داخل نہ ہونے دیا جائے"۔ مسعود خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسعود خان سچ بول رہا ہے۔ اصل چکر شہاب الدین کے آفس میں چلایا گیا ہے۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں"...... آفتاب احمد نے اس بار براہ راست



شہاب الدین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ سب کچھ بتایا تھا۔ میں نے اپنے آفس سے معلوم کیا وہاں کوئی لفافہ ہوٹل کی طرف سے نہیں آیا اور پھر اس روز میں ڈیوٹی پر نہیں تھا بلکہ ایک افسر کے ساتھ ٹور پر گیا ہوا تھا۔ پھر میں اس کوریئر سروس کے آفس میں گیا۔ وہاں میں نے معلومات حاصل کیں تو انہوں نے ریکارڈ دیکھ کر بتایا کہ ایسا کوئی لفافہ ان کی سروس میں بک ہی نہیں کرایا گیا۔ پھر میں بینک گیا وہاں میں نے کیشئر سے بات کی کہ کوئی آدمی آٹھ لاکھ روپے لے گیا تھا۔ اس نے پہلے تو مجھے ٹال دیا لیکن میری بے پناہ منت سماجت کے بعد اس نے مجھے رازداری سے بتایا کہ مسعود خان خود یہ رقم لے گئے ہیں"...... شہاب الدین نے کہا تو عمران اور آفتاب احمد کے ساتھ ساتھ مسعود خان بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں لے گیا ہوں رقم۔ میں تو کبھی بینک گیا ہی نہیں"...... مسعود خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب میرے تو آٹھ لاکھ روپے ڈوب گئے ہیں۔ میں تو غریب آدمی ہوں۔ میرا مکان بھی گیا اور رقم بھی گئی۔ اب میں کیا کروں۔ کس سے کیا کہوں"...... شہاب الدین نے انتہائی پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسعود خان وہ رسید آپ کے پاس ہے"...... عمران نے مسعود

خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں"....... مسعود خان نے جواب دیا۔

"وہ رسید مجھے دے دیں پھر میں دیکھوں گا کہ یہ آٹھ لاکھ روپے کون لے اڑا ہے"....... عمران نے کہا۔

"سر وہ ہوٹل کا ریکارڈ ہے"....... مسعود خان نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"انہیں دے دیں اور عمران تم نے مجھے بھی بتانا ہے کہ یہ سب کیا فراڈ ہوا ہے۔ یہ صاحب بھی مجھے سچے لگ رہے ہیں اور مسعود خان کو میں طویل عرصے سے ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں بھی یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اصل معاملہ کیا ہوا ہے"....... آفتاب احمد نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں یہ آٹھ لاکھ کسی کو ہضم نہیں ہو سکیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں رسید جناب"....... مسعود خان نے کہا۔

"چپڑاسی کے ہاتھ بھجوا دو اور تم اپنی سیٹ پر کام کرو"۔ آفتاب احمد نے کہا۔

"یس سر"....... مسعود خان نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ آفتاب احمد نے گھنٹی دے کر باہر موجود چپڑاسی کو بلایا اور اسے دو گلاس جوس لانے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد ہی جوس کے گلاس عمران اور شہاب الدین کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد



چپڑاسی نے ایک فائل لا کر ان کے سامنے رکھی تو آفتاب احمد صاحب نے فائل اٹھا کر کھولی اور اس میں موجود کاغذ کو غور سے دیکھنے لگے۔

"عجیب پراسرار چکر ہے۔ یہ تو واقعی نیشنل کوریئر سروس کی جاری کردہ رسید ہے جس پر وصولی کے دستخط بھی موجود ہیں"۔ آفتاب احمد نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی اور غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"اب اجازت دیں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ بہر حال تم نے مجھے اس سلسلے میں مطلع ضرور کرنا ہے"....... آفتاب احمد نے کہا۔

"بالکل کروں گا"....... عمران نے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ فائل اٹھا کر واپس مڑ گیا۔ شہاب الدین نے بھی سلام کیا اور وہ بھی عمران کے ساتھ ہی واپس مڑ گیا۔

"شہاب الدین صاحب آپ مطمئن رہیں آپ کی رقم آپ تک دو تین روز کے اندر پہنچ جائے گی"....... عمران نے باہر آ کر کہا۔

"جی اگر ایسا ہو جائے تو آپ یقین کریں میں اور میری معصوم بیٹیاں دوبارہ زندہ ہو جائیں گی"....... شہاب الدین نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اب اپنی رہائش گاہ پر جائیں گے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... شہاب الدین نے جواب دیا۔

"آیئے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں"...... عمران نے ہال سے گزرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تکلیف ہو گی سر۔ آپ شاید ہوٹل میں آ رہے تھے لیکن آپ"...... شہاب الدین بولتے ہوئے رک گیا شاید اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ مزید کیا کہے۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے جوس کا ایک گلاس ہی پینا تھا وہ آپ کی وجہ سے مفت میں مل گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہاب الدین بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اسے ساتھ لئے ہوٹل سے نکلی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ اس تنگ سے کوچے کے سامنے پہنچ گئے جہاں شہاب الدین رہتا تھا۔

"آیئے میں آپ کو چائے تو پیش کر سکتا ہوں"...... شہاب الدین نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"رقم سمیت آؤں گا تب چائے پیوں گا فی الحال اجازت دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب آپ سے ملاقات"...... شہاب الدین نے کار سے نیچے اترتے ہوئے جھجکتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں دو تین روز بعد میں خود آپ کے ہاں آؤں گا"...... عمران نے کہا تو شہاب الدین سر ہلاتا ہوا اور عمران کا شکریہ



ادا کرتا ہوا کار سے اتر کر کوچے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ اس حیرت انگیز سلسلے نے واقعی اس کے ذہن کو بھی چکرا کر رکھ دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سب سے پہلے وہ اس کوریئر سروس کے آفس جا کر ان سے اس رسید کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا کہ اچانک کار میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کار سائیڈ پر کر کے روک دی اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے نصب ٹرانسمیٹر کا مائیک ہک سے اتار کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی بطور ایکسٹو آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے طاہر۔ خیریت ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ اس وقت کار میں اکیلا تھا۔

"عمران صاحب سر سلطان بار بار کال کر رہے ہیں وہ آپ سے کوئی انتہائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں فون کر لیں وہ آفس میں ہی ہیں۔ میں نے آپ کو ٹریس کرنے کے لئے آپ کے فلیٹ اور رانا ہاؤس کال کی لیکن آپ نہ ملے تو مجبوراً ٹرانسمیٹر کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہے۔ تم نے پوچھا نہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا لیکن وہ آپ سے بات کرنے پر مصر ہیں اور وہ بھی جلدی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں دانش منزل آرہا ہوں۔ وہیں سے فون کروں گا کیونکہ لازماً کوئی اہم سرکاری بات ہوگی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے مائیک کو واپس اس کی جگہ پر ہک کیا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ چاہتا تو کسی پبلک فون بوتھ سے سرسلطان کو کال کر سکتا تھا لیکن وہ اس وقت تک محتاط رہنا چاہتا تھا جب تک کہ اسے معاملے کی نوعیت کا علم نہ ہو جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔

"سرسلطان کا دوبارہ فون آیا تھا۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ سے رابطہ ہو گیا ہے اور آپ دانش منزل آکر انہیں فون کریں گے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا کیا مسئلہ پیش آگیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یعنی سیکرٹری خارجہ نے آپ کو خالص احمق سمجھ کر رکھا ہوا ہے۔ ویسے اس لحاظ سے تو سیکرٹری صاحب واقعی خوش قسمت ہیں کہ انہیں اس زمانے میں بھی خالص چیز دستیاب ہو گئی ہے چاہے وہ حماقت ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال ہے تو خالص"...... عمران نے



مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ لیکن آپ نے مجھے کس لحاظ سے خالص احمق بنا دیا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔ ظاہر ہے پی اے عمران کی آواز پہچان گیا تھا۔

"تم نے خود ہی تو تعارف کرایا ہے کہ تم سیکرٹری خارجہ کے پی اے ہو۔ کالج کے زمانے میں یہ بات مشہور تھی کہ گریجوایٹ یعنی بی اے کا مطلب ہوتا ہے بالکل احمق۔ اس لحاظ سے پی اے کا مطلب ہوا پیور احمق یعنی حماقت کی خالص قسم"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس لحاظ سے تو آپ کی ڈگریاں ایم ایس سی اور ڈی ایس سی کا بھی مطلب بنایا جا سکتا ہے لیکن مجھ میں بہرحال یہ جرأت نہیں ہے اس لئے آپ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"جناب کیا ہوا۔ کیا آپ کی بات سننے کے لئے اب کوئی تیار نہیں ہوتا جو آپ مجھ جیسے سامع کو تلاش کرتے رہے تھے"۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے سلام کا جواب دینے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے جو بات مجھ سے کرنی تھی وہ آپ طاہر سے بھی کر سکتے تھے۔ مجھ تک پہنچ جاتی لیکن شاید طاہر نے آپ کی بات سننے سے انکار کر دیا ہو گا۔ ویسے بڑھاپے میں ایک وقت ایسا آ ہی جاتا ہے کہ جب کوئی بزرگ کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا کہ بزرگ یا نصیحتیں کریں گے یا پرانے دور کی باتیں کریں گے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"پھر تم مجھ جیسے بوڑھے کی بات کیوں سن رہے ہو"۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں آپ سے بھی زیادہ بوڑھا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو تم مجھ سے کیسے بوڑھے ہو سکتے ہو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ جسمانی طور پر بوڑھے ہیں میں ذہنی طور پر بوڑھا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اگر تم ذہنی طور پر بوڑھے ہو تو پھر یہ بڑھاپا دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ بہرحال میں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ تفصیل کے لئے تو میں تمہیں فائل بھجوا دوں گا لیکن مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ آزاد قبائلی علاقے گوانا میں انتہائی قیمتی زمرد کی کانیں ہیں۔ وہاں سلیمانی قبیلہ رہتا ہے۔ اس قبیلے کے سردار کا نام سردار شیر



خان ہے۔ وہ انتہائی بااصول اور کھرا آدمی ہے۔ حکومت پاکیشیا کی وزارت معدنیات نے اس زمرد کے سلسلے میں سردار خان سے باقاعدہ معاہدہ کیا ہوا ہے کہ جو زمرد وہاں سے نکلے گا وہ حکومت پاکیشیا کو ایک مخصوص قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور حکومت پاکیشیا یہ زمرد بیرون ملک بھجوا کر خاصا زرمبادلہ کما لیتی ہے۔ اس طرح نہ صرف حکومت پاکیشیا کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ گوانا کو بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ جو قیمت انہیں ادا کی جاتی ہے وہ بھی خاصی ہوتی ہے اور سردار خان یہ تمام رقم گوانا کی تعمیر و ترقی اور وہاں کے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گوانا باقی تمام قبائلی علاقوں سے ہر لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال اصل بات یہ ہے کہ سردار خان نے مجھے فون کیا اور انہوں نے بتایا کہ گذشتہ ایک ماہ کے دوران وہ تمام زمرد جو کانوں سے نکال کر سٹور کیا جاتا تھا انتہائی پراسرار طور پر چوری کر لیا جاتا ہے۔ انہوں نے خود بھی اس کی انکوائری کی۔ پھر حکومت پاکیشیا کی وزارت داخلہ کو رپورٹ دی۔ وزارت داخلہ کی طرف سے انتہائی تجربہ کار پولیس آفیسرز کی ٹیم وہاں بھیجی گئی لیکن وہ بھی ان چوروں کا پتہ نہیں چلا سکی اور اس کے ساتھ ساتھ گوانا میں یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ ان چوریوں میں سردار خان کا اپنا ہاتھ ہے۔ وہ یہ زمرد بیرون ملک فروخت کر دیتا ہے۔ چونکہ اس زمرد کی تمام رقم وہاں کے لوگوں اور علاقے کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتی تھی جو اب نہیں ہو رہی اس لئے لوگ سردار خان کے خلاف ہوتے

جا رہے ہیں اور اب یہ صورت حال ہو گئی ہے کہ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑا جرگہ بیٹھ جائے اور انہیں سرداری سے ہی ہٹا دیا جائے۔ وہ میرے ذاتی دوست بھی ہیں اس لئے انہوں نے مجھے یہ درخواست کی ہے کہ میں ذاتی طور پر کوئی ایسا بندوبست کروں کہ جس سے اصل چور سامنے آ جائیں۔ میں نے ان سے وعدہ کر لیا کیونکہ اس میں پاکیشیا کا بھی مسلسل نقصان ہو رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مہمان کے طور پر وہاں جاؤ اور اس معاملے کا سراغ لگاؤ۔ یہ میری تم سے ذاتی درخواست ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"فیس کیا ملے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پانچ سو جوتے"...... سرسلطان نے فی البدیہہ جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"خالص چمڑے کے ہونے چاہئیں۔ آج کل واقعی جوتے بے حد مہنگے ہیں۔ پانچ سو مل جائیں تو میں دکان کھول لوں گا اور پھر منافع ہی منافع"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سرسلطان بھی اس کا جواب سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا مطلب تھا کہ تمہارے سر پر پانچ سو جوتے مارے جائیں گے"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کس سر پر۔ سرکاری یا غیر سرکاری"...... عمران بھلا کہاں مار کھانے والوں میں سے تھا اور سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔



ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے ان کے خطاب سر کو استعمال کیا ہے۔

"خدا تم سے سمجھے۔ تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے۔ بہرحال کیا تم یہ کام کرو گے یا نہیں"...... سرسلطان نے کہا۔

"اس قدر بڑی فیس کے بعد میں کیسے انکار کر سکتا ہوں اس لئے آپ بے فکر رہیں باقی ماندہ زمرد میں لے اڑوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سردار خان کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں تم اس کے ذاتی مہمان رہو گے"...... سرسلطان نے عمران کے اتنی آسانی سے مان جانے پر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف انہیں میرا نام بتا دیں۔ میں جب مناسب سمجھوں گا ان سے رابطہ کر لوں گا کیونکہ میں پہلے وہاں جا کر اپنے طور پر کام کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ذاتی طور پر تمہارا مشکور رہوں گا۔ ویسے انہوں نے مجھے اب تک ہونے والی تمام انکوائری کی باقاعدہ فائل بھی بھجوائی ہے۔ وہ میں تمہارے فلیٹ پر بھجوا دیتا ہوں"...... سرسلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"او کے اللہ حافظ"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان میں عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان کا آدمی ایک فائل فلیٹ پر دے جائے گا وہ تم نے دانش منزل پہنچانی ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی صاحب"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" تو نوبت این جا رسید کہ بے چارہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جو اکڑتا پھر رہا تھا کہ وہ بین الاقوامی سطح پر کام کرتا ہے اب چوروں کے پیچھے بھاگتا پھرے گا۔ سچ ہے عزت بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور ذلت بھی"...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑے مایوسانہ لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ انکار کر دیتے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انکار کتنا چھوٹا سا اور معصوم سا لفظ ہے لیکن یہ معصوم سا اور چھوٹا سا لفظ جب بولا جاتا ہے تو گردنیں کٹ جاتی ہیں۔ کھوپڑی پر جوتیاں برسنے لگتی ہیں۔ بے ادب، گستاخ اور نافرمان کے القابات ملنا شروع ہو جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔



" لیکن عمران صاحب یہ سیدھی سادھی چوری نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پیچھے کوئی گہری سازش ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے چیف کو سازش ہمیشہ گہری ہی نظر آئے گی لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے شہاب الدین سے وعدہ کیا ہے کہ میں چند روز میں اس کے آٹھ لاکھ روپے اڑانے والا چور پکڑوں گا لیکن اب اگر مجھے گوانا جانا پڑا تو نجانے وہاں کتنا وقت لگ جائے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" شہاب الدین۔ آٹھ لاکھ روپے۔ چور۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ بھی ایک فنکارانہ چوری کا معاملہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوٹل گرینڈ جانے سے لے کر شہاب الدین کو واپس اس کے گھر پہنچا کر واپس آتے ہوئے ٹرانسمیٹر کال ملنے تک کی ساری روئیداد بتا دی۔

" اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے عمران صاحب۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ لازماً یا تو شہاب الدین جھوٹ بول رہا ہے یا پھر وہ ایڈمن مینجر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے چیک کیا وہ دونوں ہی سچے ہیں۔ کسی نے واقعی فنکاری دکھائی ہے۔ بہرحال یہ ہو سکتا ہے کہ میں جوزف کے ذریعے

شہاب الدین صاحب کو آٹھ لاکھ روپے بھجوا دوں اور پھر گوانا سے واپس آکر اس پر تحقیقات کروں اور جس نے ان کے آٹھ لاکھ روپے چرائے ہیں اس سے وصول کر کے انہیں مزید آٹھ لاکھ روپے پہنچاؤں"....... عمران نے کہا۔

" آپ نے یقیناً اپنی عادت کے مطابق اسے بڑے نوٹوں کی ایک آدھی گڈی دے دی ہو گی اس لئے اسے فوری طور پر تو کوئی مجبوری نہ ہو گی"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے کئی بار سوچا کہ اسے دے دوں لیکن پھر میں رک گیا کیونکہ وہ پڑھا لکھا عزت دار آدمی ہے۔ وہ اسے کہیں خیرات یا بھیک نہ سمجھ لے۔ البتہ ایسا ہے کہ بعد میں اسے اس کی بچیوں کے نام پر تحفے کے طور پر رقم دے دوں۔ آخر اس نے بچیوں کی شادیاں بھی تو کرنی ہیں فی الحال تو اسے آٹھ لاکھ روپے بھجوا دیتا ہوں"....... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایک منٹ عمران صاحب"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران جو نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا نے ہاتھ اٹھا لیا۔

" آپ یہ کام میرے ذمہ لگا دیں میں اس پر کام بھی خود کروں گا اور آٹھ لاکھ روپے بھی خود اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے نکلوا کر اسے دے دوں گا۔ کچھ نیکی مجھے بھی کرنے دیں"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اوہ۔ تو تمہارے ذاتی اکاؤنٹ میں اتنی بھاری رقم موجود ہے اور



مجھے آج تک خیال ہی نہیں آیا میں خواہ مخواہ آغا سلیمان پاشا کی باتیں سنتا رہا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ باتیں تو بہرحال آپ کو سننا ہی پڑیں گی کیونکہ آغا سلیمان پاشا کا ادھار تو شاید پاکیشیا کا خزانہ خالی کر دینے کے باوجود نہ اتر سکے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ تم خود اس پر کام کرو۔ یہ لو فائل اس میں وہ رسید ہے اور شہاب الدین کا پتہ بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے فائل بلیک زیرو کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" بے حد شکریہ جناب"....... بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ خوش تو اس طرح ہو رہے ہو جیسے آٹھ لاکھ تمہیں مل رہے ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واقعی مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے عمران صاحب۔ آٹھ لاکھ کا مسئلہ نہیں ہے میرے اخراجات تو زیادہ نہیں ہیں لیکن کسی کے کام آنے کی خوشی واقعی عجیب ہوتی ہے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" خاور بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے

کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران براہ راست ایکسٹو کو فون نہ کرتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہنا ہوتا تھا وہ جولیا کے ذریعے ایکسٹو تک پہنچاتے تھے اس لئے کسی کے فون کا براہ راست آنے کا مطلب یہ سمجھا جاتا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گی۔

"یس۔ براہ راست کال کیوں کی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سر میں اور چوہان ایک نجی کام کے سلسلے میں گوانا جانا چاہتے ہیں۔ آپ سے اجازت لینی تھی۔ مس جولیا کے ذریعے اس لئے بات نہیں کی کہ شاید آپ تفصیل پوچھیں تو وہ میں براہ راست بتا سکتا ہوں"۔ خاور نے بااعتماد سے لہجے میں کہا اور گوانا کا نام سن کر عمران اور بلیک زیرو ایک بار پھر چونک پڑے۔ عمران کی پیشانی پر ایک لمحے کے لئے شکنیں سی ابھریں لیکن دوسرے لمحے وہ مسکرا دیا۔

"تو کیا گوانا کے سردار شیر خان نے الطاف حسن خان کے ذریعے تمہیں اپروچ کیا ہے زمرد کی چوری کے سلسلے میں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر۔ سر۔ آپ کو کیسے اطلاع مل گئی سر۔ میں اور چوہان تو ابھی چند لمحے پہلے ان سے ملاقات کر کے آئے ہیں سر"...... خاور کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔



"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں سے بے خبر رہتا ہوں"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس۔ یس سر۔ اب مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہی سر۔ ہم دونوں واقعی اس سلسلے میں وہاں جانا چاہتے ہیں سر"۔ خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار شیر خان نے باقاعدہ حکومتی سطح پر بھی اس چوری کے سلسلے میں رابطہ کیا ہے اور چونکہ اس چوری میں حکومت پاکیشیا کا بھی انتہائی نقصان ہو رہا ہے اس لئے یہ کیس مجھے بھجوایا گیا ہے کیونکہ عام پولیس وہاں ناکام رہی ہے اور ملٹری انٹیلی جنس اور سنٹرل انٹیلی جنس کو ریاستی معاملات کے سلسلے میں وہاں حکومت بھجوا نہیں سکتی کیونکہ گوانا آزاد قبائلی علاقہ ہے اور ملٹری انٹیلی جنس اور سنٹرل انٹیلی جنس کے افسران کے وہاں جانے سے وہاں کے رہائشی اسے اپنے معاملات میں مداخلت بھی سمجھ سکتے ہیں اس لئے صدر مملکت اور سر سلطان نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں اس سلسلے میں جو اقدام چاہوں کروں لیکن چونکہ یہ کیس نہ ہی سیکرٹ سروس کا بنتا ہے اور نہ ہی فور سٹارز کا اس لئے میں نے عمران کو وہاں جانے اور کارروائی کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں لیکن اگر تم دونوں نجی طور پر وہاں جانا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ تم عمران کے ساتھ مل کر وہاں کام کر سکتے ہو"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بے حد شکریہ سر۔ عمران صاحب کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہاں ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی سر"...... دوسری طرف سے خاور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران تم سے خود ہی رابطہ کر لے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

" یہ الطاف حسن خان کون ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ خاور اس کے کہنے پر گوانا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" خاور ملٹری انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں شامل ہوا تھا۔ اس وقت ملٹری انٹیلی جنس کے چیف الطاف حسن خان تھے جو اب طویل عرصے سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ خاور سے البتہ ان کے اب بھی مشفقانہ تعلقات ہیں۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو ایکریمیا میں سیٹل ہے اس لئے وہ خاور کو اپنا بیٹا سمجھتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ الطاف حسن خان کے آباؤ اجداد کا تعلق بھی آزاد قبائلی علاقے سے تھا اور اب بھی ان کے رابطے ہیں اس لئے جب خاور نے گوانا جانے کی بات کی تو میں سمجھ گیا کہ سردار خان نے اپنے تعلقات کی بنا پر الطاف حسن خان سے درخواست کی ہو گی اور الطاف حسن خان نے لامحالہ خاور کو کہا ہو گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب تو واقعی ساری کڑیاں مل گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور



اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" لاشانہ کالونی میں الطاف حسن خان کی رہائش گاہ کا نمبر چاہئے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا دیا۔

" کیا آپ کے بھی الطاف حسن خان سے تعلقات ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" چیف ٹائپ مخلوق سے تعلقات بنا کر رکھے جاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اور عمران نے ٹون آ جانے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" الطاف حسن خان سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" جی صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو میں الطاف حسن خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد الطاف حسن خان کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ انکل۔ میں علی عمران ایم ایس

سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آپ کا وہ بھتیجا بول رہا ہوں جس کا نام سنا ہے آپ نے اپنی وصیت میں باقاعدہ لکھ رکھا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"وعلیکم السلام۔ لیکن کہیں تمہیں کوئی فوری ضرورت تو نہیں پڑ گئی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران ان کے انتہائی خوبصوت اور گہرے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے وصیت کے بارے میں جو بات کی ہے اس کا جواب الطاف حسن خان نے خوبصورت انداز میں دیا ہے۔

"انکل زندہ کا خون تو پھر بھی نکل آتا ہے ورنہ بعد میں کیا ملتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے الطاف حسن خان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ یہ بات ہے تو بولو کتنا خون چاہئے"...... الطاف حسن خان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی آتش جوان ہے یا اپنے آپ کو بہرحال جوان سمجھ تو رہا ہے"...... عمران بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا اور الطاف حسن خان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے"...... الطاف حسن خان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خاور نے چیف کو بتایا ہے کہ آپ نے گوانا میں زمرد کی چوری کے سلسلے میں کام کرنے کے لئے اسے کہا ہے۔ اس نے چیف سے



اس لئے چھٹی مانگی تھی جبکہ گوانا کے سردار شیر خان نے حکومت سے اعلیٰ سطح پر اس چوری کے سلسلے میں رابطہ کیا تھا اور حکومت نے چیف سے درخواست کی کہ اس معاملے میں کچھ کیا جائے جس پر چیف نے مجھے حکم دیا کہ میں اس معاملے پر کام کروں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے خاور کے ذمے بھی یہ کام لگایا ہے اس لئے اب خاور اور میں جا کر اکٹھے کام کریں گے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں کہ آپ کو سردار شیر خان نے کیا تفصیلات بتائی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ چیف کی مہربانی ہے کہ اس نے میری وجہ سے خاور کو اجازت دے دی ہے۔ میں ان کا ممنون ہوں اور تم میری طرف سے انہیں میری ممنونیت کے بارے میں آگاہ کر دینا۔ ویسے سردار شیر خان کا مجھ سے براہ راست تو رابطہ نہیں ہوا البتہ بیگم سردار خان میرے پاس تشریف لائی تھیں اور انہوں نے مجھے ساری بات سنائی اور سردار خان کا پیغام دیا جس پر میں نے خاور کو بلایا۔ خاور کے ساتھ اس کا ایک دوست چوہان بھی آیا تھا اور پھر خاور نے کام کرنے کی حامی بھر لی اور میں مطمئن ہو گیا۔ تفصیل نہ میں نے پوچھی اور نہ بیگم سردار خان نے بتائی"...... الطاف حسن خان نے جواب دیا۔

"جو بیگم سردار خان آپ سے ملاقات کے لئے آئی تھیں کیا وہ سردار شیر خان صاحب کی دوسری بیوی ہیں کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے سردار خان کی بیگم تو ایک حادثے میں ہلاک ہو گئی تھی"۔

عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری اطلاع درست ہے۔ یہ سردار خان کی دوسری بیوی ہے۔ ان کا تعلق غازی آباد سے ہے۔ غازی آباد کے بہت بڑے تاجر احمد حسین کی صاحبزادی ہیں"...... الطاف حسن خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔



ٹائیگر نے کار دارالحکومت کے ایک بدنام کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ یہ کلب ایک عام رہائشی کوٹھی میں بنایا گیا تھا۔ بظاہر یہ کوٹھی ایک رہائشی کالونی میں تھی اس لئے اس کلب میں اس کالونی کے لئے ایک چھوٹا سا ریستوران بنایا گیا تھا۔ یہ ریستوران دکھاوا تھا جبکہ کوٹھی کے نیچے بنے ہوئے وسیع و عریض تہہ خانوں میں کلب بنایا گیا تھا جہاں شراب اور جوا ہر وقت جاری رہتا تھا۔ چونکہ اس سارے کاروبار کی سرپرستی حکومت کا ایک اعلیٰ عہدیدار کرتا تھا اس لئے پولیس اور دوسری حکومتی ایجنسیاں ادھر کا رخ ہی نہ کرتی تھیں۔ جرائم کے لحاظ سے بھی یہ کلب دارالحکومت کی پوری زیر زمین دنیا میں بے حد بدنام تھا کیونکہ اس کلب کا مینجر جس کا نام ٹونی تھا ہر قسم کے جرائم کی کھلے عام سرپرستی کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کلب میں ہر وقت پیشہ ور قاتلوں اور ہر قسم کے جرائم

میں ملوث افراد کا جمگھٹا رہتا تھا لیکن اس کے باوجود اس کلب میں کبھی کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہوتا تھا کیونکہ ٹونی کے پالتو مسلح غنڈے اونچی آواز میں بولنے والے کو بھوکے چیتوں کی طرح جھپٹ لیتے تھے اور پھر یہ شخص ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتا تھا۔ اس کی لاش تک نہ ملتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ اس آدمی کو ہلاک کر کے اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا جاتا تھا اور اس سلسلے میں چونکہ کسی کی پرواہ نہ کی جاتی تھی اس لئے یہاں ہر آدمی ہر وقت موت سے خوفزدہ رہتا تھا۔ چونکہ اس کلب کے ذریعے عام طور پر غیر ملکی مجرم تنظیمیں اپنا کام کراتی رہتی تھیں اس لئے ٹائیگر بھی اکثر یہاں کا چکر لگاتا رہتا تھا اور اس کے ٹونی سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ آج بھی ٹائیگر ویسے ہی گھومتا پھرتا ادھر آنکلا تھا اور اس نے سوچا تھا کہ جا کر ٹونی سے ملاقات کرے شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جو اس کے مطلب کی ہو سکتی ہو۔ ٹائیگر ریستوران کی گیلری سے ہوتا ہوا اس لفٹ کے سامنے پہنچ گیا جہاں دو مسلح آدمی موجود تھے۔ نیچے کلب میں جانے اور واپس آنے کے لئے یہی لفٹ ہی استعمال ہوتی تھی اور نیچے جانے کے لئے یا تو ریستوران سے خصوصی ریڈ کارڈ حاصل کیا جاتا تھا یا پھر وہ آدمی نیچے جا سکتا تھا جو یہاں آتا جاتا رہتا ہو اور یہاں کے لوگ اس سے واقف ہوں۔ چونکہ ٹائیگر نہ صرف یہاں اکثر آتا جاتا رہتا تھا بلکہ وہ ٹونی کا بھی ملنے والا تھا اس لئے یہاں کے لوگ اس کی بے حد عزت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی ٹائیگر لفٹ کے سامنے پہنچا وہاں



موجود دونوں مسلح افراد نے اسے باقاعدہ سلام کیا۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا لفٹ میں داخل ہوا اور دوسرے لمحے لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ چونکہ وہاں دو لفٹیں تھیں اور مسلسل کام کرتی رہتی تھیں اس لئے وہاں لفٹ کے لئے انتظار نہ کرنا پڑتا تھا۔ نیچے پہنچ کر ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جس کے آخر میں ٹونی کا آفس تھا۔ آفس کے باہر بھی دو مسلح آدمی موجود تھے۔ ٹائیگر آگے بڑھا تو دونوں مسلح افراد نے اسے سلام کیا۔

"ٹونی موجود ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی صاحب"...... ایک نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا تو لمبے قد اور بھاری جسم کا ٹونی ایک صوفے پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ ٹائیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ ٹائیگر تم۔ بڑے وقت پر آئے ہو۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ کام کس کے ذمے لگاؤں۔ ویری گڈ۔ آؤ بیٹھو لیکن ایک تو یہ بڑا پرابلم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے"...... ٹونی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا۔

"اس میں پرابلم کی کیا بات ہے"...... ٹائیگر نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تمہارے لئے مجھے خصوصی طور پر کوئی جوس یا مشروب منگوانا پڑتا ہے ورنہ شراب تو یہاں ہر وقت موجود رہتی ہے"...... ٹونی نے

دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے لیکن کیا واقعی میرے لئے تمہارے پاس کوئی کام ہے"...... ٹائیگر نے اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے کام ملا ہے۔ معاوضہ بھی بے حد معقول ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"معاوضے کی بات بعد میں پہلے کام بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"دو مقامی بزنس مین ہیں۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں کہ ان کا تعلق کسی خفیہ ایجنسی سے تو نہیں ہے"۔ ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو تم اب مذاق بھی کرنے لگ گئے ہو۔ بہت خوب"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مذاق نہیں کر رہا۔ واقعی ہے کام"...... ٹونی نے کہا۔

"اور یہ کام میرے متعلق ہے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے تفصیل سن لو۔ یہ دونوں بزنس مین نہیں ہو سکتے ورنہ وہ غیر ملکی ظاہر ہے مجھ جیسے آدمی کو اس معاملے میں ہائر نہ کرتا"۔ ٹونی نے کہا تو ٹائیگر غیر ملکی کا حوالہ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر کھل کر بات کرو۔ کون لوگ ہیں یہ"...... ٹائیگر نے کہا۔



"ان میں سے ایک کا نام خاور ہے اور دوسرے کا نام چوہان۔ بتایا یہی جاتا ہے کہ یہ فری لانسر امپورٹر ایکسپورٹر ہیں لیکن ہماری پارٹی کا خیال ہے کہ ان کا تعلق یا تو ملٹری انٹیلی جنس سے ہے یا پھر کسی دوسری خفیہ ایجنسی سے اور یہی بات معلوم کرنی ہے کہ کیا واقعی ایسا ہے یا نہیں اور چونکہ ملٹری انٹیلی جنس اور خفیہ ایجنسیوں کا تعلق ہے اس لئے عام آدمی اس سلسلے میں کام نہیں کر سکتے۔ صرف تم ہی یہ کام کر سکتے ہو"...... ٹونی نے کہا اور ٹائیگر خاور اور چوہان کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ان کے حلیے اور دوسری تفصیل کا علم ہے تمہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ حلیے اور اس خاور کے رہائشی فلیٹ کی تفصیل معلوم ہے لیکن تم یہ نام سن کر چونکے کیوں تھے۔ کیا تم جانتے ہو انہیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"ہاں میں ان دونوں نام کے کئی آدمیوں سے واقف ہوں اس لئے تو حلیے پوچھ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے حلیے بتانے شروع کر دیئے اور حلیے سن کر ٹائیگر کنفرم ہو گیا کہ یہ دونوں ہی وہی سیکرٹ سروس کے ممبر اور عمران کے ساتھی خاور اور چوہان ہیں۔

"اوہ۔ یہ دوسرے لوگ ہیں۔ بہرحال کام ہو جائے گا۔ کتنا معاوضہ دے رہے ہو"...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر اس بار اصل

بات چھپاتے ہوئے کہا۔

"معاوضہ تمہارے لئے ایک لاکھ روپے ورنہ میں کسی اور سے کام کراتا تو اسے بیس ہزار روپے سے زیادہ نہ دیتا"...... ٹونی نے کہا۔

"اور اس غیر ملکی سے تم نے کتنا معاوضہ حاصل کیا ہے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف ڈیڑھ لاکھ روپے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ ٹونی نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ مجھے تمہاری فطرت کا علم ہے اس لئے کم از کم میرے سامنے غلط بیانی مت کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے انہیں خفیہ ایجنسیوں سے ڈرا کر ان سے کم از کم دو لاکھ ڈالر وصول کئے ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ تم سے کوئی بات نہیں چھپی رہ سکتی۔ چلو تم دو لاکھ روپے لے لینا۔ اب تو خوش ہو"...... ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ ان دونوں کا کسی خفیہ ایجنسی سے تعلق ہے یا نہیں یا کچھ اور بھی معلوم کرنا ہے"...... ٹائیگر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... ٹونی نے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ ٹائیگر کبھی غلط بات نہیں کرتا۔ پھر یہ



بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب وہ پارٹی بتا دو جس نے تمہیں کام دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ تمہارا اس پارٹی سے کیا تعلق"...... ٹونی کے لہجے میں غصہ نمایاں تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں جو کام کرتا ہوں اس کے بارے میں تمام تفصیلات پہلے معلوم کر لیتا ہوں۔ یہ میرا اصول ہے۔ ویسے بے فکر رہو میں تمہاری پارٹی سے براہ راست رابطہ نہیں کروں گا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے لیکن ان کے بارے میں مجھے معلوم ہونا چاہئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ٹائیگر یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے اس لئے سوری۔ تم چاہے کام کرو یا نہ کرو یہ بات تمہیں نہیں بتائی جا سکتی"...... ٹونی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں خود معلوم کر لوں تو پھر تم ناراض تو نہ ہو گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم یہ کام مت کرو میں کسی اور سے کرا لوں گا"۔ ٹونی نے بری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے خود آفر کی ہے اور کام میں نے ہاتھ میں لے لیا ہے اس لئے اب تم اپنی آفر واپس نہیں لے سکتے۔ بہرحال میں خود معلوم کر لوں گا تم معاوضہ دو مجھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے میری پارٹی سے براہ راست رابطہ

کیا ہے تو پھر تمہاری اور میری دوستی میں فرق آ جائے گا"...... ٹونی نے کہا۔

"یہ چونکہ میرے اصول کے خلاف ہے اس لئے مطمئن رہو ایسا نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے میں تمہیں اصول کے مطابق نصف معاوضہ دے دیتا ہوں۔ نصف کام کے بعد ملے گا"...... ٹونی نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ٹائیگر کے سامنے رکھ دی۔

"پورا معاوضہ دو کیونکہ تمہارا کام ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو ٹونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم پہلے سے جانتے ہو انہیں"...... ٹونی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ویسے ہی یہاں مشہور نہیں ہے۔ میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ تم بہرحال معاوضہ دو اور معلومات لو۔ یہ معلومات حتمی ہوں گی"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم تو بے حد لکی ہو۔ بیٹھے بٹھائے اتنی بھاری رقم وصول کر رہے ہو"...... ٹونی نے کہا اور دوسری جیب سے ایک اور گڈی نکال کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دی۔ ٹائیگر نے دونوں گڈیاں اٹھا کر جیب میں ڈال لیں۔

"ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس سے بھی ہے اور ایک سرکاری



تنظیم فور سٹارز سے بھی اور یہ دونوں انتہائی خطرناک آدمی ہیں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فور سٹارز۔ اوہ۔ اوہ تو یہ دونوں فور سٹارز کے ممبر ہیں۔ اوہ ویری بیڈ"...... ٹونی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا فور سٹارز تمہارے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے جو تم اس قدر بے چین نظر آنے لگ گئے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن اس ایجنسی سے خطرات بہرحال لاحق رہتے ہیں۔ ٹھیک ہے تمہارا شکریہ"...... ٹونی نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے لیکن دوستی کے طور پر میں تمہیں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ ان دونوں یا فور سٹارز کے خلاف خود کوئی اقدام نہ کرنا ورنہ یہ آ بیل مجھے مار والا کام ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اوپر ریستوران میں پہنچ چکا تھا لیکن باہر جانے کی بجائے وہ ایک دوسری راہداری میں مڑ گیا جس میں ریستوران کے مینجر زولف کا آفس تھا۔ اس نے آفس کا پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہو گا۔ زولف ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا اور شکل و صورت سے انتہائی شریف آدمی نظر آتا تھا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ ٹونی کا نمبر ٹو یہی زولف ہے۔ درپردہ تمام کنٹرول اس کے پاس ہے۔ زولف بھی ٹائیگر کا خاصا گہرا دوست تھا۔ وہ اپنی مخصوص آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا کسی فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔

"اوہ ٹائیگر تم۔ آؤ آج بڑے عرصے بعد نظر آرہے ہو"...... زولف نے چونک کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔

"تمہارے باس ٹونی کی موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں تاکہ تم اس کی جگہ سنبھالنے کے لئے تیار رہو"...... ٹائیگر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو زولف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... زولف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں شراب نہیں پیتا۔ اس لئے نشے میں کیسے ہو سکتا ہوں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ میں غلط بات بھی نہیں کیا کرتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔ مجھے بتاؤ پلیز"...... زولف نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم اور میں معلومات کا تبادلہ کر لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون سی معلومات"...... زولف نے چونک کر پوچھا۔

"میں ویسے ہی ٹونی سے ملنے گیا تھا۔ اس نے مجھے ایک کام بتا دیا



اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ کام کسی غیر ملکی تنظیم نے اس کے ذمے لگایا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میرا اصول ہے کہ میں جو کام ہاتھ میں لیتا ہوں اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرتا ہوں اس لئے میں نے اس سے پوچھا کہ وہ اس غیر ملکی تنظیم کے بارے میں مجھے بتائے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ البتہ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں اپنے طور پر معلوم کر سکتا ہوں تو کر لوں مگر میں ان سے رابطہ نہ کروں۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ کسی کی پارٹی سے براہ راست رابطہ کرنا میرے اصول کے خلاف ہے لیکن اس نے پھر بھی بتانا پسند نہیں کیا۔ بہرحال میں نے اس کا کام کر دیا اور چونکہ مجھے علم ہے کہ تم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہوتی اس لئے تم مجھے بتاؤ گے کہ کس غیر ملکی تنظیم نے ٹونی کے ذمے کام لگایا ہے۔ اس کے جواب میں تمہیں میں بتا دوں گا کہ تمہارے باس ٹونی کی طرف کس طرح موت کا آہنی ہاتھ بڑھ رہا ہے اور اسے کیسے روکا جا سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے تمہارے اصولوں کا علم ہے لیکن شرط یہ کہ تم چیف کو نہ بتانا کہ میں نے تمہیں یہ سب بتایا ہے ورنہ میری لاش بھی کسی کو نہ مل سکے گی"...... زولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا"...... ٹائیگر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کو یہ کام ہومر نے دیا ہے۔ ہومر کارمن نژاد ہے اور

گذشتہ ایک دو سالوں سے غازی آباد میں واقع ہوٹل الفانو کا مینجر ہے۔ بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے"...... زولف نے کہا۔

"کیا اس کا تعلق کسی تنظیم سے ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے ہو۔ میرا اس سے براہ راست کوئی لمبا چوڑا تعلق نہیں ہے بس وہ یہاں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اس سے ہیلو ہیلو ہے"...... زولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے تم بھی اب سن لو کہ اس ہومر نے تمہارے چیف کو دو آدمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام دیا تھا اور ٹونی نے یہ کام میرے ذمہ لگا دیا۔ میں چونکہ پہلے سے ہی ان کو جانتا تھا اس لئے میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اسے تفصیل بتا دی۔ ان دونوں آدمیوں کا تعلق سپیشل پولیس اور فور سٹارز سے ہے۔ فور سٹارز کا سن کر ٹونی اس طرح چونکا اور اس نے ایسی باتیں کیں جیسے وہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتا ہو۔ میں نے اسے سمجھایا تو ہے کہ وہ ایسا نہ کرے کیونکہ اس طرح آ بیل مجھے مار والا کام ہو جائے گا۔ فور سٹارز انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ وہ اگر ٹونی کے پیچھے لگ گئی تو پھر نہ یہ کلب رہے گا اور نہ تمہارا چیف ٹونی۔ لیکن میں ٹونی کی عادت جانتا ہوں۔ وہ ضرور ایسا کرے گا اور اس کا نتیجہ سو فیصد یہی نکلے گا کہ وہ مارا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چیف واقعی فور سٹارز کے بارے میں باتیں کرتا رہتا ہے اور اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے خلاف کوئی اقدام کرے۔ بہرحال



میں چیف کو سمجھا دوں گا تم بے فکر رہو"...... زولف نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک بات اور بھی اپنے چیف کو سمجھا دینا اور تم بھی سمجھ لینا کہ ہومر خود یا اس کی کوئی پارٹی بہرحال فور سٹارز کے خلاف کام کر رہی ہے جس کی وجہ سے انہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنی پڑ رہی ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اور تمہارا چیف ہومر سے مزید تعلقات نہ رکھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو ایسا ہی ہو گا"...... زولف نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر ایک پبلک فون بوتھ کے قریب جا کر اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ بوتھ میں داخل ہوا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں سلیمان۔ باس موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو ٹائیگر نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی مخصوص آواز

سنائی دی۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف۔ باس موجود ہیں یہاں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں موجود ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" بات کراؤ ان سے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہیلو عمران بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد عمران کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

" باس میں ٹائیگر بول رہا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "...... عمران نے پہلے کی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے کلب جانے سے لے کر اب فون کرنے تک کی ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو "...... عمران نے کہا۔

" ایک پبلک فون بوتھ سے جناب "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" رانا ہاؤس آ جاؤ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور ہک سے لٹکایا اور کارڈ نکال کر جیب میں رکھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔



ایک بڑے سے کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کی مونچھیں خاصی بڑی اور لوہے کی سلاخوں کی طرح اکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر چھوٹی لیکن انتہائی ماہرانہ انداز میں تراشی ہوئی داڑھی تھی۔ اس نے قبائلی علاقے کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ سر پر خاص قسم کی پگڑی تھی جسے قبائلی علاقے میں کلاہ کہا جاتا تھا۔ یہ گوانا میں بسنے والے سلیمانی قبیلے کا چیف سردار شیر خان تھا۔ سردار شیر خان کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ مسلسل کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی نوجوان اندر داخل ہوا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے آزاد خان "...... سردار خان نے چونک کر پوچھا۔

" سردار کان سے تمام زمرد نکال لیا گیا ہے۔ اب وہاں زمرد کا

ایک ٹکڑا بھی نہیں رہا"...... آنے والے نے کہا تو سردار خان بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کان کے دہانے اور اس کے گرد ہمارے آدمی مسلسل پہرہ دیتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... سردار خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اب بھی پہرہ دے رہے ہیں کوئی غیر متعلقہ آدمی بھی اندر نہیں گیا۔ آپ کے حکم پر کان بھی بند کر دی گئی تھی لیکن اب جب اسے کھولا گیا تو کان خالی ہے۔ اس کے اندر کہیں بھی کوئی زمرد موجود نہیں ہے"...... آزاد خان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چلو میں خود دیکھتا ہوں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے"...... سردار خان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آزاد خان اس کے پیچھے تھا لیکن ابھی وہ کمرے سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک ملازمہ تیزی سے چلتی ہوئی ان کے قریب آئی۔

"سردار صاحب بیگم صاحبہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتی ہیں۔ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے زنان خانے میں تشریف لے آئیں تو"...... ملازمہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں انتہائی ضروری کام سے جا رہا ہوں"...... سردار خان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے ان پہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں زمرد کی کانیں تھیں۔ چونکہ یہاں ہر طرف پختہ سڑکوں



کا جال سا بچھا ہوا تھا اس لئے اس علاقے تک جہاں سے زمرد کی کانیں شروع ہوتی تھیں پختہ اور کھلی سڑک موجود تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر آزاد خان موجود تھا جبکہ سردار خان سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات تھے لیکن وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ ان پہاڑیوں پر پہنچ گیا۔ وہاں چپے چپے پر مسلح قبائلی پھیلے ہوئے تھے اس لئے سردار خان کی جیپ دیکھ کر وہ سب چوکنا ہو گئے۔ آزاد خان نے جیسے ہی جیپ روکی سردار خان نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

"کہاں ہے نو روز خان بلاؤ اسے"...... سردار خان نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو ایک طرف سے ایک ادھیڑ عمر قبائلی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سردار خان کو سلام کیا۔ نو روز خان کانوں سے زمرد نکالنے والی ٹیم کا انچارج تھا اور اس نے اس سلسلے میں باقاعدہ بیرون ملک سے ٹریننگ حاصل کی ہوئی تھی۔ وہ گذشتہ دس سالوں سے اس کام پر مامور تھا اور سب جانتے تھے کہ وہ انتہائی ایماندار آدمی ہے اس لئے سب اس کی دل سے قدر کرتے تھے۔

"نو روز خان آزاد خان نے مجھے بتایا ہے کہ کان سے سارا زمرد غائب ہو چکا ہے۔ نکالے بغیر یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نے خود چیک کیا ہے"...... سردار خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں جناب۔ یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز واقعہ ہے۔ کان گذشتہ

ایک ہفتے سے بند تھی۔ آج اسے کھولا گیا ہے اور واقعی کان خالی ہے۔ اب نئی کان تلاش کرنی پڑے گی۔ اس میں کچھ نہیں ہے۔ میں نے ساری چیکنگ کر لی ہے"...... نوروز خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہ کان دریافت ہوئی تھی تو تم نے رپورٹ دی تھی کہ اس میں سب سے زیادہ اور سب سے قیمتی زمرد موجود ہے"۔ سردار خان نے کہا۔

"جی ہاں جناب واقعی اس کان میں اتنا زمرد موجود تھا کہ شاید چار کانوں کو ملا کر بھی اتنا زمرد نہ نکل سکتا ہو اور یہ زمرد انتہائی اعلیٰ ترین تھا۔ اس قدر اعلیٰ زمرد پہلے ان کانوں سے نہیں نکلا تھا اور ابھی اس کی بہت معمولی مقدار نکالی گئی تھی لیکن اب پوری کان خالی ہے۔ البتہ کان کی حالت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے باقاعدہ زمرد سائنسی مشینری سے نکالا گیا ہے"...... نوروز خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے"...... سردار خان نے کہا۔

"نہیں سردار۔ ایسا واقعی ممکن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ ممکن ہو چکا ہے۔ میں تو خود پاگل سا ہو رہا ہوں۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ سب کیسے ممکن ہے"...... نوروز خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"یہ سب آخر ہو کیا رہا ہے۔ پہلے سٹورز سے زمرد چوری ہوتا رہا اب کان سے چوری کر لیا گیا ہے اور چوروں کا نہ پہلے پتہ لگ سکا اور نہ اب۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے۔ کون یہ سب کچھ کر رہا ہے اور کیوں"...... سردار خان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"سردار یہاں کوئی غیر تو سرے سے آ ہی نہیں سکتا اور یہاں جو لوگ موجود ہیں وہ سب آزمائے ہوئے ہیں اور پرانے لوگ ہیں۔ آج تک زمرد کا ایک ذرہ تک چوری نہیں ہوا لیکن اب یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آیا"...... نوروز خان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ سوائے صبر کے۔ بہرحال تم یہ کان بند کر دو اور نئی کان کی تلاش شروع کر دو"...... سردار خان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جیپ واپس دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"آپ نے بتایا تھا سردار کہ حکومت پاکیشیا خاص لوگوں کو یہاں بھجوا رہی ہے۔ ان چوریوں کے بارے میں تفتیش کرنے"...... آزاد خان نے کہا۔

"ہاں الطاف حسن خان نے بھی دو آدمی بھجوائے ہیں اور سر سلطان نے بھی بتایا تھا کہ وہ بھی ایک آدمی بھیج رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی بھی نہیں پہنچا اور اب ان کے آنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں جو کچھ ہونا تھا وہ تو بہرحال ہو گیا۔ اب مجھے قبیلے کا جرگہ بلا کر سارا واقعہ ان کے سامنے رکھنا پڑے گا"...... سردار خان نے کہا اور

آزاد خان نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... اپنے عالیشان مکان کے پورچ میں جیپ سے اترتے ہوئے سردار خان نے آزاد خان سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا زنان خانے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے سردار خان۔ آپ بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں۔ پہلے بھی میں نے بلوایا تھا لیکن آپ آئے ہی نہیں"...... ان کی بیگم نے ان کے ساتھ اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔

"بیگم بہت ظلم ہو گیا ہے۔ زمرد کی پوری کان ہی چوری کر لی گئی ہے۔ اب تو قبیلے کے لوگ میری بوٹیاں نوچ ڈالیں گے"۔ سردار خان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کان چوری کر لی گئی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... بیگم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بظاہر تو یہ ناممکن ہے لیکن اب یہ ممکن ہو چکا ہے"۔ سردار خان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ یہ تو قبیلے کا بہت بڑا نقصان ہے۔ اب کیا ہو گا"...... بیگم بھی یہ تفصیل سن کر بے حد پریشان ہو گئی تھی۔

"اب یہ سارا معاملہ بڑے جرگے کے سامنے رکھنا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جو وہ فیصلہ کریں ہمیں تسلیم کرنا ہو گا ورنہ جیسے ہی لوگوں کو معلوم ہو گا وہ ہماری بوٹیاں نوچ ڈالیں گے"...... سردار خان نے



کہا۔

"لیکن اگر بڑے جرگے والوں نے سارا الزام ہم پر رکھ دیا تو پھر کیا ہو گا"...... بیگم نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"نوروز خان اور وہاں موجود سب لوگ گواہی دیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات ہے۔ بہرحال تم بتاؤ تم نے کیوں بلایا تھا"...... سردار خان نے کہا۔

"میں نے یہ پوچھنا تھا کہ الطاف حسن خان کے آدمیوں نے ابھی تک رابطہ نہیں کیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر پھر الطاف حسن خان سے مل آؤں"...... بیگم نے کہا۔

"اب وہ آ کر کیا کریں گے۔ اب تو سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ ویسے اگر تم جانا چاہتی ہو تو میری طرف سے اجازت ہے"...... سردار خان نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ضرور جاؤں گی اور ان سے شکایت کروں گی"...... بیگم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"فون کر کے شکایت کر دو۔ کیا وہاں جانا ضروری ہے"۔ سردار خان نے کہا۔

"فون پر تفصیل سے بات نہیں ہوتی۔ ویسے مجھے الطاف حسن خان نے یقین دلایا تھا کہ اس کے آدمی یقیناً چوروں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اب بھی اگر وہ آ جائیں تو کم از کم اصل بات تو سامنے آ جائے گی اس طرح ہم پر الزام ختم ہو جائے گا"...... بیگم

نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے تم جاؤ میں تمہاری واپسی کے بعد بڑے جرگے کو بلاؤں گا"...... سردار خان نے کہا۔

"ابھی مت بلاؤ۔ پہلے چوروں کا پتہ لگ جائے پھر"...... بیگم نے جواب دیا اور سردار خان سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔



عمران دانش منزل سے اٹھ کر رانا ہاؤس آ گیا تھا اور اس نے فون کر کے خاور اور چوہان کو بھی یہیں پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ جوزف اور جوانا کو بھی ساتھ لے جائے گا لیکن ابھی نہ ہی خاور پہنچا تھا اور نہ چوہان کہ ٹائیگر کا فون آ گیا اور اس نے جب بتایا کہ غازی آباد کے کسی ہوٹل کا غیر ملکی مینجر خاور اور چوہان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ خاور اور چوہان الطاف حسن خان سے ملے تھے اور وہیں ان کی ملاقات سردار خان کی بیگم سے بھی ہوئی تھی اس لئے اس کا خیال تھا کہ ان معلومات کا تعلق کسی نہ کسی طرح بہرحال گوانا سے ضرور ہے اس لئے اس نے ٹائیگر کو رانا ہاؤس پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ پہلے اس ہومر سے معلومات حاصل کرے پھر گوانا جائے کیونکہ یہ ہومر غازی آباد میں رہتا تھا جبکہ سر سلطان نے بتایا تھا کہ سردار خان کی دوسری بیگم بھی غازی آباد کی رہنے والی ہے اس لئے اسے اس

سارے معاملے میں خاصی گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور خاور اور چوہان اندر داخل ہوئے۔

" تو تم نے بھی بہرحال انکل ڈھونڈ ہی لیا ہے میری طرح "۔ سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کی طرح۔ کیا مطلب "....... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر سلطان کی بات کر رہا ہوں "....... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" آپ کے انکل تو اس وقت بھی بااختیار ہیں جبکہ میرے انکل مدت ہوئی ریٹائر ہو چکے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ریٹائر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا "....... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کمال ہے تم کہہ رہے ہو کہ ریٹائر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا جبکہ اس کے پاس بڑی بڑی بیگمات حاضری دیتی رہتی ہیں۔ ایک اپنے سر سلطان ہیں جب بھی ان کی کوٹھی جاؤ تو آنٹی ایسے ملتی ہیں جیسے میں کوئی جن ہوں جو سر سلطان کو اٹھا کر ہوا میں اڑ جاؤں گا "....... عمران نے کہا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" سر سلطان چونکہ بے حد مصروف رہتے ہیں اس لئے آپ کے جانے سے وہ یہی سمجھتی ہوں گی کہ آپ انہیں مزید مصروف کرنے آ



گئے ہیں "....... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس عمر میں پہنچ کر شوہر بے چارے اپنے آپ کو خواہ مخواہ مصروف کر لیتے ہیں کیونکہ یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر طرف نو لفٹ کا بورڈ ہی نظر آتا ہے "....... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مشروب کی تین بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک بوتل تینوں کے سامنے رکھی اور پھر واپس مڑنے لگا۔

" ٹائیگر آ رہا ہو گا اسے یہیں بھجوا دینا "....... عمران نے کہا۔

" یس باس "۔ جوزف نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" تم دونوں کو باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے "....... عمران نے بوتل اٹھاتے ہوئے خاور اور چوہان سے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

" چیک کیا جا رہا ہے ہمیں۔ کیا مطلب کون کر رہا ہے "۔ دونوں نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ٹائیگر کی ڈیوٹی۔ آپ چیک کرا رہے ہیں۔ کیوں۔ کیا مطلب "۔ خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کس لئے چیک کرانا ہے تمہیں اور پھر اتنے سے کام کے لئے میں دو لاکھ روپے تو دینے سے رہا جبکہ ٹائیگر کو دو لاکھ روپے ملے ہیں۔ اس نے مجھے کال کر کے بات کی تو میں نے اسے کہا کہ وہ دو لاکھ روپے لے کر یہاں آ جائے خاور اور چوہان یہیں آ رہے ہیں۔ آدھی رقم مجھے دے دے تو میں اسے چیکنگ کا موقع دلا سکتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کھل کر بات کریں عمران صاحب۔ کیا چکر ہے کیا واقعی ایسا ہو رہا ہے یا آپ کا یہ کوئی نیا مذاق ہے"...... خاور نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران، خاور اور چوہان کو سلام کیا اور پھر وہ ان کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کر لو چیک انہیں۔ دونوں تمہارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کیا چکر ہے ٹائیگر۔ عمران صاحب بتا رہے ہیں کہ تم نے ہم دونوں کو چیک کرنے کے لئے دو لاکھ روپے وصول کئے ہیں"۔ خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اب تک یہ کافی الجھ چکے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تفصیل بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ٹونی سے ملنے



سے لے کر عمران کو کال کرنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"غازی آباد کے ہوٹل کا مینجر ہومر۔ وہ کیوں ہمارے بارے میں تفصیلات معلوم کر رہا ہے"...... خاور نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر کو چونکہ کسی بات کا علم نہیں ہے اس لئے یہ کیا بتا سکے گا البتہ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ الطاف حسن خان کی کوٹھی پر تمہاری ملاقات بیگم سردار خان سے ہوئی ہے اور بیگم سردار خان کا تعلق غازی آباد سے ہے۔ وہ وہاں کے ایک مشہور تاجر کی بیٹی ہے اور الطاف حسن خان چونکہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف رہے ہیں اور اس کی موجودگی میں تم وہاں پہنچے اور تمہارے مخصوص قد کاٹھ کی وجہ سے انہیں شک پڑا ہو گا کہ تمہارا تعلق یقیناً انٹیلی جنس یا کسی سرکاری ایجنسی سے ہو سکتا ہے یا دوسری بات یہ کہ ہومر کا تعلق گوانا میں زمرد کی چوری سے ہو اور اسے یہ اطلاع مل گئی ہو کہ تمہیں الطاف حسن خان وہاں بھجوا رہا ہے تو اس کے لئے ضروری تھا کہ تمہارے بارے میں درست کوائف معلوم کرے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن غازی آباد کے ایک ہوٹل کے مینجر کا گوانا میں زمرد کی چوری سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں کوئی غیر ملکی اول تو جا ہی نہیں سکتا اگر پہنچ بھی جائے تب بھی وہ وہاں کھلے عام اس قسم کی کارروائی ہی نہیں کر سکتا"...... خاور نے کہا۔

"دولت دے کر وہاں کے قبائلیوں کو بھی خریدا جا سکتا ہے اور

میک اپ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
"اوہ۔ پھر تو سب کچھ اس ہومر سے معلوم ہو سکتا ہے"...... خاور نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں اور ٹائیگر کو یہاں کال کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم گوانا جانے سے پہلے اس ہومر سے کچھ بنیادی معلومات حاصل کر لیں۔ اگر اس کا تعلق ان چوریوں سے ہے تو پھر ہمیں لائن آف ایکشن مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ ٹھیک ہے لیکن غازی آباد تو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے"...... خاور نے کہا۔
"چارٹرڈ سروس وہاں جاتی ہے اس لئے فوری طور پر وہاں پہنچنے کے لئے ایک چھوٹا طیارہ چارٹرڈ کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"تو پھر چلیں۔ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے"۔ خاور نے کہا۔
"تم دونوں میک اپ کر لو کیونکہ تمہارے حلیئے ان کے پاس موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایئرپورٹ سے ہی انہیں اطلاع مل جائے اور ہومر ہی غائب ہو جائے"...... عمران نے کہا تو خاور اور چوہان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"جوزف"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جوزف کسی جن کی طرح حاضر ہو گیا۔



"خاور اور چوہان صاحب کو میک اپ روم میں پہنچا دو"۔ عمران نے کہا۔
"آئیے جناب"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
"باس آپ کسی چوری کی بات کر رہے تھے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اسے گوانا میں زمرد کی کانوں اور پھر وہاں چوری کے سلسلے میں تفصیل بتا دی۔
"لیکن باس خاور اور چوہان صاحب کا وہاں جانے کا سلسلہ کیسے بنتا ہے۔ کیا سیکرٹ سروس اس مسئلے پر کام کرے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔
"نہیں یہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ خاور سیکرٹ سروس میں آنے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس سے اٹیچ رہا تھا۔ اس وقت ملٹری انٹیلی جنس کے چیف الطاف حسن خان تھے۔ گو وہ اب ریٹائر ہو چکے ہیں لیکن خاور کے ان سے قریبی تعلقات ہیں۔ گوانا کے چیف سردار خان کے تعلقات الطاف حسن خان سے ہیں۔ اس نے اپنی بیگم کو الطاف حسن خان کے پاس بھیجا اور الطاف حسن خان نے خاور کو بلوایا۔ خاور کے ساتھ چوہان بھی چلا گیا۔ ادھر چونکہ چوری سے پاکیشیا بھی متاثر ہو رہا تھا اس لئے حکومت کو بھی الطاف حسن خان نے رپورٹ کی اور حکومت نے یہاں کی پولیس کے اعلیٰ افسران وہاں بھیجے لیکن وہ کچھ معلوم نہ کر سکے اس لئے سر سلطان نے مجھ سے ذاتی طور پر درخواست کی کہ میں اس سلسلے میں کام کروں اور میں

نے حامی بھر لی۔ ادھر خاور اور چوہان نے بھی چھٹی لینے کی وجہ سے چیف سے بات کی۔ ادھر میں نے بھی چیف کو رپورٹ دی تھی اور چیف نے مجھے وہاں کام کرنے کا کہہ دیا تھا اس لئے چیف نے فیصلہ کیا کہ میں خاور اور چوہان کو ساتھ لے جاؤں۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ یہاں خاور اور چوہان کو بلا کر ان سے پروگرام طے کروں گا کہ تمہاری کال آ گئی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس میری درخواست ہے کہ آپ مجھے بھی ساتھ لے چلیں"۔ ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے بھی ساتھ چلنا ہے کیونکہ گوانا اب کافی بڑا شہر بن چکا ہے اور وہاں کی زیر زمین دنیا میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تم اس سلسلے میں یہاں سے کوئی خاص ٹپ حاصل کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ٹپ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں کا سب سے بڑا گینگسٹر بادل خان ہے۔ اس کا وہاں منشیات کی سمگلنگ کا بہت بڑا سیٹ اپ ہے۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اور چوہان میک اپ کر کے واپس آ گئے۔ انہوں نے عام سا میک اپ ہی کیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے غازی آباد سے معلوم کر لینا چاہئے کہ وہ ہومر وہاں موجود بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی



سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"غازی آباد کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار غازی آباد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل الفانو کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل الفانو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں دارالحکومت کے ہوٹل گرینڈ سے مینجر مسعود خان بول رہا ہوں۔ مینجر ہومر سے بات کرائیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ بات کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہوٹل گرینڈ سے مسعود خان مینجر ایڈمن بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہومر بول رہا ہوں مینجر ایڈمن ہوٹل الفانو سے۔ فرمائیے کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں آپ کے ہوٹل کی مینجمنٹ کے بارے میں بڑی خوش کن اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ ہمارا ہوٹل نیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے تجربات سے ہم بھی فائدہ اٹھائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ اتنے بڑے ہوٹل کے مینجر ایڈمن ہو کر ایسی بات کر رہے ہیں۔ بہرحال اگر آپ تشریف لے آئیں تو آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہا جائے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بے حد شکریہ۔ بہرحال جب بھی پروگرام بنا آپ کو پہلے اطلاع دے دی جائے گی ویسے آپ جب بھی دارالحکومت تشریف لائیں تو ہوٹل گرینڈ آپ کو خوش دلی سے خوش آمدید کہے گا"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ ضرور ملاقات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب چلیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بھی کہہ دینا تھا کہ ہم ہوٹل گرینڈ سے ہی آ رہے ہیں"۔ خاور نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ مشکوک ہو جاتا"...... عمران نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ہومر ہوٹل الفانو میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہومر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہومر بول رہا ہوں"...... ہومر نے کہا۔

"ٹونی بول رہا ہوں دارالحکومت سے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو ہومر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ٹونی تم۔ کیا ہوا۔ کیا کام ہو گیا ہے"...... ہومر نے کہا۔

"ہاں۔ ان دونوں آدمیوں کے بارے میں حتمی کوائف مل گئے ہیں۔ ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس سے بھی ہے اور ایک سرکاری ایجنسی فور سٹارز کے بھی یہ دونوں ممبر ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ فور سٹارز انتہائی فعال تنظیم ہے اور خاص طور پر جرائم پیشہ افراد اور گروہوں کے خلاف کام کرتی رہتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ معلومات حتمی ہیں"...... ہومر نے پوچھا۔

"ہاں۔ ٹونی کبھی غلط معلومات مہیا نہیں کیا کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے شکریہ"...... ہومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور ہومر آواز سے ہی پہچان گیا کہ بولنے والا اس کا باس رابرٹ ہے۔

"ہومر بول رہا ہوں باس"...... ہومر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ الطاف حسن خان نے جن دو آدمیوں کو گوانا جانے کے لئے کہا ہے ان کے بارے میں حتمی رپورٹ مل چکی ہے۔ ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس اور ایک سرکاری ایجنسی فور سٹارز سے ہے"...... ہومر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ چیف رچرڈ کی طرف سے ابھی ابھی کال آ گئی ہے۔ گوانا میں ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے اور اب صرف مال کی ڈیلیوری رہتی ہے۔ گوانا سے ہم نے پورا سیٹ اپ سمیٹ لیا ہے۔ مال بھی دارالحکومت پہنچ چکا ہے اور آج رات کو وہ ایکریمیا روانہ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی ہم سب بھی واپس چلے جائیں گے"...... دوسری طرف سے



کہا گیا تو ہومر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب باس۔ کیا کان سے اتنی جلدی سارا زمرد نکال لیا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ہومر نے کہا۔

"جدید آلات کے ذریعے سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ بہرحال واقعی ایسا ہو چکا ہے۔ اب کان میں ایک ذرہ بھی زمرد کا باقی نہیں رہا۔ ہاں جب وہ دوسری کان تلاش کریں گے تو پھر اس سے ملنے والے زمرد کا تجزیہ کیا جائے گا اگر وہ ہمارے کام کا ہو گا تو یہ سیٹ اپ دوبارہ قائم کر دیا جائے گا۔ فی الحال ہمارا کام مکمل ہو گیا ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس یہ تو واقعی خوش خبری ہے باس"...... ہومر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا۔ فکر مت کرو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہومر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا انعام کیا ہے اور یہ انعام ایسا تھا کہ وہ اس کے تصور سے ہی خوش ہو رہا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا اس انعام کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ ان ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہومر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہومر نے کہا۔

"باس دارالحکومت سے بیگم سردار خان کی کال ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں" ...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ" ...... ہومر نے کہا۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد بیگم سردار خان کی آواز سنائی دی۔

"ہومر بول رہا ہوں بیگم سردار خان فرمایئے" ...... ہومر نے کہا۔

"یہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے۔ وہ پوری کان ہی خالی کر دی ہے۔ یہ بے ایمانی ہے اور اس کا نتیجہ آپ کو بھگتنا ہو گا" ...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بیگم سردار خان۔ کیسی کان" ...... ہومر نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ جو کچھ وہاں سے نکالا گیا ہے اس میں سے مجھے میرا حصہ فوری ادا کر دو ورنہ میں حکومت کو تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی" ...... بیگم سردار خان نے انتہائی غصے بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ بیگم سردار خان آپ تو خواہ مخواہ ناراض ہو رہی ہیں۔ پہلے بھی میں نے آپ کو کبھی انکار کیا ہے۔ آپ کی وجہ سے ہی تو ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔ آپ کہاں سے فون کر رہی ہیں۔ آپ کا حصہ ابھی آپ کو پہنچایا جا سکتا ہے" ...... ہومر نے کہا۔

"سنو۔ میں پورا حصہ لوں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کان میں



کتنا زمرد تھا اور اس کی مارکیٹ میں کیا قیمت ہے۔ ایک پیسہ بھی کم نہیں لوں گی" ...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بیگم سردار خان۔ ہم آپ کو آپ کے حصے سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہیں کیونکہ آئندہ بھی ہم نے آپ سے کام لینا ہے" ...... ہومر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہوٹل گرین فال کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل پر موجود ہوں۔ کب تک پہنچ جائے گا گارینٹڈ چیک اور کتنا"۔ بیگم سردار خان نے اس بارے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک گھنٹے کے اندر اندر پہنچ جائے گا اور آپ بے فکر رہیں آپ کے تصور سے بہرحال زیادہ ہی ہو گا۔ آپ اسی کمرے سے فون کر رہی ہیں کیا" ...... ہومر نے بات کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"میں احمق نہیں ہوں کہ ایسی اہم اور خفیہ بات ہوٹل کے فون سے کروں۔ میں مارکیٹ کے پبلک فون بوتھ سے بات کر رہی ہوں" ...... بیگم سردار خان نے کہا۔

"ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد ذہین اور سمجھ دار ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ کمرے میں میرے آدمی کا انتظار کریں" ...... ہومر نے کہا۔

"اوکے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہومر نے رسیور رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے

ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹونی کی آواز سنائی دی۔ یہ وہی ٹونی تھا جس نے اسے خاور اور چوہان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"ہومر بول رہا ہوں ٹونی غازی آباد سے۔ تمہارے لئے ایک کام ہے۔ فوری کرنے کا معاوضہ تمہاری مرضی کے مطابق ہو گا"۔ ہومر نے کہا۔

"اوہ۔ بتاؤ کیا کام ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"دارالحکومت کے ہوٹل گرین فال کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل میں ایک عورت موجود ہے جسے بیگم سردار خان کہا جاتا ہے۔ اسے فوری طور پر فنش کرنا ہے۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر"...... ہومر نے کہا۔

"کون ہے یہ عورت"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کیا یہ معلوم کرنا تمہارے لئے ضروری ہے"...... ہومر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ اس کا کتنا معاوضہ تم سے لینا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ معاوضہ منہ مانگا ہو گا لیکن کام بے



داغ انداز میں ہونا چاہئے۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں وہ گوانا کے چیف سردار شیر خان کی بیگم ہے۔ اس کمرے میں اکیلی موجود ہے"...... ہومر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو خاصی بڑی شخصیت ہو گی۔ بہرحال پانچ لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا۔ کام بے داغ انداز میں ہو جائے گا"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مل جائے گا۔ کام ہو جانے پر مجھے بتا دینا"...... ہومر نے کہا۔

"اوکے"...... ٹونی نے کہا اور ہومر نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہومر بول رہا ہوں باس"...... ہومر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ اتنی جلدی کیوں دوبارہ کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا گیا تو ہومر نے بیگم سردار خان کی کال آنے سے لے کر ٹونی کو اس کو فنش کرنے کے بارے میں آخر تک تفصیل بتا دی۔

"یہ تم نے اچھا کیا ہے لیکن اس سے ایک مسئلہ پیدا ہو جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"کون سا مسئلہ باس"...... ہومر نے چونک کر پوچھا۔

" سردار خان نے لامحالہ اپنی بیگم کے قتل پر ہنگامہ کھڑا کر دینا ہے اور حکومت کی ایجنسیاں اس پر کام کر کے ٹونی تک اور پھر ٹونی کے ذریعے تم تک اور تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ جائیں گی۔ اس طرح سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اس لئے تم ایسا کرو کہ جب ٹونی تمہیں کام ہو جانے کی اطلاع دے تو تم نے مجھے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اطلاع دینی ہے تاکہ میں فوری طور پر دارالحکومت میں موجود ایک خصوصی گروہ کے ذریعے اس ٹونی کا خاتمہ کرا دوں اس طرح ہم مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ٹھیک ہے باس لیکن سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے"...... ہومر نے کہا۔

" ہاں کیونکہ اب میں فون پر نہ مل سکوں گا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" اوکے باس۔ میں اطلاع کر دوں گا"...... ہومر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" باس واقعی بڑی دور کی بات سوچتا ہے"...... ہومر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نصف گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ ان ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہومر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ہومر نے کہا۔

" سر دارالحکومت کے ہوٹل گرینڈ کے ایڈمن مینجر مسعود خان



آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے بات کراؤ"...... ہومر نے کہا۔

" ہوٹل گرینڈ سے مسعود خان مینجر ایڈمن بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

" ہومر بول رہا ہوں مینجر ہوٹل الفانو سے۔ فرمائیے کیسے فون کیا ہے"...... ہومر نے انتہائی اخلاق بھرے اور قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" ہمیں آپ کے ہوٹل کی مینجمنٹ کے بارے میں بڑی خوش کن اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ ہمارا ہوٹل نیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہومر سمجھ گیا کہ یہ بزنس کال ہے جس کو عام طور پر نئے ہوٹل والے پہلے سے کام کرنے والے ہوٹلوں کے مینجرز سے کرتے رہتے ہیں اس لئے اس نے بھی رسمی جواب دیئے اور پھر جب بات چیت ختم ہو گئی تو ہومر نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہومر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ہومر بول رہا ہوں"...... ہومر نے کہا۔

" ٹونی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کیا رپورٹ ہے"...... ہومر نے چونک کر پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے معاوضہ بھجوا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"...... ہومر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ گڑبڑ کیا ہونی تھی۔ میرا آدمی وہاں گیا۔ سائیلنسر لگا مشین پسٹل اس کے پاس تھا اس نے اس عورت کو ہلاک کیا اور پھر خاموشی سے واپس آ گیا"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اوکے معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں آج ہی منتقل ہو جائے گا"...... ہومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"جب تم نے زندہ ہی نہیں رہنا تو پھر معاوضہ کیا بھجوانا ہے"۔ ہومر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف اس کا خصوصی کمرہ تھا۔ اس نے کمرے کی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے میں موجود مستطیل شکل کا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے اس پر رابرٹ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ہومر کالنگ۔ اوور"...... فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رابرٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"باس ٹونی کی ابھی کال آئی ہے۔ اس نے بیگم سردار خان کو ختم



کر دیا ہے۔ اوور"...... ہومر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ رپورٹ حتمی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ ٹونی غلط بات نہیں کیا کرتا۔ اوور"...... ہومر نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں ابھی اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہومر نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا اور اس میں سے سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر سامنے بیٹھے ہوئے ہومر پر پڑا اور ہومر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے بھڑکتے ہوئے الاؤ میں ڈال دیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔

ٹیکسی ہوٹل الفانو کے مین گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ سے ہوٹل میں داخل ہوئے لیکن ہوٹل کا ہال خالی تھا اور وہاں پولیس کے افراد موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہال کو خالی دیکھ کر اور وہاں پولیس کو دیکھ کر چونک پڑے۔ اسی لمحے ایک نوجوان تیزی سے ان کے قریب آیا۔ اس کے جسم پر ہوٹل کی یونیفارم تھی اور سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"جناب ہوٹل عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ ہوٹل کے مینجر صاحب ہلاک ہو گئے ہیں"...... سپروائزر نے کہا۔

"مینجر ہلاک ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کون مینجر"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی یہاں کے ایک ہی مینجر صاحب تھے جناب ہومر اور وہ اپنے



آفس کے پیچھے والے کمرے میں مردہ پائے گئے ہیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے جناب اس لئے ہوٹل بند کر دیا گیا ہے"...... سپروائزر نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پولیس انچارج کون ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی وہ اوپر آفس میں ہیں"...... سپروائزر نے جواب دیا۔

"ہمارا تعلق دارالحکومت کی سپیشل پولیس سے ہے۔ ہم یہاں ایک انکوائری کے سلسلے میں مینجر صاحب سے ملنے آئے تھے بہرحال اب ہمیں چونکہ اعلیٰ افسران کو رپورٹ دینی ہے اس لئے انچارج سے ملنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے لفٹ نیچے آ کر رکی اور اس میں سے دو پولیس آفیسر باہر آئے تو عمران ان میں سے ایک کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے کاندھے پر لگے ہوئے سٹارز کے مطابق اس کا رینک ڈی ایس پی کا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ اور یہاں"...... اچانک اس ڈی ایس پی کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ چونک کر اس کی طرف بڑھا۔

"حیرت ہے۔ یہ غازی آباد ہے یا ترقی آباد کہ تم ڈی ایس پی بن گئے ہو۔ ابھی ایک ماہ پہلے تو تم انسپکٹر تھے یا پھر اپنے نام کے مطابق کرامت ہو گئی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈی ایس پی جس کا نام کرامت حسین تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس ترقی کے لئے دارالحکومت چھوڑ کر غازی آباد آنا پڑا ہے

"عمران صاحب"...... ڈی ایس پی نے مصافحہ کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"اس طرح ترقی ملتی ہے تو میں کسی صحرا یا جنگل میں جانے پر بھی تیار ہوں تاکہ ملک کا صدر بن جاؤں"...... عمران نے کہا تو ڈی ایس پی کرامت بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اگر صدر بن گئے تو آپ کی ترقی کی بجائے تنزلی ہی سمجھی جائے گی"...... ڈی ایس پی کرامت نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ کیسے۔ میں تو اس وقت چپڑاسی بھی نہیں ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ آپ فری لانسر ہیں اور سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ صدر بن کر تو آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں تقریبات تک محدود ہو جانا پڑے گا اور یہ آپ کی تنزلی ہی ہو گی"...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ڈی ایس پی کرامت انٹیلی جنس میں تھا لیکن سپرنٹنڈنٹ فیاض سے اس کی نہ بنتی تھی اس لئے اس نے کوشش کر کے اپنا تبادلہ پولیس میں کرا لیا تھا۔ عمران سے البتہ اس کی خاصی دوستی تھی۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ یہاں کیسے آئے ہیں"...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔

"وہی فری لانسر والا کام تھا۔ مینجر ہومر سے ملنا تھا لیکن یہاں آ کر پتہ چلا ہے کہ بے چارہ ہلاک ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈی



ایس پی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے اسے اس عجیب سے انداز میں ہلاک کیا گیا ہے"...... ڈی ایس پی کرامت نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اسے اصل بات سمجھ میں آئی ہو۔

"عجیب سے انداز میں۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آئیے میرے ساتھ میں آپ کو دکھاتا ہوں"...... ڈی ایس پی کرامت نے واپس لفٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں رکو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک شاندار آفس کو کراس کر کے اس کے عقب میں بنے ہوئے کمرے میں پہنچا تو وہاں فرش پر ایک جلی ہوئی لاش پڑی تھی۔ سینے پر بڑا سا سیاہ داغ تھا جبکہ باقی جسم ٹھیک تھا۔ لاش فرش پر ایک کرسی سمیت گری ہوئی تھی اور ارد گرد مشینی پرزے بکھرے ہوئے تھے۔

"یہ ٹرانسمیٹر کے پرزے ہیں عمران صاحب اور شاید اسے کسی شعاعی ہتھیار سے ہلاک کیا گیا ہے۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ غازی آباد جیسے علاقے میں اسے اس پراسرار انداز میں کیوں ہلاک کیا گیا ہے لیکن آپ نے یہ کہا کہ ہومر سے آپ سیکرٹ سروس کے سلسلے میں پوچھ گچھ کرنے آئے ہیں تو سارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ کی آمد کے

بارے میں ان کے بڑوں کو اطلاع مل گئی ہو گی اس لئے انہوں نے
اس کا خاتمہ کرا دیا“...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔
”لیکن کس طرح“...... عمران نے جان بوجھ کر کہا ورنہ فرش پر
بکھرے ہوئے ٹرانسمیٹر کے پرزے اور لاش کی پوزیشن اور صورت
حال دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر کال کر رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر
پھٹ گیا اور اس میں سے ریز نکل کر اس پر پڑیں جس سے وہ ہلاک
ہو گیا۔

”عمران صاحب یہ تو سامنے کی بات ہے۔ یہ ہومر ٹرانسمیٹر پر کسی
سے بات کر رہا تھا۔ یہ ٹرانسمیٹر پھٹ گیا یا پھاڑ دیا گیا اور اس میں
سے نکلنے والی شعاعوں نے اسے ہلاک کر دیا“...... ڈی ایس پی
کرامت نے کہا۔

”گڈ۔ تم خواہ مخواہ پولیس میں آ گئے۔ تمہیں واقعی انٹیلی جنس
میں ہونا چاہئے تھا“...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔
”وہاں مجھ سے زیادہ عقلمند سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب موجود
ہیں“ ڈی ایس پی کرامت نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور
عمران بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ فیاض کی اس سے لگتی ہی اس لئے
تھی کہ انسپکٹر کرامت واقعی عقلمند اور باریک بین ذہن کا مالک تھا
اور سوپر فیاض کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا تھا کہ کہیں سر عبدالرحمن
اس سے خوش ہو کر اسے سپرنٹنڈنٹ نہ بنا دیں۔
”تم نے اپنی تفتیش مکمل کر لی ہے یا نہیں“...... عمران نے



پوچھا۔
”ہماری تو رسمی تفتیش ہوتی ہے۔ ہوتی رہے گی آپ نے اگر
کوئی کام کرنا ہے تو آپ بے شک کر لیں میری طرف سے اجازت
ہے بلکہ آپ حکم کریں تو میں آپ سے مکمل تعاون کرنے کے لئے
تیار ہوں“...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔
”یہ معلوم کرو کہ کیا یہاں آنے والی یا یہاں سے کی جانے والی
فون کالوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے یا نہیں“...... عمران نے کہا۔
”اوہ واقعی۔ یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ اچھے
میں ابھی معلوم کرتا ہوں“۔ ڈی ایس پی کرامت نے چونک کر کہا۔
”تم معلوم کرو میں اس دوران اس کے آفس کی تلاشی لے
لوں“...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور ڈی ایس پی کرامت
اثبات میں سر ہلاتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا۔ عمران نے آفس ٹیبل
کی درازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس میں کوئی چیز موجود نہ
تھی لیکن سب سے نچلی دراز کھولتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس میں چند
فائلیں موجود تھیں۔ اس نے فائلیں اٹھا کر میز پر رکھی ہی تھیں کہ وہ
ایک بار پھر چونک پڑا۔ فائلوں کے نیچے دراز کا خانہ ڈبل تھا جو فائلوں
کے ہٹانے سے سامنے آیا تھا۔ عمران ایسے مخصوص خفیہ خانوں کو
کھولنے کا طریقہ جانتا تھا اس لئے اس نے خانہ کھولا۔ خانے کے اندر
ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی۔ اس نے وہ فائل اٹھائی اور
اسے پہلے سے موجود فائلوں کے ساتھ رکھ دیا اور دوبارہ اس خفیہ

خانے کی تلاشی لینے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی انگلیوں میں ایک کارڈ موجود تھا۔ وہ یہ کارڈ دیکھ کر چونک پڑا۔ سفید رنگ کے کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک کراس تھا جس کے نیچے بی الیون لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس خفیہ خانے سے نکلنے والی فائل اٹھا کر اسے کھولا اس میں صرف دو صفحات تھے۔ عمران کی تیز نظریں ان صفحات پر موجود ٹائپ شدہ تحریر پر دوڑتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے فائل بند کر کے اسے موڑا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ پھر دوسری فائلیں دیکھنی شروع کر دیں لیکن یہ عام کاروباری فائلیں تھیں۔ عمران نے انہیں اٹھا کر واپس دراز میں رکھ دیا اور پھر دراز بند کر دی۔ اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ڈی ایس پی کرامت اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے یہاں کالوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا"...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔

"اوکے پھر کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کچھ ملا ہے"...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔

"نہیں۔ عام سی کاروباری فائلیں پڑی ہوئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ ہومر کس سلسلے میں سیکرٹ سروس کو مطلوب تھا"...... ڈی



ایس پی کرامت پوری انکوائری پر تلا ہوا تھا۔

"کوئی خاص بات نہیں تھی۔ یہ کارمن نژاد تھا اور سیکرٹ سروس کو اطلاع ملی تھی کہ ان دنوں کارمن کا ایک سیکرٹ ایجنٹ غازی آباد میں دیکھا گیا ہے اس لئے میں اس سے ملنا چاہتا تھا کہ وہ ایجنٹ اگر غازی آباد میں دیکھا گیا ہے تو لامحالہ اس سے ملا ہو گا لیکن اب یہ صاحب ہی نہیں رہے تو اب تو اسے خود ہی تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور ڈی ایس پی کرامت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر یہ کیس آپ ڈیل کریں گے یا"...... ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ تمہارا کیس ہے میں نے تو بس اس سے ملنا تھا اور بس"...... عمران نے دفتر سے باہر آتے ہوئے کہا اور ڈی ایس پی کرامت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے ڈی ایس پی کرامت نے کہا۔

"بس واپس جائیں گے اور کیا کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے فلائٹ تو شام کو جاتی ہے آپ تب تک مجھے شرف میزبانی بخش دیں"...... ڈی ایس پی کرامت نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمارا فوری جانا ضروری ہے۔ پہلے بھی ہم چارٹرڈ پرواز

سے آئے تھے اور اب بھی چارٹرڈ پرواز سے ہی جائیں گے۔ تمہارا بہرحال شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ٹیکسی میں بیٹھے واپس ایئرپورٹ جا رہے تھے۔ ایئرپورٹ پر عمران نے چارٹرڈ پرواز بک کرائی لیکن اسے تیار ہونے میں چونکہ کچھ وقت لگنا تھا اس لئے وہ سب ایئرپورٹ کے ریستوران میں آکر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا ہے کچھ ملا ہے تو بتائیں"...... خاور نے کہا۔

"ہومر کو باقاعدہ ہلاک کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"کیا انہیں ہمارے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہو گی"۔ چوہان نے کہا۔

"نہیں یہ اور چکر ہے۔ بہرحال ایک اہم فائل اس کی میز کی خفیہ دراز سے ملی ہے اور ایک کارڈ بھی ملا ہے اور سرسری طور پر میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے اب یہ کیس باقاعدہ سیکرٹ سروس کا بن چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے فائل اور کارڈ"...... خاور نے چونک کر کہا۔

"نہیں یہ اوپن جگہ ہے۔ یہاں ہو سکتا ہے کہ مجرموں کے آدمی موجود ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری بھی نگرانی ہو رہی ہو"...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں موجود بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خاصا صحت مند آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے اور میز پر شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس موجود تھا اور یہ صحت مند اور سخت چہرے کا مالک آدمی شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس صحت مند آدمی نے رسیور اٹھا کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس رابرٹ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بھیج دو اسے"...... اس آدمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور خاصے صحت مند جسم کا مالک

آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ رابرٹ تھا۔

" آؤ رابرٹ بیٹھو"...... سخت چہرے والے نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" باس مال بحفاظت لیبارٹری پہنچا دیا گیا ہے"...... رابرٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن تم نے بتایا تھا کہ تم نے بی ایبون ہومر کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ تھی"...... باس نے کہا۔

" اس کی ہلاکت ضروری ہو گئی تھی باس کیونکہ اس کی وجہ سے ہم نظروں میں آ سکتے تھے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" کیسے۔ یہی بات تو میں پوچھنا چاہتا ہوں"...... باس نے کہا۔

" سر گوانا سے زمرد کی چوری کرنے اور زمرد کی کان میں آلات نصب کرنے کے لئے ہمیں کسی ایسے آدمی کی ضرورت تھی جس کے ذریعے ہمارے خاص آدمی وہاں تک پہنچ سکیں۔ اس کے لئے غازی آباد کے ایجنٹ ہومر نے ہمیں سردار خان کی بیگم کے بارے میں بتایا۔ وہ انتہائی لالچی عورت ہے۔ چونکہ ہومر کے تعلقات اس عورت کے باپ سے کافی زیادہ ہیں اس لئے وہ اسے بھی جانتا تھا۔ پھر ہومر کے ذریعے اس سے رابطہ ہوا۔ وہ غازی آباد پہنچی تو میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ پھر بھاری دولت کے عوض اس سے ساری بات طے ہو گئی۔ ہمارے آدمی میک اپ میں اس کے ساتھ خفیہ طور پر وہاں پہنچ گئے



وہاں ان سٹورز تک پہنچنے کے لئے ایک خصوصی راستہ تلاش کیا گیا اور پھر ہمارے آدمیوں نے سٹورز میں موجود تمام زمرد چرایا اور اس عورت کی ذاتی کار میں اس کے ساتھ گوانا کے ایئرپورٹ تک اسے پہنچایا گیا۔ وہاں ہمارے دوسرے آدمیوں نے اسے وصول کیا اور پھر وہ اسے دارالحکومت پہنچا گئے۔ ادھر اس بیگم کی وجہ سے کان میں کام کرنے والے دو آدمیوں کو اغوا کر کے ہلاک کیا گیا اور ان کے میک اپ میں ہمارے دو آدمی کان میں پہنچ گئے اور پھر وہاں ایسے آلات نصب کر دیئے گئے جن کی مدد سے وہاں سے آسانی سے تمام زمرد علیحدہ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے آدمیوں نے وہاں کان میں ایک ایسا خصوصی راستہ بھی تیار کیا جس سے یہ زمرد باہر نکالا جا سکے اور کسی کو وہاں معلوم نہ ہو سکے۔ پھر ایسا ہی کیا گیا اور تمام زمرد اس خفیہ راستے سے باہر نکالا گیا اور دارالحکومت پہنچایا گیا۔ ادھر اس بیگم کو جب اطلاع ملی کہ کان سے تمام زمرد نکال لیا گیا ہے تو اس نے ہومر سے رابطہ کیا اور اسے مزید ادائیگی کرنے کے لئے کہا اور اس نے دھمکی دی کہ وہ ساری بات حکومت کے نوٹس میں لے آئے گی۔ وہ عورت دارالحکومت میں موجود تھی۔ ہومر نے دارالحکومت کے ایک بدمعاش ٹونی کے ذریعے اس عورت بیگم سردار خان کو ہلاک کروایا۔ اب صورت حال یہ بن گئی تھی کہ بیگم سردار خان کی اس طرح ہلاکت سے لامحالہ حکومت کی اعلیٰ ایجنسیاں حرکت میں آ جاتیں۔ وہ لامحالہ ٹونی تک پہنچ جاتیں اور ٹونی کے ذریعے وہ

ہومر تک پہنچیں اور ہومر کے ذریعے ہم تک پہنچ سکتی تھیں اس لئے جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ ہومر نے ٹونی کے ذریعے اس عورت کو ہلاک کرا دیا ہے میں نے خصوصی ٹرانسمیٹر کا ریڈ زیرو آن کر دیا اس طرح ٹرانسمیٹر پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ریڈ ریز نے ہومر کو بھی ہلاک کر دیا اس طرح اب اگر ایجنسیاں ٹونی تک پہنچیں گی تو انہیں آگے کوئی راستہ نہ ملے گا"۔ رابرٹ نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام کیا ہے لیکن کیا اس سارے معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو حرکت میں نہیں آئی"...... باس نے کہا۔

"نو باس۔ اول تو یہ عام سا معاملہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا البتہ وہاں کی ایک ایجنسی فورسٹارز اور سپیشل پولیس سے تعلق رکھنے والے دو آدمی کام کر رہے تھے لیکن اب وہ بھی زیادہ سے زیادہ بیگم سردار خان اور ہومر تک ہی پہنچیں گے۔ ہم مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ لیکن وہاں صرف ایک ہی کان تو نہ ہو گی اور ہمیں بہرحال اس کوالٹی کا مزید زمرد چاہئے۔ یہ زمرد جو تم لے آئے ہو یہ تو ابتدائی تحقیقات میں ہی ختم ہو جائے گا اور اس جیسا زمرد پوری دنیا میں اور کہیں نہیں مل رہا اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم وہاں کی تمام کانوں کو چیک کریں اور پھر وہاں اس قسم کا جتنا زمرد



ملے وہ سب حاصل کر لیا جائے اس کے لئے تم بتاؤ کیا پلاننگ کی جائے"...... باس نے کہا۔

"آپ ایشیا ڈیسک کے انچارج ہیں باس۔ آپ زیادہ بہتر پلاننگ کر سکتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اگر ہم اس سردار خان کی جگہ اپنا آدمی وہاں پہنچا دیں اور پھر سرکاری طور پر زمرد کی تلاش کا بہانہ بنا کر ہمارے ماہرین وہاں پہنچ جائیں تو کام ہو جائے گا کیونکہ یہ آزاد قبائلی علاقہ ہے۔ حکومت پاکیشیا کے زیر انتظام علاقہ نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"پلاننگ تو درست ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارا کوئی آدمی اس قبیلے کو مستقل طور پر سنبھال نہ سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ وہاں کسی غیر ملکی کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جاتا اس لئے کسی غیر ملکی کو وہاں بلانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور دوسری بات یہ کہ یہ کام کافی عرصہ لے گا اس لئے اس پلاننگ پر عمل نہیں کیا جا سکتا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"پھر تم بتاؤ کیا کیا جائے۔ بہرحال ہم نے یہ زمرد حاصل کرنا ہے کیونکہ اس قسم کا زمرد پوری دنیا میں اور کہیں بھی دستیاب نہیں ہوا اور پی ایکس میزائل کے لئے اس کی بہرحال ضرورت ہے۔ پی ایکس میزائل کی تیاری ایکریمیا کو وہاں تک پہنچا دے گی جہاں تک پہنچنے کی

کوئی دوسری سپر پاور صدیوں تک بھی نہیں سوچ سکتی۔ اس طرح ایکریمیا طویل عرصے تک سپر پاور بنا رہے گا اور کوئی اسے کسی صورت بھی چیلنج نہ کر سکے گا"...... باس نے کہا۔

"اگر مجھے پہلے اس پلاننگ کا علم ہوتا تو میں اس بیگم سردار خان کو ہلاک نہ ہونے دیتا بلکہ اسے دولت دے کر اپنی مرضی کا سیٹ اپ کرایا جا سکتا تھا لیکن اب وہ تو ہلاک ہو چکی ہے۔ اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ہم اس سردار خان کی جگہ اپنا آدمی ڈالیں اور پھر زمرد کی کانوں پر کام کرنے والے وہاں کے مقامی افراد کو بھی ہلاک کر کے ان کی جگہ اپنے لوگ لے آئیں اور پھر اعلیٰ ترین مشینری سے اس سارے علاقے کا سروے کریں اور جہاں جہاں ہمارے مطلب کا زمرد موجود ہو ان کانوں کو کھود کر وہاں سے اسے نکال کر یہاں بھجوائیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن اس میں تو بے حد طویل عرصہ لگ جائے گا جبکہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں خود اس بارے میں کوئی اور پلاننگ سوچتا ہوں۔ تم جا سکتے ہو لیکن تم اور تمہارا سیکشن بہرحال وہاں کام کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ میں کسی بھی وقت تمہیں آرڈر دے سکتا ہوں"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا تو باس نے ہاتھ بڑھا کر لیک ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے اس کے نمبر



پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیوگو کلب"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رچرڈ بول رہا ہوں ہیوگو سے بات کراؤ"...... باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیوگو بول رہا ہوں رچرڈ۔ خیریت ہے کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایک اہم مشن کے سلسلے میں تم سے مشورہ لینا ہے ہیوگو۔ کیا تمہارے پاس کچھ وقت ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"تمہارے لئے وقت نہ بھی ہو تو نکالا جا سکتا ہے۔ آخر تم ایکریمیا کی ایک طاقتور ایجنسی کے ایشیا ڈیسک کے انچارج ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے لئے تو میں صرف رچرڈ ہوں ہیوگو"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے۔ بہرحال آ جاؤ میں آفس میں ہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں"...... رچرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے ہیوگو کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود موجود تھا اور کار میں اس

کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ یہ اس کی ذاتی کار تھی اس لئے اس پر ایجنسی کا کسی قسم کا کوئی نشان وغیرہ موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک چھوٹے سے کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے سائیڈ پر لے جا کر اس نے ایک طرف روکا اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ہیوگو کلب ولنگٹن میں خاصا معروف کلب تھا کیونکہ یہاں صرف اعلیٰ طبقے کے افراد ہی آتے تھے اس لئے یہاں کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہ ہوتی تھی۔ ہیوگو کلب کا مالک ہیوگو پہلے ایکریمین سیکرٹ سروس میں کام کرتا تھا پھر ایک حادثے میں اس کی ٹانگ کٹ گئی تو اس نے مصنوعی ٹانگ لگوا لی لیکن ظاہر ہے اس کے بعد اس کا سیکرٹ سروس میں رہنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا تھا اس لئے اسے ریٹائر کر دیا گیا اور ہیوگو نے یہ کلب بنا لیا۔ ہیوگو ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کی ذہانت ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں میں ضرب المثل تھی۔ ویسے بھی ہیوگو کلب کا مالک بننے کے بعد اس کے تعلقات نہ صرف تمام سیکرٹ ایجنسیوں کے چیفس اور ایجنٹوں سے تھے بلکہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک بھی اس کی رسائی تھی حتیٰ کہ یہاں تک مشہور تھا کہ جب صدر ایکریمیا کسی ایسے مسئلے میں پھنس جاتے جو کسی صورت حل ہوتا نظر نہ آتا تو وہ بھی اس سلسلے میں ہیوگو سے ہی مشورہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب رابرٹ سے ڈسکس کرنے کے بعد وہ زمرد حاصل کرنے کی کوئی قابل عمل پلاننگ نہ بنا سکا تو اس نے سوچا کہ ہیوگو سے مشورہ کیا



جائے وہ یقیناً اس کا کوئی قابل عمل حل نکال دے گا۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ ایک برآمدے سے گزر کر ہیوگو کے آفس کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور رچرڈ اندر داخل ہوا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر لیکن لمبے قد اور ورزشی جسم کا ہیوگو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے تمام مصروفیات منسوخ کر دی ہیں"...... ہیوگو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ہیوگو۔ تم سے بات کرنے کے بعد آدمی ذہنی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس تعریفی فقرے پر اب مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا پڑے گا اس لئے تھینک یو"...... ہیوگو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت ہنس پڑے۔ پھر ہیوگو نے میز کی دراز سے انتہائی قیمتی شراب کی ایک بوتل نکالی اور دو گلاس بھی نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ پھر اس نے بوتل کھولی اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر کر بوتل کا ڈھکن بند کر دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... ہیوگو نے ایک گلاس اٹھا کر رچرڈ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو رچرڈ نے شروع سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ ہیوگو خاموش بیٹھا یہ سب کچھ سنتا اور

ساتھ ساتھ شراب بھی پیتا رہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں کوئی ایسی پلاننگ بتائی جائے جس سے تم جلد از جلد گوانا کی تمام پہاڑی کانوں سے اپنے مطلب کا زمرد حاصل کر سکو"...... ہیوگو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"تمہیں اس زمرد کا علم کیسے ہوا تھا جسے تم نے اڑا لیا ہے"۔ ہیوگو نے کہا۔

"یہ زمرد حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ حکومت ایکریمیا کے ایک جیولر کے ذریعے خریدا گیا لیکن جب اس کا لیبارٹری تجزیہ کیا گیا تو یہ زمرد کی ایسی قسم تھی جسے پی ایکس میزائل کی تیاری میں استعمال کر کے پی ایکس کو انتہائی تیز رفتار بنایا جا سکتا تھا۔ اس زمرد کا سائنسی نام کاسمک سٹار ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر حکومت آگے بڑھ کر وہاں سے زمرد کا سودا کر لیتی۔ حکومتوں کے لئے رقم کوئی مسئلہ نہیں ہوا کرتی۔ پھر اسے اس انداز میں کیوں چرایا گیا"...... ہیوگو نے کہا۔

"حکومت پاکیشیا کی وزارت معدنیات نے اچانک اس کی فروخت بند کر دی۔ ان کا بظاہر کہنا تھا کہ وہ اس کی بڑی مقدار اکٹھی فروخت کریں گے لیکن ہماری حکومت کو اطلاع ملی کہ وہ اس کا سودا کارمن کے ایک جیولر سے کر رہے ہیں۔ وہ انہیں بہت بھاری رقم



دے رہا ہے۔ اس پر ہماری حکومت کے اعلیٰ حکام نے وزارت معدنیات کے سیکرٹری سے رابطہ کیا اور اسے کارمن سے بھی زیادہ رقم آفر کر دی لیکن اس نے کہا کہ وہ بااصول آدمی ہے چونکہ سودا ہو چکا ہے اس لئے اب وہ اسے بدل نہیں سکتا اور سودا بھی ایک سال کے لئے ہوا ہے یعنی ایک سال تک جو زمرد بھی کانوں سے نکلے گا وہ کارمن کا وہی جیولر ہی خریدے گا۔ اس پر حکومت نے یہ مشن میری ایجنسی کے ذمے لگا دیا۔ چونکہ میں ایشیا ڈیسک کا انچارج ہوں اس لئے یہ مشن میری ذمہ داری بن گیا اور میں نے پلاننگ بنا کر رابرٹ کو وہاں بھیج دیا اور رابرٹ نے انتہائی کامیابی سے مشن مکمل کر لیا"...... رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت ایکریمیا کے مخصوص خلائی سیارے جو زیر زمین معدنیات کے بارے میں اطلاعات دیتے رہتے ہیں ان کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کیا وہاں اس کاسمک سٹار کی اور کانیں بھی موجود ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنی مقدار میں زمرد موجود ہے۔ اس کے بعد ہی کوئی پلاننگ بن سکتی ہے"...... ہیوگو نے کہا۔

"یہ رپورٹ میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ ویسے تو وہاں زمرد کی زیر زمین ساٹھ ستر کانیں ہیں لیکن چار کانیں ایسی ہیں جن میں کاسمک سٹار موجود ہے اور یہ چاروں کانیں اس کان سے ملتی ہیں جس سے ہم نے سارا زمرد حاصل کیا ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے خاصی مقدار میں زمرد وہاں موجود ہو گا"...... ہیوگو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو حکومت چاہتی ہے کہ وہاں موجود تمام زمرد حاصل کر لیا جائے"...... رچرڈ نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے خاصا بڑا سیٹ اپ قائم کرنا پڑے گا اور خاصا وقت بھی لگ جائے گا"...... ہیوگو نے کہا۔

"ظاہر ہے لیکن اگر کوئی قابل عمل پلاننگ بن جائے تو پھر کوئی مشکل نہیں ہے جتنا بھی عرصہ لگ جائے اس سے کیا فرق پڑے گا"...... رچرڈ نے کہا تو ہیوگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"فرق پڑے گا اسی لئے تو میں پریشان ہو رہا ہوں ورنہ پلاننگ بنانا کوئی مشکل نہیں ہے"...... ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا تو رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسا فرق"...... رچرڈ نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایجنٹ علی عمران اور ہو سکتا ہے کہ جو کچھ تم لے آئے ہو وہ بھی واپس چلا جائے"...... ہیوگو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کی کارکردگی سے واقف ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا اس لئے وہ لوگ اس پر کام نہیں کریں گے البتہ وہاں کی کوئی اور ایجنسی



ہے فور سٹارز اس کے آدمی پہلے سے اس پر کام کر رہے ہیں لیکن ان کی کارکردگی ابھی تک تو سامنے نہیں آئی"...... رچرڈ نے کہا۔

"دیکھو رچرڈ تم اس عمران کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔ یہ انسان کم اور عفریت زیادہ ہے۔ اس کی لاکھوں نہیں تو ہزاروں آنکھیں ضرور ہیں۔ کان سے تمام زمرد کے اچانک غائب ہو جانے کی رپورٹ لامحالہ حکومت پاکیشیا تک پہنچے گی اور یہ ان کے لئے بہت بڑا نقصان ہو گا اس لئے وہ یقیناً اس کی تلاش کے لئے کسی اعلیٰ ترین ایجنسی کو حرکت میں لائیں گے اور پاکیشیا میں اعلیٰ ترین ایجنسی سیکرٹ سروس ہی ہے اس لئے لامحالہ یہ خبر عمران تک پہنچ جائے گی اور اگر عمران اس کے پیچھے چل پڑا تو پھر بیگم سردار خان کی موت اور ہومر کی موت بھی اسے نہ روک سکے گی اور وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ پھر تمہاری ایجنسی بھی ٹارگٹ میں آ جائے گی اور وہ تمام زمرد بھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر تم حکومت سے اجازت لے لو تو میں خود عمران سے بات کر لیتا ہوں۔ جو زمرد تم لے آئے ہو اس کی قیمت بھی حکومت پاکیشیا کو ادا کر دی جائے اور آئندہ کے لئے بھی ان سے قانونی طور پر سودا کر لیا جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ایکریمیا اب اتنا بھی قلاش نہیں ہے کہ اس کا معاوضہ ادا نہ کر سکے ورنہ نہ صرف تمہاری ایجنسی کو نقصان اٹھانا پڑے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ عمران جواب میں پی ایکس میزائل کی لیبارٹری بھی تباہ کر دے"...... ہیوگو نے کہا۔

"لیکن اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ زمرد ہم نے پی ایکس میزائل کے لئے حاصل کیا ہے اور حکومت نہیں چاہتی کہ پی ایکس میزائل کے بارے میں کسی بھی طرح کسی قسم کی کوئی خبر لیک آؤٹ ہو اس لئے تمہاری یہ تجویز منظور نہیں کی جائے گی"۔ رچرڈ نے کہا۔

"ہم اسے بتا سکتے ہیں کہ یہ زمرد کسی اور ہتھیار میں استعمال ہونا ہے۔ ضروری نہیں کہ اسے اصل بات بتائی جائے"...... ہیوگو نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے ہیڈ کوارٹر سے منظوری لینی ہو گی۔ تم فرض کر لو کہ اس کی منظوری نہیں مل سکتی تو پھر کیا پلاننگ ہو سکتی ہے"...... رچرڈ نے کہا تو ہیوگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا چیف عمران کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ یہ تجویز فوراً منظور کر لے گا۔ اگر تم چاہو تو میں خود تمہارے چیف سے بات کر لوں"...... ہیوگو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ چیف سے تمہارے بڑے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خود ہی بات کر لو"...... رچرڈ نے کہا تو ہیوگو نے مسکراتے ہوئے پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جیکسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک



بھاری سی آواز سنائی دی تو رچرڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ جب ہیڈ کوارٹر کال کرتا تھا تو اسے کوڈ دوہرانے پڑتے تھے اس کے بعد ہی چیف سے بات ہو سکتی تھی جبکہ ہیوگو نے براہ راست نمبر ملائے اور چیف نے کال اٹنڈ کر لی۔ اس کا مطلب تھا کہ ہیوگو کے پاس چیف کے براہ راست نمبر موجود تھے جو رچرڈ کے پاس بھی نہ تھے۔

"ہیوگو بول رہا ہوں جیکسن۔ تمہاری ایجنسی کے ایشیا ڈیسک کا چیف رچرڈ میرے پاس موجود ہے"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... چیف جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ زمرد والے کیس کے سلسلے میں وہ مجھ سے مشورہ کرنے آیا تھا اور میں نے اسے جو مشورہ دیا ہے اس کے لئے تمہاری منظوری ضروری ہے اور وہ خود تم سے اس سلسلے میں بات کرنے سے کترا رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود تم سے براہ راست بات کر لوں"...... ہیوگو نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مشورہ دیا ہے تم نے"...... جیکسن نے کہا۔

"تم رچرڈ کی نسبت پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو"...... ہیوگو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس زمرد والے مشن میں علی عمران یا سیکرٹ

سروس کا ذکر کیسے آ گیا۔ ان کا اس سے کیا تعلق"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"عمران تعلق پیدا کر لیا کرتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ تعلق پیدا ہو بھی گیا ہو"...... ہیوگو نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اس سلسلے میں کوئی اطلاع ملی ہے تمہیں"۔ جیکسن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو نہیں ملی لیکن اگر میں چاہوں تو مل بھی سکتی ہے۔ تم میرا مشورہ سن لو پھر باقی باتیں ہوں گی"...... ہیوگو نے کہا۔

"اچھا بتاؤ کیا مشورہ ہے"...... جیکسن نے کہا تو ہیوگو نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن اس طرح تو پی ایکس میزائل لیک آؤٹ ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ عمران اس کا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کرے"۔ جیکسن نے کہا۔

"ہم اس زمرد کے بارے میں کوئی اور بات بھی کر سکتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ اسے پی ایکس میزائل کے بارے میں بتایا جائے ورنہ اگر وہ اس کے پیچھے یہاں تک پہنچ گیا تو پھر واقعی پی ایکس میزائل کا راز لیک آؤٹ ہو جائے گا"...... ہیوگو نے کہا۔

"کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ عمران یا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے کام کر رہی ہے یا نہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ اگر وہ کام کر



رہے ہوں تو میرے مشورے پر عمل کرو گے ورنہ نہیں"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر حکومت ایکریمیا کی بھاری دولت بچائی جا سکتی ہے تو کیا حرج ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"اوکے۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں"...... ہیوگو نے کہا۔

"کس طرح معلوم کرو گے۔ کیا اسے فون کرو گے پھر تو وہ نہ بھی جانتا ہو گا تب بھی اس کے علم میں آ جائے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں اتنا احمق بھی نہیں ہوں"...... ہیوگو نے کہا تو دوسری طرف سے جیکسن بھی ہنس پڑا۔

"اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم واقعی اس سے معلوم بھی کر لو گے اور اسے علم بھی نہ ہو سکے گا۔ تمہاری بجائے کوئی اور بات کرتا تو میں اس کی بات پر یقین نہ کرتا۔ ویسے اگر واقعی عمران اس کیس کے پیچھے چل پڑا ہے تو پھر تمہارا مشورہ درست ہے۔ ایسی صورت میں ہم ہر قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ تم خود ہی عمران سے معاملات طے کر لینا"...... جیکسن نے کہا۔

"اوکے۔ اس اعتماد کا شکریہ۔ میں تمہیں پھر کال کروں گا"۔ ہیوگو نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ضخیم ڈائری نکالی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری کھول کر سامنے میز پر رکھ دی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر

پریس کر دیئے۔

"یس۔انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

"پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر چاہیئے"...... ہیوگو نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز رچرڈ بخوبی سن رہا تھا۔ ہیوگو نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے ہیوگو بول رہا ہوں عمران کا دوست۔ اس سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... ہیوگو نے کہا۔

"وہ موجود نہیں ہیں اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیوگو نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راناہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا سے ہیوگو بول رہا ہوں۔ کیا تم جوزف بول رہے ہو"...... ہیوگو نے کہا۔



"اوہ۔ مسٹر ہیوگو آپ۔ ہاں میں جوزف بول رہا ہوں۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"عمران سے انتہائی ضروری بات کرنی تھی میں نے پہلے اس کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہاں وہ موجود نہیں ہے"...... ہیوگو نے کہا۔

"باس یہاں بھی موجود نہیں ہیں۔ اوہ اوہ ایک منٹ شاید باس آ گئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا"۔ دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"اوکے"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ جوزف عمران کا وہی نیگرو ساتھی ہے ناں"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ عمران اور جوزف سے چونکہ کئی بار میری ملاقات ہو چکی ہے اس لئے جوزف مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ ویسے تو ایکریمیا کا مشہور پیشہ ور قاتل جوانا بھی اب عمران کا ساتھی ہے لیکن شاید وہ مجھے نہ جانتا ہو اس لئے میں نے جوزف سے بات کی تھی"...... ہیوگو نے کہا تو رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راناہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ہیوگو بول رہا ہوں جوزف"...... ہیوگو نے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو اور ہیو گو دونوں ملتے جلتے لفظ ہیں اس لئے کہیں تم ہیلو کو ہیو گو نہ سمجھ لینا اور یہ ہیلو بھی عجیب لفظ ہے مجھے تو اس لفظ کا مطلب ہی آج تک سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر تم بتا دو تو تمہاری مہربانی ہو گی"...... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص شگفتہ آواز سنائی دی۔

"تم اتنی ڈگریاں رکھ کر بھی اس کا مطلب نہیں جانتے تو میں کیسے جان سکتا ہوں"...... ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ میری ڈگریوں کے رعب میں نہ آ جانا۔ یہاں پاکیشیا میں ڈگریاں رکھنے والے کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ ٹریفک پولیس چالان نہیں کرتی۔ دفتر کے کلرک رشوت نہیں مانگتے اور افسران فوراً ہی احساس کمتری میں مبتلا ہو کر عزت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور آج تک کسی نے مجھ سے ان ڈگریوں کی سند نہیں مانگی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور ہیو گو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہرحال ہیلو کا مطلب مجھے بھی نہیں آتا اس لئے مجبوری ہے اور میں ایکریمیا سے کال کر رہا ہوں پاکیشیا سے نہیں اس بات کا خیال رکھنا"...... ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ یہ تو خوشخبری ہے میرے لئے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تم پاکیشیا سے کال کر رہے ہو اور اب مجھے تمہاری میزبانی کرنے کے لئے کسی نہ کسی سے ادھار مانگنا پڑے گا"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور ہیو گو بے اختیار ہنس پڑا۔



"میں نے ایک خاص کام کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ملک کی وزارت معدنیات پاکیشیا سے نکلنے والے جواہرات کا سودا غیر ملکی جیولرز سے کرتی رہتی ہے"۔ ہیو گو نے کہا۔

"ظاہر ہے کرتی رہتی ہو گی۔ پھر"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے سے ہی عیاں ہو گیا تھا کہ وہ جواہرات کا لفظ سن کر چونک پڑا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا حکومت سے ایک خاص جواہر کا سودا کروں۔ کیا تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکتے ہو"...... ہیو گو نے کہا۔

"ہیو گو میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم کھل کر بات کرو۔ کیا تم ایکریمیا کی سرکاری ٹاپ ایجنسی کی بات کر رہے ہو یا کسی اور کے بارے میں کہہ رہے ہو"...... عمران نے کہا تو ہیو گو نے رچرڈ کی طرف دیکھا اور رچرڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹاپ ایجنسی کا نام تم نے کیوں لیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... ہیو گو نے کہا۔

"ہاں۔ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کے سپیشل ایجنٹ رابرٹ نے یہاں پاکیشیا میں واردات کی ہے اور یہاں کے ایک شہر غازی آباد کے ہوٹل الفانو کے مینجر کارمن نژاد ہومر کے ذریعے اس نے پاکیشیا کے قبائلی علاقے گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم سے مل کر اس

نے وہاں سے نکلنے والا زمرد پہلے چوری کرایا اور پھر پوری کان ہی چوری کر لی۔ اس کے بعد بیگم سردار خان کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور اس ہومر کو بھی ٹرانسمیٹر سے ریڈ زیرو ریز کے ذریعے ہلاک کر دیا گیا اس لئے اگر تو تم اس ٹاپ ایجنسی کی وجہ سے مجھے فون کر رہے ہو تو بھی بتا دو اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو وہ بھی بتا دو"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں اسی ٹاپ ایجنسی کے بارے میں ہی بات کر رہا تھا۔ اس کا چیف میرا دوست ہے۔ مجھے اچانک اس بات کا علم ہوا تو میں نے اسے سمجھایا کہ جو کام قانونی طور پر ہو سکتا ہے اسے غیر قانونی طور پر کیوں کیا گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ ایکریمیا پہلے اس خاص کوالٹی کے زمرد کو خرید رہا تھا لیکن پھر پاکیشیا کی وزارت معدنیات کے کسی افسر نے زیادہ کمیشن کے لالچ میں کارمن سے سودا کر لیا اور ایکریمیا کو انکار کر دیا اس لئے مجبوراً انہیں یہ کام کرنا پڑا لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ غلط ہے اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ جو زمرد حاصل کیا گیا ہے اس کی رقم بھی ایکریمیا دینے کے لئے تیار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آئندہ بھی تمام پیداوار خریدنے کے لئے تیار ہے۔ اس طرح یہ غیر قانونی کام قانونی ہو جائے گا۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو"...... ہیوگو نے کہا۔

"لیکن ٹاپ ایجنسی کو پاکیشیائی زمرد کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔



یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"حکومت ایکریمیا کو کسی سائنسی تجربے کے لئے خاص قسم کا زمرد مطلوب ہے اور یہ وہی خاص قسم کا زمرد ہے اس کے علاوہ پوری دنیا میں اس قسم کا زمرد اتنی وافر مقدار میں کہیں نہیں پایا جاتا"۔ ہیوگو نے جواب دیا۔

"کیا وہ مارکیٹ ریٹ دینے کے لئے تیار ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... ہیوگو نے جواب دیا۔

"کیا تم حلف دے سکتے ہو کہ جتنی مقدار میں وہ زمرد چوری کر کے لے گئے ہیں تم اس درست مقدار کی رقم ادا کرو گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ اس سلسلے میں میں کوئی بددیانتی نہیں کی جائے گی"...... ہیوگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے میں اعلیٰ حکام سے بات کر کے پھر تم سے بات کروں گا۔ تمہارا نمبر میرے پاس موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ"...... ہیوگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے چیف جیکسن کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ اسے عمران سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں آگاہ کر سکے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ارے کتنی بار کہا ہے کہ میرے لئے کھڑے ہونے کی تکلیف کرنے کی بجائے چیک پر سائن کرنے کی تکلیف کر لیا کرو۔ اب تمہارے اٹھنے یا بیٹھنے سے میں آغا سلیمان پاشا کو تو مطمئن کرنے سے رہا"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آغا سلیمان پاشا تو شاید قیامت تک مطمئن نہ ہو سکے اس سے اس کے اطمینان کے لئے اب میں آپ کا احترام بھی نہ کروں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ مطلب ہے کہ آغا سلیمان پاشا کا ادھار قیامت تک چلتا رہے گا۔ مارے گئے۔ میں تو پرامید تھا کہ چلو کسی روز تمہیں مجھ پر رحم آ ہی جائے گا اور تم کوئی بڑا سا چیک کاٹ کر یہ مسئلہ حل کر دو



گے لیکن وہ کیا کہتے ہیں وہ مصرعہ جو قبرستان میں بچوں کی قبروں پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ارے ہاں حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" بچوں کے لئے تو یہ مصرعہ کہا جا سکتا ہے لیکن آپ تو اب بچے نہیں رہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" حیرت کہ تم نے اتنا بڑا الزام بلکہ بہتان مجھ پر لگا دیا ہے۔ حیرت ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اگر کبھی قسمت سے کہیں بر دکھاوے کے لئے جانے کا موقع مل گیا تو تم سے کریکٹر سرٹیفکیٹ بنوا کر ساتھ لے جاؤں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف مجھے باکردار سمجھتا ہے لیکن تم نے تو سرے سے لٹیا ہی ڈبو دی"۔ عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ میں نے کب آپ پر الزام یا بہتان لگایا ہے"۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی عمران کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ بچہ کسے کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" بچہ چھوٹی عمر والے کو کہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن کیوں کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں کہتے ہیں۔یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔بہر حال یہ لفظ ہے۔نام ہے"...... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے بچہ کہتے ہیں کہ وہ دنیا کی آلودگیوں اور گناہوں سے بچا ہوا ہوتا ہے اس لئے اسے بچہ کہتے ہیں اور تم نے کہا ہے کہ میں بچہ نہیں ہوں۔اس کا مطلب ہے کہ میرا کردار آلودہ ہے اور میں گناہ گار ہوں۔اب بتاؤ کیا یہ الزام یا بہتان نہیں ہے"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس لحاظ سے تو مجھے تسلیم ہے کہ آپ واقعی بچے ہیں اور عمران صاحب بچوں کو تو چھوٹا سا سکہ ہی دیا جا سکتا ہے۔اس نے تو ٹافیاں ہی خریدنی ہوتی ہیں ناں"...... بلیک زیرو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو اس بار عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ اب میں نے فیصلہ کر لیا کہ کوئی کاروبار کروں کیونکہ خالی سیکرٹ ایجنٹ بننے سے اب پیٹ نہیں بھرا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یعنی ایسا سیکرٹری جسے کالج سے خارج کر دیا گیا ہو۔حیرت ہے ایسے سیکرٹری پہلے پرنسپل کے آفس اور گھر میں کان پکڑ کر مرغا بنے



کھڑے نظر آتے تھے لیکن اب کیا زمانہ آگیا ہے کہ انہیں پی اے رکھ لیا گیا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب آپ۔میرا مطلب تھا سیکرٹری وزارت خارجہ"۔ پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی پوری کی پوری وزارت ہی خارج ہو گئی ہے۔اوہ خدایا۔یعنی باجماعت اخراج"...... عمران بھلا کب باز آنے والا تھا۔

"سرسلطان سے بات کریں جناب"...... پی اے نے فوراً ہی کہا۔ظاہر ہے وہ اب باتوں میں عمران کا مقابلہ تو نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے فوراً جان چھڑوانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"بچہ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بچہ علی عمران۔کیا مطلب۔یہ عمران نے کب شادی کر لی اور اس کا بچہ نہ صرف پیدا ہو گیا بلکہ فون کرنے کے بھی قابل ہو گیا"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار اونچی آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔آج پہلی بار علم ہوا ہے کہ آپ کی ذہانت بجائے بوڑھی ہونے کے بھرپور جوان ہو رہی ہے۔بہت خوب"۔ عمران نے

واقعی سر سلطان کے اس خوبصورت جواب کا لطف لیتے ہوئے کہا۔

" تو تمہارا اس سے کوئی مطلب تھا"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے اپنی اور طاہر کے درمیان ہونے والی بات چیت دوہرا دی تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" اچھا تو تم نے اس پیرائے میں بچہ کہا تھا۔ بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ کی سیکرٹ سروس کے چیف صاحب تو جتنی مالیت کا چیک دیتے ہیں اس سے تو میں سو سال تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار نہیں اتار سکتا بلکہ یہ ادھار بنیئے کے بہی کھاتے کی طرح بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی ایسا کاروبار کیا جائے جس سے چلو ادھار پورا نہ اتر سکے لیکن مزید چڑھنے کی بجائے اترنا تو شروع ہو"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر کیا کاروبار سوچا ہے تم نے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی کاروبار بغیر سرمائے کے ہو ہی نہیں سکتا اور اصل مسئلہ تو سرمائے کا ہی ہے۔ اگر میرے پاس سرمایہ ہوتا تو پھر میں کاروبار ہی کیوں کرتا البتہ بغیر سرمائے کے تو ایک ہی کام ہو سکتا ہے۔ ویسے یہ خاصا منافع بخش کاروبار ہے"...... عمران نے کہا۔

" کون سا کاروبار"...... سر سلطان نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں



پوچھا۔

" ظاہر ہے ایک ہی بغیر سرمائے کے منافع بخش بزنس ہو سکتا ہے اور وہ ہے کفن چوری کا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لاحول ولا قوۃ۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ نانسنس"۔ سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو پھر آپ سفارش کر دیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسی سفارش۔ تم کھل کر بات کیوں نہیں تے خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کرتے رہتے ہو"...... سر سلطان نے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔ انہیں شاید عمران کی بات پر حقیقتاً غصہ آ تھا۔

" وزارت معدنیات گوانا سے زمرد خریدتی ہے اور پھر اسے خت کرتی ہے۔ اگر آپ وزارت معدنیات کے سیکرٹری کو ارش کر دیں کہ وہ میری پارٹی کو زمرد فروخت کریں تو مجھے خاصا کمیشن مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو اس بار میز کی دوسری ف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو اور تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم ں جا کر اس زمرد کی چوری کے سلسلے میں کچھ کرو گے لیکن تم وہاں ہی نہیں اور مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ سردار خان کی بیگم کو بھی دارالحکومت میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب تم "

نئی بات کہہ رہے ہو"...... سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"بیگم سردار خان کو گولی مار دی گئی ہے۔ کب"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب سے شاید تین گھنٹے پہلے کی بات ہے۔ وہ یہاں کے کسی ہوٹل کے کمرے میں رہائش پذیر تھی کہ کسی نے کمرے میں داخل ہو کر اسے گولی مار دی۔ مجھے بے حد افسوس ہوا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اسے راز چھپانے کے لئے گولی ماری گئی ہے جناب کیونکہ وہ بھی اس چوری میں شامل تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ زمرد کی چوری میں شامل تھی۔ کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں آپ کو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ غازی آباد میں ایک ہوٹل الفانو ہے جس کے کارمن نژاد مینجر کا نام ہومر ہے۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ اس ہومر نے خاور اور چوہان کے کوائف معلوم کرنے کے لئے دارالحکومت کی زیر زمین دنیا کے ایک آدمی ٹونی کی خدمات حاصل کیں کیونکہ خاور اور چوہان الطاف حسن خان سے جا کر ملے تھے اور وہاں بیگم سردار خان بھی موجود تھی اور الطاف حسن خان نے خاور کو اپنے طور پر سردار خان کی مدد کے لئے گوانا جانے کے لئے کہا تھا۔ آپ جانتے تو ہیں الطاف حسن خان صاحب کو"...... عمران نے



کہا۔

"ہاں۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے طور پر ریٹائر ہوئے ہیں۔ میرے ان سے خاندانی تعلقات ہیں"...... سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی۔ چونکہ خاور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں آنے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس میں تھا اور اس وقت الطاف حسن خان چیف تھے اور خاور کے ان سے تعلقات اب تک قائم ہیں اس لئے انہوں نے خاور سے درخواست کی تھی اور جب مجھے اطلاع ملی کہ غازی آباد ہوٹل کا مینجر غیر ملکی ہومر خاور اور چوہان کے کوائف معلوم کرا رہا ہے تو میں چونک پڑا۔ چونکہ آپ نے ہی بتایا تھا کہ بیگم سردار خان بھی غازی آباد کی رہنے والی ہے۔ چنانچہ میں نے گوانا جانے سے پہلے ہومر سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے غازی آباد پہنچا لیکن جب میں ہوٹل الفانو پہنچا تو اطلاع ملی کہ ہومر کو کچھ دیر پہلے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بہرحال اس کے آفس کی تلاشی لینے پر ایک فائل مل گئی جس میں اس نے تمام حالات لکھ رکھے تھے۔ اس فائل کے مطابق ایکریمیا کی ایک سرکاری ٹاپ ٦ ایجنسی کے ایک ایجنٹ رابرٹ سے اس کی دوستی تھی۔ رابرٹ نے اس سے رابطہ کیا کہ اگر وہ اس کا کام کرا دے تو وہ اسے ٹاپ ٦ ایجنسی کا یہاں پاکیشیا میں ایجنٹ بنوا دے گا اور رابرٹ گوانا سے زمرد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ہومر کی بیگم سردار خان سے واقفیت تھی۔ چنانچہ اس نے

بیگم سردار خان سے بات کی اور پھر بھاری معاوضے کے عوض بیگم
سردار خان نے حامی بھر لی اور رابرٹ کے آدمیوں کو وہ خفیہ طور پر
اپنے ساتھ لے گئی۔ مزید تفصیل کا تو علم نہیں ہو سکا لیکن بہرحال
اصل بات سامنے آ گئی تھی۔ میں غازی آباد سے واپس رانا ہاؤس پہنچا
ہی تھا کہ ایکریمیا سے میرے ایک دوست ہیوگو کا فون آ گیا۔ یہ
ہیوگو پہلے ایکریمیا کی ایک انتہائی طاقتور ایجنسی سے متعلق تھا۔ اب
ریٹائر ہو کر اس نے ایک کلب کھول لیا ہے لیکن اب بھی اس کے
ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں کے چیفس وغیرہ سے گہرے تعلقات
ہیں اور ویسے بھی وہ انتہائی ذہین آدمی سمجھا جاتا ہے اور اس سے مشکل
معاملات پر مشورے کئے جاتے ہیں۔ اس ہیوگو نے پہلے عام سے
انداز میں مجھ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ میں گوانا میں
زمرد کی چوری سے واقف ہوں یا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں اور یہ چوری سیکرٹ
سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتی لیکن اس کے بات کرتے ہی میں
سمجھ گیا کہ اس نے کیوں مجھے اس طرح فون کیا ہے۔ چنانچہ میں نے
اس سے کھل کر بات کی تو اس نے اعتراف کر لیا کہ یہ ساری
کارروائی ایکریمیا کی ایک سرکاری ٹاپ ایجنسی کی ہے لیکن اس نے
کہا کہ حکومت پاکیشیا نے تو بہرحال زمرد فروخت کرنا ہے اس لئے وہ
درمیان میں پڑا ہے کہ اب تک چوری ہونے والے تمام زمرد کی
مارکیٹ ریٹ کے مطابق قیمت دلوانے اور آئندہ کے لئے بھی



مستقل سودا کرانے کے لئے تیار ہے کیونکہ حکومت ایکریمیا کو کسی
سائنسی تجربے کے لئے اس خاص قسم کے زمرد کی ضرورت ہے۔
میرے پوچھنے پر کہ حکومت ایکریمیا نے باقاعدہ قانونی سودا کرنے کی
بجائے اسے چوری کیوں کیا تو اس نے بتایا کہ پہلے حکومت ایکریمیا
ایک جیولر کے ذریعے یہ پاکیشیا سے خرید کرتی رہی لیکن پھر وزارت
معدنیات کے کسی افسر نے زیادہ کمیشن کے لالچ میں مستقل سودا
منسوخ کر کے کارمن کے کسی جیولر سے سودا کر لیا اس لئے مجبوراً
انہیں یہ کام کرنا پڑا۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ میں اس سلسلے میں
حکومت پاکیشیا کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کر کے اسے جواب دوں
گا اور اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ وزارت معدنیات
کے سیکرٹری سے اس بارے میں تفصیلات معلوم کریں تاکہ اس
کے مطابق اس معاملے میں کوئی فیصلہ کیا جا سکے"...... عمران نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس سلسلے میں کارروائی
کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو
بولتا عمران نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس پر ایک فریکونسی
ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم کو یہاں کے کسی ہوٹل کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔یہ معلوم کرو کہ یہ کس کا کام ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے اٹھا کر وہیں اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"مجھے حیرت ہو رہی ہے عمران صاحب کہ اگر ایکریمیا کو زمرد خریدنے میں کوئی مسئلہ تھا تو وہ پاکیشیا کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے یہ مسئلہ حل کرا سکتا تھا اس کے لئے اسے اس انداز میں کام کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"حکومت براہ راست زمرد نہیں خرید رہی تھی بلکہ کسی جیولر کے ذریعے اسے خریدا جا رہا تھا۔شاید اس لئے رابطہ نہ کیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر اسے حاصل کرنے کے لئے اسے اپنی سرکاری ایجنسی استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔وہ کسی بھی مجرم تنظیم کو استعمال کر سکتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔



"اوہ ہاں۔واقعی اس کا مطلب ہے کہ یہ زمرد ان کے لئے اس قدر اہمیت رکھتا تھا کہ وہ کسی پرائیویٹ تنظیم کو درمیان میں نہ ڈالنا چاہتے تھے اور یقیناً یہ جیولر بھی اسی ٹاپ ایجنسی کا ہی آدمی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ ٹاپ ایجنسی کون سی ہے۔اس کا تو نام ہی میں نے پہلی بار سنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا جیسے ملک میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں سرکاری ایجنسیاں ہوں گی۔بہرحال ٹاپ ایجنسی ایسی ایجنسی ہے جو ایکریمیا کی وفاقی لیبارٹریز کو مطلوبہ دھاتیں وغیرہ مہیا کرنے کی پابند ہے۔چاہے یہ دھاتیں خریدی جا سکیں یا چوری کی جا سکیں۔یہ کام ٹاپ ایجنسی کا ہی ہے کہ وہ انہیں سپلائی کرے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن عمران کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سرداور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو تو بے اختیار چونک پڑا۔اس

کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران بے
اختیار مسکرا دیا۔

"کیا مطلب۔ سرداور نے ایسا کیوں کیا ہے"...... بلیک زیرو
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جب سنجیدہ ہو کر بات کرتا ہوں تو ان کا یہی ردعمل ہوتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ کریڈل دبا
کر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز
سنائی دی۔

"رانگ نمبر بول رہا ہوں جناب اس لئے آپ رانگ نمبر کہہ کر
رسیور نہیں رکھ سکتے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم اس قدر سنجیدہ ہو کر مجھے فون نہ کیا کرو مجھے واقعی یقین
نہیں آتا کہ واقعی دوسری طرف سے تم بول رہے ہو یا تمہاری آواز کی
نقل کی جا رہی ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں۔ اگر سرسلطان سے مذاق کروں تو وہ ناراض ہو
جاتے ہیں۔ آپ سے سنجیدہ ہو کر بات کی جائے تو آپ ناراض ہو
جاتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا
ہو سکتا ہے کہ میں فون تو سرسلطان کو کروں اور مذاق آپ سے
کروں اور آپ کو فون کروں تو سنجیدہ انداز میں باتیں سرسلطان سے



کیا کروں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"وہ بے حد مصروف رہتے ہیں اس لئے ان کے پاس تمہاری راگ
مالا سننے کا یقیناً وقت نہیں ہوتا ہو گا اس لئے وہ ناراض ہوتے ہوں
گے"...... سرداور نے کہا۔

"چلو آپ یہ تو تسلیم کر رہے ہیں کہ آپ فارغ رہتے ہیں اور آپ
کے پاس راگ مالا بلکہ تمام کلاسیکل راگ سننے کا وقت ہوتا
ہے"...... عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر بے اختیار ہنس
پڑے۔

"بہرحال اتنا بھی فارغ نہیں ہوں کہ کلاسیکل راگ سنتا رہوں۔
تم بتاؤ کہ کیسے فون کیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ راگ مالا کسے کہتے ہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں۔ راگ مالا لمبے قصے یا طویل داستان کو کہتے ہیں"۔
سرداور نے کہا۔

"یہ تو اس کے لغوی معنی ہیں۔ حقیقی معنی یہ ہیں کہ جتنے مالا
میں منکے ہوتے ہیں اتنے راگ"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اوہ واقعی۔ یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال اب اگر تم نے
اصل بات نہ کی تو پھر یہ راگ مالا تم بند فون پر ہی گاتے رہنا"۔
سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی ان کی بات پر بے

اختیار ہنس پڑا۔

"اصل بات راگ زمرد مالا ہے اور یہ راگ زمرد مالا گوانا میں گائی جا رہی ہے اس لئے اب بہرحال آپ کو سننا تو پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"راگ زمرد مالا اور گوانا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ کہیں تم گوانا سے نکلنے والے زمرد کی بات تو نہیں کر رہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ لیبارٹری میں بند ہونے کے باوجود دنیا کی خبر رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ گوانا سے انتہائی قیمتی زمرد نکلتا ہے جسے حکومت پاکیشیا خرید لیتی ہے اور پھر اسے فروخت کرتی ہے۔ ایک بار ایک نجی محفل میں اس بارے میں بات ہوئی تھی۔ وہی بات میرے ذہن میں موجود تھی"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ صرف یہ بتا دیں کہ کیا زمرد کسی سائنسی تجربہ میں کام آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ بے شمار سائنسی تجربات میں زمرد کا استعمال ہوتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا آدمی یہ بات کر رہا ہے جبکہ تمہیں تو خود معلوم ہو گا"...... سرداور نے کہا۔



"میرا مطلب عام تجربات سے نہیں تھا کسی خاص تجربے کی بات کر رہا ہوں۔ ایسا تجربہ جس کے لئے حکومت ایکریمیا اس قدر مجبور ہو جائے کہ وہ اپنی سرکاری ایجنسی کی مدد سے یہ زمرد چوری کرانا شروع کر دے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ پھر یہ خاص قسم کا زمرد کاسمک سٹار ہو گا جو دنیا بھر میں نایاب ہے کیونکہ کاسمک سٹار کی مدد سے ایسا ایندھن تیار کیا جا سکتا ہے جو کسی بھی میزائل کو پلک جھپکنے میں دنیا کے کسی کونے پر فائر کرا سکتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا خفیہ طور پر ایک ایسا میزائل تیار کر رہا جسے انہوں نے پی ایکس میزائل کا نام دے رکھا ہے لیکن ابھی یہ میزائل ابتدائی تجربات میں ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"پی ایکس میزائل۔ یہ ایکریمیا میں کس لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم بلکہ دنیا میں کسی کو بھی معلوم نہیں۔ مجھے بھی اس لئے معلوم ہے کہ چار پانچ سال قبل ایک سائنس کانفرنس میں اس پر مقالہ پڑھا گیا تھا اور مقالہ پڑھنے والے میرے استاد پروفیسر رانسن تھے۔ میں نے ان سے ڈسکشن کی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہ آئندہ صدی کی ایجاد ہو گی۔ اگر کاسمک سٹار زمرد کہیں سے وافر مقدار میں مل جائے تو"...... سرداور نے کہا۔

"تو کیا یہ پی ایکس میزائل یہاں پاکیشیا میں نہیں بنایا جا

سکتا"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ یہاں ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں اور یہاں کیا شوگران کے پاس بھی ایسی لیبارٹریاں نہیں ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ اس کی تیاری میں اس قدر سرمایہ خرچ آئے گا کہ پاکیشیا اس کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا"...... سرداور نے جواب دیا۔

" تو کیا اس کاسمک سٹار زمرد کو اس کے علاوہ اور کسی مفید کام میں نہیں لایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اس پہلو پر سوچا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ملک کے ایک سائنس دان نے اس پراجیکٹ پر کام کیا تھا۔ ان کا نام ڈاکٹر غازی تھا لیکن پھر انہوں نے اس پراجیکٹ پر اس لئے کام چھوڑ دیا کہ کاسمک سٹار زمرد کہیں دستیاب ہی نہ تھا۔ وہ زیرو لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے بات کی جا سکتی ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کا پراجیکٹ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ اسے جیٹ طیاروں کے ایندھن میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس سے ان کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی کہ ذرائع آمدورفت میں واقعی انقلاب آجاتا"...... سرداور نے جواب دیا۔

" لیکن یہ تو بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ صرف ایندھن سے تو یہ بات مکمل نہیں ہو سکتی اس کے لئے تو اس جیٹ کا ڈھانچہ اور انجن اس انداز میں تیار کرنے پڑیں گے کہ وہ اس قدر بے پناہ رفتار کے



وران ہوا کے دباؤ اور تغیر سے محفوظ رہ سکے ورنہ تو وہ ایک لمحے میں
ل کر راکھ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال وہ اس پر کام کر رہے تھے تو
ینا انہوں نے اس پہلو پر بھی کام کیا ہو گا"...... سرداور نے کہا۔

" ٹھیک ہے آپ ان سے معلوم کریں شاید کوئی قابل عمل بات
منے آ جائے اور ہماری ملکی دولت ہمارے ہی ملک کے کام آ
"...... عمران نے کہا۔

" تو کیا واقعی گوانا سے کاسمک سٹار زمرد ہی نکل رہا ہے"۔
اور نے کہا۔

" مجھے تو نہیں معلوم بہرحال وہ کوئی ایسا زمرد ہے کہ ایکریمیا اس
پیچھے پاگل ہو رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ کاسمک سٹار زمرد ہی
بہرحال اس بارے میں رپورٹ حاصل کی جا سکتی ہے"۔ عمران
کہا۔

" ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ تم کل مجھے فون کر لینا"۔
ور نے کہا۔

او کے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
ایکریمیا اگر یہ سودا پہلے کر لیتا تو بہتر نہ تھا"...... بلیک زیرو نے

اس ہیوگو کی وجہ سے سودا ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی سمجھ دار آدمی
اس نے یقیناً ایکریمیا کو سمجھایا ہو گا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ

سروس نے اس پر کام شروع کر دیا تو پھر زمرد بھی ہاتھ سے جائے گا اور ٹاپ ایجنسی بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر واقعی یہ زمرد پاکیشیا کے کام آسکتا ہے تو پھر اسے فروخت کرنا حماقت ہی ہوگی لیکن جو زمرد چوری کر کے لے گئے ہیں اس کا کیا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی رقم دیں گے اور کیا ہوگا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اچانک چونک پڑا جیسے اس کے ذہن میں کوئی خیال آگیا ہو۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے عمران کو اس طرح چونکتے دیکھ کر کہا۔

"میرے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا ہے کہ یہ تو سرداور کا خیال ہے کہ یہ زمرد پی ایکس میزائل میں کام آرہا ہوگا ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو اس لئے ہمیں اس بارے میں حتمی طور پر معلوم ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کس طرح معلوم کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔



"جولیا بول رہی ہوں سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"یس"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"سر۔ خاور نے مجھے کال کی ہے اور بتایا ہے کہ آپ نے اسے اور چوہان کو عمران کے ساتھ گوانا جانے کے لئے کہا تھا۔ پھر عمران انہیں ساتھ لے کر غازی آباد گیا۔ واپسی پر اس نے انہیں کہا کہ وہ ان سے دوبارہ رابطہ کرے گا لیکن عمران نے رابطہ نہیں کیا اور اب وہ نہ ہی فلیٹ پر موجود ہے اور نہ ہی رانا ہاؤس میں جبکہ خاور نے بتایا ہے کہ گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم کو بھی یہاں دارالحکومت میں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے وہ گوانا جانے کے لئے بے چین ہے۔ آپ اگر اجازت دیں تو وہ عمران کے بغیر وہاں چلا جائے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب اس کے یا عمران کے گوانا جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ عمران نے یہیں دارالحکومت میں رہ کر ہی اس اصل پارٹی کو ٹریس کر لیا ہے جس نے یہ زمرد چرایا ہے۔ یہ ایکریمیا کی سرکاری ٹاپ ایجنسی ہے۔ عمران نے جو رپورٹ مجھے دی ہے اس کے مطابق اس ٹاپ ایجنسی کا ایجنٹ رابرٹ یہاں پاکیشیا آیا اور اس نے غازی آباد کے ہوٹل الفانو کے مینجر ہومر سے مل کر بیگم سردار خان کو بھاری دولت دے کر یہ زمرد وہاں سے چوری کرایا اور یہ راز رکھنے کے لئے ہومر اور بیگم سردار خان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس

رپورٹ کی بنا پر ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے۔ وہ اس زمرد
کی قیمت ادا کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ وہاں سے جو قیمت
موصول ہو گی اس میں گوانا کے سردار کا حصہ اسے ادا کر دیا جائے گا
اور آئندہ کے لئے بھی اس سلسلے میں کوئی حتمی پالیسی بنا لی جائے گی
اس لئے خاور کو کہہ دو کہ وہ الطاف حسن خان کو جا کر تفصیلی
رپورٹ دے دے البتہ گوانا کے سردار خان کو حکومت پاکیشیا خود
ہی اطلاع دے دے گی"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن عمران خود کہاں گیا ہے وہ کہیں بھی ٹریس نہیں
ہو رہا"...... جولیا نے کہا۔

"کہیں آوارہ گردی کرتا پھر رہا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ آوارہ گردی کرنے دانش منزل آتے ہیں"...... بلیک
زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اور میرا یہاں کیا کام ہے۔ آیا، گپ شپ کی، چائے کا
کپ پیا اور واپس چلا گیا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو
بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو
عمران نے ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
ٹائیگر کی کال ہو گی۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر



کی آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ بیگم سردار خان کو ٹونی نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے
قتل کرایا ہے اور ٹونی کو یہ کام غازی آباد کے ہومر نے دیا تھا۔
اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا کیا ٹونی نے بتایا ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میں نے اس کے ایک اسسٹنٹ سے معلوم کیا
ہے۔ فون پر بات ہوئی تھی اور فون ٹیپ میں نے سنی ہے۔
اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس سلسلے میں فی الحال مزید کوئی اقدام
کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس ٹونی کو اس قتل کی سزا ملنی چاہئے عمران صاحب"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"گوانا کا سلیمانی قبیلہ انتقام لینے میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔
اسی تک اطلاع پہنچ جائے گی اور پھر وہ خود ہی ٹونی اور اس کے
آدمیوں سے انتقام لے لیں گے۔ یہ عورت چونکہ زمرد کی چوری میں
ملوث تھی اس لئے ہمیں اس کا انتقام لینے کی ضرورت نہیں
ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک
زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ہیوگو اپنے آفس میں موجود تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہیوگو نے کہا۔

"آپ کی بھتیجی سوسن کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہیوگو چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... ہیوگو نے کہا۔

"ہیلو انکل میں سوسن بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نوجوان اور انتہائی پرجوش طبیعت کی مالکہ ہے۔

"کہاں سے بول رہی ہو سوسن۔ کیا کیرولینا سے بات کر رہی ہو"...... ہیوگو نے کہا۔

"نہیں انکل۔ میں ڈیوڈ کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ناراک پہنچی



ہوں۔ ایئرپورٹ سے فون کر رہی ہوں میں نے سوچا پہلے معلوم کر لوں کہ آپ موجود بھی ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ آجاؤ میں موجود ہوں"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ سوسن اس کی حقیقی بھتیجی تھی اور سوسن کو بچپن سے ہی سیکرٹ ایجنٹ بننے کا شوق تھا۔ سوسن کا والد اس کے بچپن میں ہی وفات پا گیا تھا اور اس کی ماں نے دوسری شادی کر لی تھی جبکہ ہیوگو نے ساری عمر شادی ہی نہ کی تھی اس لئے سوسن کو اس نے ماں باپ بن کر پالا تھا اور پھر سوسن کی ذہانت اور اس کا شوق دیکھتے ہوئے ہیوگو نے اسے بچپن سے ہی ٹاپ کلاس سیکرٹ ایجنٹ بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ تعلیم کے ساتھ ساتھ سوسن کی تربیت کا آغاز کر دیا گیا تھا اور جب سوسن نے یونیورسٹی سے گریجوایشن کی تو وہ مارشل آرٹ سمیت دوسرے تمام فنون میں مہارت کا درجہ حاصل کر چکی تھی۔ پھر ہیوگو نے اسے بطور ایجنٹ ایکریمیا کی ایک ایجنسی میں داخل کر دیا اور مختلف مشنز میں اسے مشورے بھی دیتا رہا۔ سوسن چونکہ خود بھی بے حد ذہین تھی اس لئے اس کی کارکردگی روز بروز نکھرتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ وہ ایکریمیا کی سب سے فعال ایجنسی ریڈ ایجنسی میں شامل ہو گئی اور وہاں اس نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ ہیوگو بھی اس کی کارکردگی اور ذہانت کا قائل ہو گیا۔ سوسن اب بھی ریڈ ایجنسی میں ہی کام کرتی تھی اور اس کا سیکشن علیحدہ تھا۔ ڈیوڈ بھی ریڈ ایجنسی کا ایجنٹ تھا اور

اس کی ذہانت اور کارکردگی کا بھی کافی چرچا تھا۔ ڈیوڈ اور سوسن کی دوستی تھی اور ہیوگو بھی ڈیوڈ کو پسند کرتا تھا۔ چونکہ ایجنسیوں میں کام کرنے والے ایجنٹوں پر شادی کرنے پر پابندی تھی اس لئے وہ دونوں صرف دوستی کی حد تک ہی محدود تھے۔ سوسن کا سیکشن ایکریمیا کی ایک ریاست کیرولینا میں کام کرتا تھا اور سوسن بھی مستقل طور پر وہیں رہتی تھی البتہ کبھی کبھار وہ ہیوگو سے ملنے آجاتی تھی اور کبھی کبھار ہیوگو اس سے ملنے کیرولینا چلا جاتا تھا ورنہ اکثر ان کے درمیان رابطہ فون کے ذریعے ہی ہوتا تھا۔ چنانچہ اب سوسن کی اچانک آمد سے ہیوگو کو کافی مسرت محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سوسن مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ڈیوڈ تھا۔ ڈیوڈ نے ڈارک کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا جبکہ سوسن نے تیز سرخ رنگ کے اسکرٹ پر گہرے سبز رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے بالوں کا رنگ اخروٹی تھا۔ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہیوگو مسکراتا ہوا ان دونوں کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو سوسن دوڑ کر آگے بڑھی اور پھر کسی چھوٹی سی بچی کی طرح وہ ہیوگو سے لپٹ گئی۔

"انکل میں آپ کو بے حد مس کرتی ہوں"...... سوسن نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو ہیوگو نے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"اور تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہارا انکل تمہیں مس نہیں کرتا ہو



گا"۔ ہیوگو نے کہا۔

"تو آپ ہمارے پاس کیرولینا مستقل آجائیں"...... سوسن نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ہر بار یہی کہتی ہو جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ نہ تم مستقل یہاں آسکتی ہو اور نہ میں وہاں جا سکتا ہوں"...... ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے محبت بھرے انداز میں ڈیوڈ سے مصافحہ کیا۔

"کیسی چل رہی ہے تم دونوں کی دوستی"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فائن انکل"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈیوڈ اب مجھے تنگ کرنے لگ گیا ہے انکل۔ اسے سمجھا دیں ورنہ کسی روز میں اسے گولی بھی مار سکتی ہوں"...... سوسن نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ اتنا غصہ"...... ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اب واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا جبکہ سوسن اور ڈیوڈ دونوں میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"میں اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ اپنی جذباتی طبیعت پر قابو پالے ورنہ کسی روز اس جذباتی طبیعت کی وجہ سے نقصان بھی اٹھا سکتی ہے لیکن یہ میری بات مانتی ہی نہیں۔ آپ خود اسے سمجھائیں"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انکل۔ یہ ڈیوڈ اب بزدل ہو گیا ہے۔ یہ اب پسماندہ علاقوں کے تھرڈ کلاس ایجنٹوں سے ڈرنے لگ گیا ہے اور یہ مجھے بھی کہتا ہے کہ میں بھی ڈر جاؤں جبکہ میں کیسے ڈر سکتی ہوں۔ میں تو انکل ہیوگو کی بھتیجی ہوں۔ میں تو آج تک سپر پاورز کے ٹاپ ایجنٹوں سے کبھی نہیں ڈری تو اب میں پسماندہ اور تھرڈ کلاس ایجنٹوں سے ڈروں گی۔ ہونہہ"...... سوسن نے اپنی مخصوص طبیعت کی بنا پر انتہائی پرجوش انداز میں بولتے ہوئے کہا تو ہیوگو بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ ڈیوڈ کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ بزدلی کی بات کیسے کر سکتا ہے۔ تم کس پسماندہ علاقے اور تھرڈ کلاس ایجنٹوں کی بات کر رہی ہو"...... ہیوگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انکل۔ حکومت ایکریمیا نے میری خدمات ڈیپوٹیشن پر ٹاپ ایجنسی کو دے دی ہیں کیونکہ ٹاپ ایجنسی میں ایسا کوئی ایجنٹ نہیں ہے جو اس کی ایک مخصوص لیبارٹری کی اس انداز میں حفاظت کر سکے کہ سپر پاورز کے ایجنٹ وہاں سے کچھ حاصل نہ کر سکیں۔ یہ لیبارٹری بھی کیرولینا میں ہی ہے لیکن ڈیوڈ کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا کو کسی سپر پاور کے ایجنٹ سے کوئی خطرہ نہیں ہے انہیں پسماندہ ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران سے خطرہ ہے اور یہ لوگ بقول ڈیوڈ کے خطرناک ہیں۔ اب آپ بتائیں انکل کہ پسماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس اور اس کے تھرڈ کلاس ایجنٹ کیسے خطرناک ہو سکتے



ہیں۔ ایسا سوچنا بزدلی نہیں تو اور کیا ہے"...... سوسن نے اور زیادہ پرجوش لہجے میں کہا تو ہیوگو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ یہ کام یقیناً ٹاپ ایجنسی کے چیف جیکسن کی ایما پر ہوا ہو گا"...... ہیوگو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سا کام انکل"...... سوسن نے ہیوگو کی سنجیدگی دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تمہیں ٹاپ ایجنسی میں بلوایا جائے اور اس لیبارٹری کی حفاظت پر مامور کیا جائے"...... ہیوگو نے کہا۔

"ارے نہیں انکل۔ ٹاپ ایجنسی کے چیف نے تو حکومت کو رپورٹ بھجوائی تھی کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اسے سپر ٹاپ ایجنٹ چاہئیں۔ حکومت نے یہ کام ریڈ ایجنسی کے چیف مارٹن کے ذمے لگا دیا۔ اس مارٹن نے میرا انتخاب کیا۔ میں تو ابھی ٹاپ ایجنسی کے چیف سے ملی بھی نہیں۔ میں وہاں جانا چاہتی تھی لیکن یہ ڈیوڈ میرے سر ہو گیا کہ میں پہلے آپ سے ملوں۔ اس کا کہنا ہے کہ میں آپ سے ملے بغیر ٹاپ ایجنسی رپورٹ نہ کروں۔ میں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے پھر وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رام کہانی شروع کر دی۔ میں نے سوچا کہ آپ سے ملے ہوئے ویسے بھی کافی عرصہ ہو گیا ہے اس لئے آپ سے مل بھی لوں گی اور آپ ڈیوڈ کو بہتر طور پر سمجھا بھی لیں گے اس لئے میں یہاں چلی آئی"...... سوسن نے

ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک
ویٹر ٹرے میں شراب کے تین جام رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے
مؤدبانہ انداز میں ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر
خالی ٹرے اٹھائے وہ واپس چلا گیا۔

" ڈیوڈ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں
جانتے ہو"...... ہیوگو نے ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس انکل۔ اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ
علی عمران کے آپ سے بڑے گہرے اور قریبی تعلقات ہیں اس لئے تو
میں سوسن کو یہاں لے آیا ہوں تاکہ آپ اسے سمجھا سکیں کہ وہ ان
لوگوں کے مقابلے میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لے"...... ڈیوڈ
نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ دونوں اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے
ہیں۔ انکل کیا بات ہے۔ کیا واقعی ڈیوڈ درست کہہ رہا ہے"۔ سوسن
نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں سوسن۔ ڈیوڈ ان لوگوں کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا
ہے۔ تمہیں شاید یاد نہیں رہا ورنہ میرا خیال ہے کہ عمران کے
بارے میں کئی بار باتیں ہوتی رہی ہیں"...... ہیوگو نے کہا۔

" کون عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں آپ اس مسخرے پرنس آف
ڈھمپ کی بات تو نہیں کر رہے"...... سوسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں وہی علی عمران دنیا کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ اور وہ پاکیشیا



سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
حکومت ایکریمیا تو کیا دنیا کی تمام سیکرٹ سروسز خائف رہتی ہیں۔
اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ ٹاپ ایجنسی کے چیف جیکسن
نے یقیناً حکومت کو رپورٹ دی ہو گی کہ کیرولینا کی لیبارٹری پر
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حملے کا امکان ہے اس لئے اس کی حفاظت
کا خصوصی بندوبست کیا جائے۔ اس پر حکومت نے ریڈ ایجنسی کے
چیف سے بات کی ہو گی اور ریڈ ایجنسی کا چیف مارٹن بھی یقیناً ان
لوگوں سے اچھی طرح واقف ہو گا اس لئے اس نے تمہارا انتخاب
کیا۔ گو مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اس نے تمہارا انتخاب کر کے ایک
لحاظ سے تمہیں اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کی
ایجنٹ سمجھا ہے لیکن ڈیوڈ کی بات درست ہے۔ ان لوگوں کا مقابلہ
تمہیں پوری طرح ہوش و حواس میں رہ کر کرنا ہو گا"۔ ہیوگو نے
کہا۔

" انکل وہ مسخرہ کیا واقعی اس قدر خطرناک ایجنٹ ہے یا آپ
واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں یا پھر میرے کان بجنے لگ گئے ہیں"۔ سوسن
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ خطرناک ضرور ہے لیکن تم بھی اس سے کم نہیں ہو۔ مجھے
اپنی تربیت پر فخر ہے اور مجھے معلوم ہے کہ مارٹن نے بھی اسی لئے
تمہارا انتخاب کیا ہے اور اب تمہیں اس انتخاب پر پورا اترنا پڑے گا۔
اگر تم اس عمران کو شکست دے دو گی تو میرا سر ہمیشہ کے لئے فخر

سے بلند ہو جائے گا"...... ہیو گو نے اس بار بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اوہ تھینک یو انکل۔ آپ نے یہ الفاظ کہہ کر مجھے حوصلہ دیا ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ میں ان لوگوں کا کیا حشر کرتی ہوں"...... سوسن نے ایک بار پھر بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیرولینا میں دفاعی لیبارٹری ایک ہی ہے۔ ٹاسوام کے علاقے میں جسے ریڈ زیرو کہا جاتا ہے تمہاری ڈیوٹی اس لیبارٹری کی حفاظت پر ہی لگی ہے یا کوئی اور لیبارٹری بھی وہاں بن چکی ہے"...... ہیو گو نے کہا۔

"وہی انکل۔ ریڈ زیرو لیبارٹری"...... اس بار ڈیوڈ نے کہا۔

"او کے پہلے مجھے معلوم کر لینے دو کہ جیکسن کو کیا اطلاع ملی ہے"...... ہیو گو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹاپ ایجنسی کے چیف جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"ہیو گو بول رہا ہوں جیکسن"...... ہیو گو نے کہا۔

"اوہ۔ خیریت کوئی خاص بات"...... جیکسن نے کہا۔

"سوسن ابھی میرے پاس پہنچی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ تمہاری رپورٹ پر حکومت نے ریڈ ایجنسی کے چیف مارٹن کو حکم دیا



ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے اور ریڈ زیرو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے خصوصی ایجنٹ ڈیپوٹیشن پر ٹاپ ایجنسی بھیجے اور مارٹن نے سوسن کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے اس پر فخر ہے اور مجھے یقین ہے کہ سوسن اور ڈیوڈ مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا درست طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تمہیں کیا اطلاع ملی ہے جس کی بنا پر تم نے حکومت کو اس لیبارٹری کی خصوصی حفاظت کے لئے رپورٹ دی ہے"...... ہیو گو نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ سوسن اور اس کے سیکشن کو اس لیبارٹری کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے۔ تمہیں عمران نے جو جواب دیا ہے اور جسے تم نے خود مجھ تک پہنچایا ہے کہ عمران نے مزید کاسمک سٹار فروخت کرنے سے نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ پہلے سے حاصل کردہ کاسمک سٹار بھی واپس طلب کر لیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ صرف ہو چکا ہے تو اس کی قیمت کی بجائے پاکیشیا کو اس فارمولے کی کاپی دی جائے جس پر یہ صرف ہوا ہے۔ ان ساری باتوں سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اب ہر صورت میں یہ فارمولا اڑانے کی کوشش کرے گی اور مجھے اعتراف ہے کہ ٹاپ ایجنسی میں ایسا کوئی ایجنٹ نہیں ہے جو ان لوگوں کا درست طور پر مقابلہ کر سکتا ہو اس لئے میں نے حکومت سے درخواست کی تھی کہ ریڈ ایجنسی کے کسی سیکشن کو اس

لیبارٹری کی حفاظت کے لئے خصوصی طور پر تعینات کیا جائے۔
میری رپورٹ پر حکومت چونک پڑی کیونکہ وہ پی ایکس میزائل کا
فارمولا کسی صورت بھی لیک آؤٹ نہیں کرنا چاہتی۔ چنانچہ انہوں
نے فوری طور پر یہ اقدامات کئے کہ پی ایکس میزائل پر ہونے والے
کام کو مکمل طور پر شفٹ کر کے کسی نامعلوم لیبارٹری میں پہنچا دیا۔
یہ فارمولا اب ریڈ زیرو لیبارٹری میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس
سے متعلقہ کوئی سائنس دان وہاں موجود ہے۔ اب وہاں دوسرے
پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا کوئی تعلق پی ایکس میزائل سے
نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی اعلیٰ حکام نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ
اس لیبارٹری کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ٹریپ کے طور پر
استعمال کیا جائے اور ان کا یہاں خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ حکومت
کے نقطہ نظر سے اب وہ اس خطرے کا ہمیشہ کے لئے سدباب کرنا
چاہتی ہے اس لئے ریڈ ایجنسی کے چیف کو احکامات دیئے گئے۔ ریڈ
ایجنسی کے چیف مارٹن نے مجھ سے تفصیلی بات کی۔ ویسے وہ خود بھی
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔
چنانچہ سب کچھ معلوم کرنے کے بعد اس نے اس مشن کے لئے
سوسن اور اس کے سیکشن کا انتخاب کیا ہے اور میرے نقطہ نظر سے
بھی سوسن اس کام کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ اس کے بے شمار
کارناموں کے بارے میں مجھے معلومات حاصل ہیں پھر وہ تمہاری
تربیت یافتہ ہے اور عمران جیسے آدمی کے مقابلے میں ایسی ہی



پرجوش، نڈر اور ذہین ایجنٹ کی ہی ضرورت تھی"...... جیکسن نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ۔ تم نے یہ بتا کر میرے کاندھوں سے بہت بڑا بوجھ اتار
دیا ہے کہ ریڈ زیرو لیبارٹری میں وہ چیز موجود نہیں ہے جس کے
حصول کے لئے یہ لوگ آ رہے ہیں۔ اب سوسن زیادہ اطمینان سے
ان کا شکار کھیل سکے گی اور اب مجھے بھی اس کھیل میں لطف آئے گا۔
تھینک یو"...... ہیوگو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوکے سوسن یہ مشن تمہارے لئے ٹیسٹ مشن ہو گا اگر تم
پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کو ختم کرنے میں
کامیاب رہیں تو یقیناً تمہارا نام پوری دنیا میں گونج اٹھے گا اور میری
دعا ہے کہ تم اس میں کامیاب ہو جاؤ البتہ تمہیں مجھے بتانا ہو گا کہ تم
نے اس سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے"...... ہیوگو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میں اپنے سیکشن کے ساتھ ٹاسوام شہر میں موجود رہوں گی۔
لیبارٹری تو پہاڑیوں کے اندر اور زیرزمین ہے اس میں تو کوئی داخل
ہی نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی اس کی حفاظت کے لئے ان پہاڑیوں پر
مسلح فوج ہر وقت پہرہ دیتی رہتی ہے۔ عمران کو میں جانتی ہوں اس
لئے عمران جیسے ہی ٹاسوام میں داخل ہو گا میں اسے پکڑ لوں گی اور پھر
وہ خود ہی اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتا دے گا اور پھر ان کا خاتمہ

کر دیا جائے گا"...... سوسن نے کہا تو ہیوگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران انسان کم اور عفریت زیادہ ہے سوسن۔ وہ عام ایجنٹ نہیں ہے کہ تم اس طرح اسے پکڑ سکو گی۔ میں نے اس لیبارٹری کو بھی دیکھا ہوا ہے اور ناسوام شہر کو بھی اس لئے میں تمہیں اس سلسلے میں ایک خصوصی ٹریپ بنا دوں گا۔ تم نے اگر اپنی ذہانت سے یہ ٹریپ بچھا لیا تو پھر تم لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب رہو گی"......ہیوگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے انکل یہ زیادہ بہتر رہے گا"...... سوسن نے کہا۔

"تو آؤ میرے ساتھ ہم خصوصی کمرے میں بیٹھ کر باقاعدہ اس پر کام کریں گے"...... ہیوگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور سوسن اور ڈیوڈ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ابھی ابھی لائبریری سے آپریشن روم میں آیا تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھا۔ عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر گہری سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے چائے کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور دوسری پیالی اٹھائے وہ مڑ کر میز کی دوسری طرف اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"جب آدمی بند گلی میں پہنچ جائے تو پھر الجھن تو ہوتی ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی بند گلی"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"سرداور سے بات ہوئی ہے اور ان کے ذریعے اس ڈاکٹر غازی

سے بھی۔ لیکن ان کا پراجیکٹ واقعی قابل عمل نہیں ہے۔ پی ایکس میزائل ہم تیار نہیں کر سکتے کہ میں ایکریمیا جا کر اس کا فارمولا اڑا لاؤں۔ خلائی دوڑ میں بھی ہم شامل نہیں ہیں کہ اس سلسلے میں کام ہو سکے اور میں نے ہیوگو کو بھی اس کی مزید فروخت سے انکار کر دیا ہے کیونکہ میں اس قدر نایاب زمرد کو اس انداز میں فروخت نہیں ہونے دے سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کسی نہ کسی طرح پاکیشیا کے مفاد میں استعمال ہو اس لئے میں نے لائبریری میں جا کر کاسمک سٹار زمرد کے بارے میں پڑھا ہے کہ شاید میری سمجھ میں کوئی پراجیکٹ آ جائے لیکن بے سود۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی بند گلی میں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ یہ زمرد پاکیشیا کے کسی پراجیکٹ میں ہی کام آئے اور پراجیکٹ آپ کو سمجھ نہیں آ رہا۔ کیا سرداور بھی اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ مدد کر سکتے تو مجھے دماغ سوزی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک تو میرے پاس پہلے ہی دماغ کم ہے پھر وہ بھی سوزی میں ختم ہو گیا تو میرا کیا بنے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ کی اماں بی کی خواہش پوری ہو جائے گی اور کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔



"اماں بی کی خواہش تو اس وقت پوری ہو گی جب رقیب روسیاہ میرا مطلب ہے روسفید اس خواہش کو پورا ہونے دے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے بلیک زیرو نے عمران کی شادی کی بات کی تھی اس لئے عمران نے اس انداز میں جواب دیا۔

"ایک بار آپ کی اماں بی رضامند ہو جائیں پھر بے چارے رقیب کی جرأت ہے کہ وہ درمیان میں آ سکے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ میں عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"صاحب ابھی سرداور کا فون آیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں جس پر میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو تلاش کر کے ان کا پیغام آپ تک پہنچا دوں گا"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں کرتا ہوں ان سے بات"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو میں سرداور سے مل کر آیا ہوں۔ پھر کون سی اہم بات یاد آ گئی ہے انہیں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی اہم بات ہو گی ورنہ سرداور کہاں فون کرنے والے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"آپ کا بولنا مجھ جیسے غریب آدمی کے لئے بڑا مہنگا پڑتا ہے"۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

"ارے وہ کیوں"...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے سلیمان کو فون کر کے حکم دے دیا کہ مجھے تلاش کر کے آپ کا حکم مجھ تک پہنچایا جائے اور سلیمان کو اللہ ایسا موقع دے۔ اس نے ٹیلی فون اپنے سامنے رکھا اور شروع ہو گیا سارے دارالحکومت کے ہوٹلوں اور کلبوں میں فون کرنے اور پھر ایک سو پچھترویں کال اس نے اس کلب میں کی جہاں سے میں بول رہا ہوں اور اب میں بھی ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اب آپ خود سوچیئے کہ آپ کے بولنے کی قیمت مجھے ایک سو پچھتر کالوں کی قیمت میں پڑے گی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ایک سو پچھتر نہیں دو سو پچھتر کہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ



تمہاری زبان اسی رفتار سے چلتی رہے گی اور ان دنوں لوکل کال کا وقت محدود کر دیا گیا ہے اس لئے ہر تین منٹ بعد نئی کال کاؤنٹ ہو گی"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے اوہ۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے یاد دلا دیا ورنہ میں تو واقعی یہ سمجھتا رہتا کہ جس قدر جی چاہے بات کی جائے کال ایک ہی ہو گی اس لئے پلیز جلدی سے وہ اہم بات بتا دیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں بول رہا ہو۔

"اہم بات اتنی مختصر نہیں ہے اس لئے تم یا تو میرے پاس آ جاؤ یا پھر اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے"...... سرداور نے کہا۔

"دونوں صورتوں میں پٹرول خرچ ہو گا اور پٹرول بہرحال ان کالوں کی قیمت سے زیادہ مہنگا ہے اس لئے آپ اہم بات کی انتہائی اہم لائن بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اہم لائن یہ ہے کہ کاسمک سٹار ایرالڈ کو پاکیشیا کے دفاعی مفاد میں استعمال کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس سائنس دان سے وہ فارمولا حاصل ہو سکے جو اس نے اس کے ذریعے ایندھن بنانے کے لئے تیار کیا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی انتہائی اہم بات ہے۔ ٹھیک ہے میں آپ کو دوبارہ کسی مناسب جگہ سے فون کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ مجھے تو سرداور کی بات سمجھ میں نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" پی ایکس میزائل اور چیز ہے اور اسے ٹارگٹ پر پہنچانے کے لئے جو ایندھن استعمال کیا جاتا ہے وہ اور چیز ہے۔ سرداور کا مطلب ہے کہ اگر اس سائنس دان سے جس نے کاسمک سٹار ایرالڈ سے پی ایکس میزائل کا ایندھن تیار کرنے کا فارمولا تیار کیا ہے یہ فارمولا مل جائے تو پاکیشیا اپنے دفاعی میزائل میں اس ایندھن کو استعمال کر کے انہیں ناقابل تسخیر بنا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ کیسے۔ آپ نے بتایا تھا کہ اس ایندھن میں یہ خوبی ہے کہ اس سے رفتار ناقابل یقین حد تک تیز ہو جاتی ہے اس لئے میزائل کیسے ناقابل تسخیر بن جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میزائلوں کے اس دور میں اصل اہمیت اب ان میزائلوں کی رہ گئی ہے جسے راستے میں اینٹی میزائل کے ذریعے تباہ نہ کیا جا سکے ورنہ ہر میزائل کا اینٹی نظام تیار کر لیا گیا ہے یا کر لیا جاتا ہے لیکن اگر میزائلوں کی رفتار عام رفتار سے یکلخت سو گنا یا دو سو گنا تیز ہو جائے تو لازمی بات ہے کہ اینٹی میزائل نظام اسے نشانہ نہ بنا سکے گا اس طرح میزائل یقینی طور پر ٹارگٹ پر پہنچ جائے گا اور اس طرح وہ میزائل بہرحال ناقابل تسخیر سمجھا جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اسے اب بات سمجھ میں آ گئی



ہو اور عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" حقیر فقیر"...... عمران نے اپنا تعارف شروع کیا۔

" بس۔ بس۔ مجھے باقی القابات زبانی یاد ہیں اور اب تمہارے ان القابوں سمیت بات کرنے کا مطلب ہے کہ تم کسی کے فون سے مفت کال کر رہے ہو"...... سرداور نے اس کو درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے ہنس کر کہا۔

" سرکاری فون کا یہی فائدہ ہوتا ہے کہ جس قدر چاہے لمبی بات کر لو۔ جہاں چاہے بات کر لو اور جتنی چاہو کالز کر لو۔ کوئی پرواہ نہیں ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ کسی سرکاری آفس سے بات کر رہے ہو"...... سرداور نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" ایک ہی سرکاری آفس ہے جہاں میرا داخلہ ممکن ہو سکتا ہے اور وہ ہے سر سلطان کا۔ سر سلطان میٹنگ میں مصروف ہیں اس لئے تب تک میں بغیر سر کے سلطان بنا ہوا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" ان کا فون انتہائی اہم ہے اس لئے اسے زیادہ دیر مصروف نہیں رکھا جا سکتا۔ چنانچہ تم ایسا کرو کہ فون نمبر نوٹ کر لو۔ یہ فون نمبر

ڈاکٹر اویس کا ہے۔ ڈاکٹر اویس ابھی حال ہی میں ایکریمیا سے آئے ہیں اور وہ وہاں ایکریمیا کی سپیشل میزائل لیبارٹری میں میزائلوں کے ایندھن پر ہی کام کرتے رہے ہیں اور ایک لحاظ سے اس پر اتھارٹی ہیں۔ وہ ریٹائر ہو کر پاکیشیا واپس آئے ہیں۔ میں نے ان سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کی مدد کر سکتے ہیں۔ ویسے میں نے ان سے تمہارا تفصیلی تعارف کرا دیا ہے۔ تم ان سے بات کر لو"...... سرداور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتایا اور پھر رابطہ ختم کر دیا۔

"ڈاکٹر اویس احمد"...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو سرداور نے بتائے تھے۔

"یس۔ اویس منزل"...... دوسری طرف سے ایک ممناتی سی آواز سنائی دی اور عمران لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ بولنے والا ڈاکٹر صاحب کا ملازم ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعارف سرداور نے ڈاکٹر اویس احمد صاحب سے کروا رکھا ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب یقیناً میرا نام سن کر مجھ سے بات کرنے پر تیار ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر اویس احمد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب بزرگ آدمی ہیں۔



"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بڑے طویل عرصے بعد یہ مکمل سلام سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔ سرداور نے تمہارے بارے میں ویسے تو بہت کچھ بتایا ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ تم اس قدر دینی رجحانات کے حامل ہو۔ مجھے واقعی یہ سلام سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے"...... ڈاکٹر اویس احمد نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"جناب آپ جیسے بزرگوں کی دعائیں لینا تو میں اپنے لئے انتہائی سعادت سمجھتا ہوں"...... عمران نے انتہائی مخلصانہ لہجے میں کہا۔

"ماشاء اللہ۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو سرداور نے تفصیل بتائی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ کاسمک سٹار ایرالڈ پاکیشیا سے دستیاب ہوا ہے جس کی کچھ مقدار چرا کر ایکریمیا لے جائی گئی ہے اور وہاں اس کاسمک سٹار ایرالڈ سے ایسا ایندھن بنایا جا رہا ہے جس سے پی ایکس میزائل کی رفتار کو ناقابل یقین حد تک تیز کیا جا رہا ہے اور حکومت پاکیشیا چاہتی ہے کہ وہ اس کاسمک سٹار ایرالڈ کو اپنے ملک کے لئے استعمال کرے"...... ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"جی ہاں۔یہی مسئلہ ہے۔پی ایکس میزائل بنانے کی تو ہمارے پاس کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا ملک خلائی دوڑ میں شامل ہے۔ ایکریمیا یہ کاسمک سٹار ایمرالڈ ہم سے خریدنا چاہتا ہے جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو اسی انداز میں پاکیشیا میں ہی استعمال کیا جائے کہ ملک کی فلاح و بہبود کے لئے یا اس کے دفاع کو بہتر بنانے میں کام آسکے لیکن اصل مسئلہ اس کا ایندھن تیار کرنے کا فارمولا ہے۔ ایکریمیا ظاہر ہے یہ فارمولا ہمیں نہیں دے سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے آج سے تقریباً دس پندرہ سال قبل اس پر کام کیا ہے لیکن اس وقت بھی مسئلہ یہی تھا کہ کاسمک سٹار ایمرالڈ اس مقدار میں دستیاب نہ ہو سکتا تھا جس مقدار کی اس کے لئے ضرورت ہے۔ ایکریمیا کی ایک ریاست کیرولینا کی ایک کان میں سے اس کی کچھ مقدار دستیاب ہوئی تھی جسے تجربات میں صرف کیا گیا اور ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے ہی اس پر کام کر کے پی ایکس میزائل کے لئے ایندھن کے طور پر اسے استعمال کیا تھا"...... ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"تو پی ایکس میزائل کے لئے کاسمک سٹار ایمرالڈ کا فارمولا ڈاکٹر انتھونی پیٹر کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میرے استاد ہیں۔ اس فیلڈ میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان دنوں کیرولینا ریاست کے ایک علاقے ٹاسوام میں ایکریمیا کی ریڈ زیرو لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ پی ایکس میزائل پر کام بھی



وہیں ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

"آپ نے کس پراجیکٹ پر کام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس سے ایسا ایندھن تیار کرنے پر کام کیا تھا جس سے عام جیٹ طیاروں کی رفتار کو بڑھایا جا سکتا ہو لیکن میرا پراجیکٹ کامیاب نہ ہو سکا تھا کیونکہ کم پاور کا ایندھن تیار ہی نہیں ہو سکتا لیکن پھر ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے اس پر کام شروع کیا اور وہ حیرت انگیز طور پر نہ صرف اس میں کامیاب ہو گئے بلکہ انہوں نے ایک کم رفتار طیارے میں اس ایندھن کو استعمال کر کے اس کا تجربہ بھی کیا اور وہ تجربہ انتہائی کامیاب رہا لیکن حکومت ایکریمیا نے ان پر زور دیا کہ وہ اس کی قوت کو اس قدر بڑھائیں کہ اس سے دنیا کا انتہائی تیز رفتار میزائل تیار کیا جا سکے اور ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے اس فارمولے پر مزید کام کیا اور پھر وہ اس میں بھی کامیاب ہو گئے۔ اس طرح پی ایکس میزائل وجود میں آیا۔ پی سے مراد پیٹر ہی ہے۔ ایکس اس ایندھن کی پاور ہے"...... ڈاکٹر اویس احمد نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اگر ان کا فارمولا حاصل کر لیا جائے تو اس فارمولے سے کم پاور کا ایندھن اس کاسمک سٹار ایمرالڈ سے تیار کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے جو پہلے ایندھن تیار کیا تھا اس کی پاور ایچ تھی اور پھر انہوں نے اسے ایچ سے بڑھا کر ایکس تک پہنچا دیا جو تقریباً ناقابل یقین رفتار ہے"...... ڈاکٹر اویس احمد نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" اس وقت کاسمک سٹار ایمرالڈ سے ہٹ کر جو ایندھن میزائلوں اور طیاروں وغیرہ میں استعمال کئے جا رہے ہیں ان کی پاور کتنی ہوتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" زیادہ سے زیادہ پاور سی تک پہنچتی ہے "...... ڈاکٹر اویس احمد نے جواب دیا۔

" اس لحاظ سے تو ایچ پاور بھی بہت زیادہ ہے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اگر ایکریمیا کو یا اس جیسی دوسری سپر پاورز کو درمیان سے نکال دیا جائے تو ایچ پاور ناقابل تسخیر بن جاتی ہے "...... ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

" کیا آپ اس کاسمک سٹار ایمرالڈ سے یہاں پاکیشیا میں تجربات نہیں کر سکتے "...... عمران نے کہا۔

" کر سکتا ہوں لیکن فارمولا مکمل ہونے تک دس پندرہ سال لگ جائیں گے لیکن اگر بنیادی فارمولا مل جائے تو پھر ایک سال میں یہ ایندھن تیار ہو سکتا ہے اور استعمال بھی کیا جا سکتا ہے "...... ڈاکٹر اویس احمد نے جواب دیا۔

" اوکے بے حد شکریہ۔ خدا حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب یہ بات طے ہو گئی کہ ہم نے پی ایکس میزائل کا بنیادی



فارمولا حاصل کرنا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ فارمولا ریڈ زیرو لیبارٹری میں موجود ہے جو ایکریمیا کی ریاست کیرولینا کے علاقے ناسوام میں واقع ہے "...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ویسے اب یہ فارمولا ضرور حاصل کرنا چاہئے تاکہ پاکیشیا سے ملنے والے اس نایاب زمرد کو صحیح طور پر ملکی مفاد میں استعمال کیا جا سکے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب تک کوئی لائن آف ایکشن سامنے نہیں تھی اس لئے مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہم بند گلی میں آ گئے ہوں۔ بہرحال اب یہ کام جلد از جلد ہونا چاہئے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" خاور، چوہان، صدیقی اور نعمانی کو اطلاع کر دو کہ وہ عمران کے ساتھ ایکریمیا ایک اہم مشن پر جانے کے لئے تیار رہیں "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ لیکن "...... جولیا بات کرتے کرتے رک گئی۔

" اس مشن پر اس لئے اس ٹیم کو بھیجا جا رہا ہے کہ وہاں پہلے سے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے اور ان ممبران سے ایکریمیا کے سیکرٹ سروس ایجنٹ نسبتاً کم واقف ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ وہاں دو ٹیمیں لے جائیں۔ ایک وہاں کے ایجنٹوں سے ٹکرائے اور انہیں مشغول رکھے جبکہ دوسری ٹیم مشن مکمل کرے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے جب بھی ٹیم کے مختلف گروپ بنائے ہیں تجربہ ناکام رہا ہے کیونکہ گھوم پھر کر سب ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



سوسن ناسوام میں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی۔ اس کے سامنے میز پر فائل رکھی ہوئی تھی۔ وہ گذشتہ آدھے گھنٹے سے اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس فائل میں ناسوام کے اس پہاڑی علاقے کے نقشے تھے جہاں ریڈ زیرو لیبارٹری موجود تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں اس پہاڑی علاقے پر موجود فوجی چوکیوں اور چیکنگ پوائنٹس کے بارے میں تفصیل موجود تھی۔ جیکسن نے یہ فائل سوسن کی ڈیمانڈ پر بھجوائی تھی کیونکہ سوسن کو معلوم تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال ریڈ زیرو لیبارٹری پر ہی ریڈ کرے گی اس لئے اس کا خیال تھا کہ اسے اس پورے علاقے سے پوری طرح باخبر ہونا چاہئے۔ یہی وجہ تھی کہ جب سے یہ فائل آئی تھی وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور اسے اٹھا کر ایک طرف

موجود ریک میں رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کے
رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی اور سوسن نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا کیونکہ ڈیوٹی کے دوران وہ ہمیشہ انتہائی سنجیدہ رہتی تھی۔

"ٹاپ ایجنسی کے چیف جیکسن صاحب کی کال ہے مادام"۔
دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... سوسن نے کہا۔

"ہیلو جیکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیکسن کی بھاری
آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا کیونکہ بہرحال جیکسن ٹاپ ایجنسی کا چیف تھا اور سوسن
اس مشن کے دوران اس کی ماتحت تھی۔

"تم نے فائل پڑھ لی ہے سوسن"...... دوسری طرف سے پوچھا
گیا۔

"یس سر۔ ابھی پڑھ کر میں نے اسے بند کیا ہے"...... سوسن نے
جواب دیا۔

"میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ریڈ زیرو لیبارٹری کی
صورت حال پھر تبدیل ہو گئی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ حکومت
ایکریمیا نے حفاظتی نقطہ نظر سے ریڈ زیرو لیبارٹری سے پی ایکس



میزائل کا سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا تھا اور سائنس دانوں سمیت
اس سیٹ اپ کو کسی اور لیبارٹری میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن
انچارج ڈاکٹر انتھونی پیٹر وہاں ایڈجسٹ نہیں ہو سکے اور انہوں نے
حکومت سے کہا کہ انہیں دوبارہ ریڈ زیرو لیبارٹری میں شفٹ کیا
جائے کیونکہ وہاں وہ چونکہ طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں اس لئے
وہ وہاں کے ماحول سے ذہنی طور پر مانوس ہیں ورنہ وہ کام نہ کر سکیں
گے۔ اس پر حکومت نے مجبوراً دوبارہ سیٹ اپ تبدیل کر دیا ہے اور
اب ڈاکٹر انتھونی پیٹر اپنے ماتحت سائنس دانوں اور سیٹ اپ سمیت
دوبارہ ریڈ زیرو لیبارٹری میں شفٹ ہو چکے ہیں اس لئے اب تمہاری
ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ اب عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو کسی صورت بھی اس لیبارٹری تک نہیں پہنچنا
چاہئے۔ ویسے میری درخواست پر حکومت نے اس لیبارٹری کو ایک
ماہ کے لئے نہ صرف مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے بلکہ وہاں سے تمام
فوجی حفاظتی سیٹ اپ بھی ختم کر دیا ہے کیونکہ وہاں فوج کی
موجودگی سے عمران اور اس کے ساتھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ
اسی انداز میں کام کرتے ہیں۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ
جو فائل تمہیں بھجوائی گئی تھی اب اس فائل میں درج تمام کوائف
عملی طور پر موجود نہیں رہے"...... جیکسن نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بہت اچھا کیا کہ یہ فوجی سیٹ اپ ختم کرا دیا ہے۔

اس سے سوائے الجھن کے اور کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے میں نے ٹاسوام اور پہاڑی علاقے کے قریبی شہر لیک ویو میں مکمل جال بچھا دیا ہے۔ اب جیسے ہی یہ لوگ یہاں پہنچیں گے وہ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے بلکہ ایک لحاظ سے میں ان کی شدت سے منتظر ہوں"...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹاسوام بڑا شہر ہے اور پھر یہاں ہر قومیت کے سیاح بھرے رہتے ہیں اس لئے یہاں چند افراد کو چیک کرنا تقریباً ناممکن ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی ٹاسوام میں سیر و تفریح کے لئے نہیں آئیں گے اور چونکہ ان کا مشن ریڈ زیرو لیبارٹری ہی ہو گا اس لئے لامحالہ وہ لیک ویو ہی جائیں گے کیونکہ اس کے علاوہ اس پہاڑی علاقے پر کسی اور طرف سے نہیں پہنچا جا سکتا۔ تم لیک ویو کو جانے والی سڑک کے آخری دس کلومیٹر پر جانے والی ہر گاڑی کو چیک کرو اور اپنی چیکنگ کو لیک ویو میں انتہائی سخت کر دو اور مجھے یقین ہے کہ ہیوگو نے بھی تمہیں یہی مشورہ دیا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک لمحے کی مہلت دینا اپنے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ یہ لوگ جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے سے انداز میں سچوئیشن تبدیل کر لینے پر قادر ہیں اس لئے میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ جیسے ہی تمہیں یقین ہو کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہلاک کر دو"...... جیکسن نے کہا۔



" یس سر۔ میں نے بھی یہی فیصلہ کر رکھا ہے"...... سوسن نے جواب دیا۔

" اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" کاش یہ عمران جلد از جلد یہاں پہنچ جائے۔ اب تو مجھے اس کا شدت سے انتظار ہے"...... سوسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور سوسن بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ ٹرانسمیٹر کال کا مطلب تھا کہ اس کے سیکشن کے افراد اسے کال کر رہے ہیں اور سیکشن کی طرف سے کال کا مطلب تھا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع دینی ہے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ہنری کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔ یہ اس کا نمبر تھری ہنری تھا۔

" یس۔ سوسن بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... سوسن نے بڑے پرجوش لہجے میں پوچھا۔

" مادام ناراک سے آنے والی فلائٹ سے پانچ افراد کا ایک گروپ ٹاسوام پہنچا ہے۔ گو یہ پانچوں افراد میک اپ میں نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود یہ مشکوک لوگ لگتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے

کہا گیا۔

" کیا ان کا میک اپ سکوپک ریز سے چیک کیا گیا ہے۔ اوور"۔ سوسن نے کہا۔

" یس مادام۔ انہیں ایئر پورٹ پر بھی چیک کیا گیا اور ہوٹل شیزو میں بھی۔ لیکن وہ میک اپ میں نہیں ہیں۔ ویسے ہیں یہ پانچوں ایکریمی۔ ہوٹل شیزو میں ان کے کاغذات چیک کئے گئے ہیں۔ کاغذات کی رو سے وہ نارک کے بزنس مین ہیں اور سیاحت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوسن کا پرجوش چہرہ ڈھیلا پڑ گیا۔

" پھر یہ مشکوک کس لئے ہیں۔ اوور"...... سوسن نے اس بار ڈھیلے لہجے میں کہا۔

" ان کے قدوقامت اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ بزنس مین نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا تعلق کسی نہ کسی سیکرٹ سروس سے ہی ہو سکتا ہے۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ان کی سختی سے نگرانی کرو۔ اگر یہ لوگ مشکوک ہیں تو لامحالہ ان کی کوئی نہ کوئی حرکت سامنے آ جائے گی۔ ان کے فون بھی چیک کرو اور ٹرانسمیٹر کالز بھی۔ مکمل چیکنگ اور نگرانی کراؤ ان کی۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان کے کوائف کیا ہیں اور یہ لوگ کن کمروں میں موجود ہیں۔



میں خود انہیں چیک کرنا چاہتی ہوں۔ اوور"...... سوسن نے کہا تو ہنری نے ان کے کوائف اور کمروں کے نمبر بتا دیئے۔

" اوکے میں ہوٹل شیزو پہنچ رہی ہوں۔ وہاں ہمارا آدمی کون ہے۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

" جیری وہاں موجود ہے مادام۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اسے کہہ دو کہ وہ مجھے وہاں ملے۔ اوور اینڈ آل"۔ سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھلا اور ڈیوڈ اندر داخل ہوا۔

" آؤ ڈیوڈ۔ پانچ مشکوک افراد کے بارے میں رپورٹ ملی ہے۔ انہیں چیک کر لیں"...... سوسن نے کہا تو ڈیوڈ چونک پڑا۔

" کیا رپورٹ ہے"...... ڈیوڈ نے کہا تو سوسن نے اسے ہنری سے ہونے والی تمام گفتگو بتا دی۔

" ہنری کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے"۔ ڈیوڈ نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" لیکن سکوپک ریز کے مطابق وہ میک اپ میں نہیں ہیں"۔ سوسن نے کہا۔

" اگر وہ واقعی عمران کے ساتھی ہیں یا ان میں عمران خود بھی شامل ہے تو پھر سکوپک ریز انہیں چیک نہیں کر سکتیں"...... ڈیوڈ نے کہا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب۔ سکوپک ریز کیسے چیک نہیں کر سکتیں۔ اس سے تو کوئی میک اپ چھپا نہیں رہ سکتا۔ یہ تو انتہائی جدید ترین اور انتہائی موثر ایجاد ہے"...... سوسن نے آفس سے نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران نے ایسے میک اپ ایجاد کر رکھے ہیں جنہیں کوئی سائنسی آلہ چیک نہیں کر سکتا۔ وہ ایسے معاملوں میں جادوگر ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ۔ تو پھر آخر کیسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کھل کر سامنے آ جاؤ۔ اس طرح لامحالہ انہیں بھی کھلنا پڑے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔ وہ دونوں اس وقت پورچ میں پہنچ چکے تھے جہاں سوسن کی سیاہ رنگ کی نئی گاڑی موجود تھی جس کے ساتھ ڈرائیور موجود تھا۔

" کھل کر سامنے آ جائیں۔ کیا مطلب"...... سوسن نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ڈیوڈ بھی دوسری طرف کا دروازہ کھول کر اندر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" ہوٹل شیزو چلو"...... ڈرائیور کے سیٹ پر بیٹھتے ہی سوسن نے اسے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مادام"...... ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر دی۔



" یہ لوگ اگر واقعی سیکرٹ ایجنٹ ہیں تو تعارف ہونے کے بعد ظاہر ہے ان کا رویہ تبدیل ہو جائے گا۔ اس طرح وہ چیک ہو سکتے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہم دونوں جا کر ان سے ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہمارا تعلق ٹاپ ایجنسی یا ریڈ ایجنسی سے ہے"...... سوسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ میرا مطلب نہیں تھا۔ ہمارے پاس سپیشل پولیس کے کارڈ موجود ہیں۔ ہم انہیں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بارے میں ہم مشکوک ہیں اس لئے ہم انہیں چیک کرتے رہیں گے۔ اس طرح ظاہر ہے اگر وہ لوگ ہمارے مطلوبہ ہیں تو ان کا رویہ تبدیل ہو جائے گا ورنہ نہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" نہیں۔ ایسے یہ لوگ اچانک غائب ہو جائیں گے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی نگرانی اس انداز میں کی جائے کہ انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہم ان سے جا کر سیاحوں کے طور پر ملیں اس طرح ہم ان کے لہجے سے معلوم کر لیں گے کہ وہ خالصتاً ایکریمی ہیں یا پاکیشیائی۔ بہرحال لہجے کی جتنی بھی نقل کی جائے بنیادی طور پر فرق تو ہوتا ہی ہے"...... سوسن نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے لیکن انہوں نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے لامحالہ وہ لیک ویو جائیں گے اس لئے وہاں چیکنگ ہو جائے گی"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال میں ان سے ذاتی طور پر بھی ملنا چاہتی ہوں"۔ سوسن نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا جبکہ کار اب تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی ہوٹل شیزو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اب ریڈ زیرو لیبارٹری کی اہمیت پہلے سے بڑھ گئی ہے"...... سوسن نے کہا۔

"اچھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ چیف جیکسن نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر انتھونی پیٹر اور اس کا ماتحت عملہ مع تمام سیٹ اپ کے واپس آگیا ہے"...... سوسن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اہم ترین بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہماری ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے"...... ڈیوڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور لیبارٹری سے تمام فوج بھی ہٹا لی گئی ہے اور لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے"...... سوسن نے کہا۔

"یہ تو اچھا اقدام ہے لیکن بہرحال اب ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور ہوشیار رہنا ہو گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں ان مشکوک لوگوں سے خود ملنا چاہتی ہوں"۔ سوسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"ہاں۔ اب تمہارے اس اقدام کی وجہ سمجھ میں آنے لگ گئی ہے"...... ڈیوڈ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سوسن بے اختیار ہنس پڑی۔

"حقیقت یہ ہے کہ مجھے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا شدت سے انتظار ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ وہ اڑ کر یہاں آجائیں کیونکہ ان کے بارے میں سن سن کر کان پک گئے ہیں اور اب تو مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے وہ انسان ہیں ہی نہیں بلکہ جن بھوت ہیں"...... سوسن نے کہا۔

"ان کی کارکردگی ایسی ہی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر وہ لوگ واقعی یہاں آئے تو تمہیں خود ان کی کارکردگی کا اندازہ ہو جائے گا"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بار وہ آئیں تو سہی پھر میں دیکھوں گی ان کی کارکردگی"۔ سوسن نے جواب دیا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا"...... اچانک ڈیوڈ نے کہا تو سوسن چونک پڑی۔

"کس بات کا"...... سوسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس عمران سے بچ کر رہنا۔ سنا ہے کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ نوجوان عورتیں تو کیا بوڑھی عورتیں بھی اس کی دیوانی ہو جاتی ہیں"...... ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ لیڈی کلر ہے لیکن مجھے تو انکل نے بتایا

ہے کہ کردار کے لحاظ سے وہ انتہائی مضبوط آدمی ہے"۔ سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم اسے لیڈی ککر اس لحاظ سے کہہ سکتی ہو کہ وہ صرف باتیں کرنے کی حد تک ککر ہے۔ بس اس سے آگے نان سٹاپ"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ فطری طور پر فلرٹ واقع ہوا ہے"۔ سوسن نے کہا۔

" نہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے کسی خاص مقصد کے لئے کرتا ہے اور مقابل کو اس کے مقصد کا علم اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنا مقصد پورا کر کے واپس جا چکا ہوتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہیں اس کے بارے میں اتنی تفصیل سے کیسے علم ہے۔ کیا تم اس سے ٹکرا چکے ہو"...... سوسن نے کہا۔

" نہیں۔ میں اس سے ٹکرایا نہیں البتہ دو تین بار اس سے دوستانہ ملاقات ہو چکی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ریڈ ایجنسی میں آنے سے پہلے میں اپنے استاد ہربرٹ کے ساتھ ٹرانس کراس میں تھا اور ہربرٹ کے اس سے بڑے دوستانہ تعلقات تھے اور وہ اس کا بہت بڑا مداح بھی تھا۔ وہی اس کے بارے میں یہ سب کچھ بتایا کرتا تھا"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو وہ تمہیں پہچان لے گا"...... سوسن نے چونک کر کہا۔



" نہیں۔ یہ آج کی نہیں آٹھ دس سال پہلے کی بات ہے اور میری ملاقات بھی اس سے بس تھوڑے وقت کے لئے ہوئی تھی۔ یوں سمجھو صرف دس بارہ منٹ کی ملاقات جس میں بھی وہ ہربرٹ کی طرف ہی متوجہ رہا تھا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" چلو تم تو اسے پہچان لو گے"...... سوسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں بالکل۔ چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہو۔ میں اسے پہچان لوں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" کیا اس کا قد وقامت اس قدر منفرد ہے"...... سوسن نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اصل میں وہ مزاحیہ باتیں کرنے اور مزاحیہ حرکتیں کرنے سے باز نہیں رہ سکتا اور یہی اس کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دو اور بھی خاص خصوصیات ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بہت بڑا اداکار ہے۔ گرگٹ سے بھی زیادہ تیزی سے رنگ بدل سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ ہر آدمی بلکہ عورت تک کی آواز اور لہجے کی نقل اس کامیابی سے کرنے پر قادر ہے کہ شاید کمپیوٹر بھی اسے چیک نہ کر سکے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" بس یہی باتیں کر کے تم میرا اشتیاق بڑھا دیتے ہو"۔ سوسن نے کہا اور ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے کار چار منزلہ شاندار ہوٹل شیزو کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں خاور، چوہان، صدیقی اور نعمانی کے ساتھ اس وقت کیرولینا ریاست کے دارالحکومت ٹاسوام کے ہوٹل شیزو کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ گو ان کے کمرے علیحدہ علیحدہ بک تھے لیکن وہ سب اس وقت عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے لیکن وہ سب ٹاسوام کی سیاحت کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے کیونکہ عمران نے انہیں راستے میں ہی بتا دیا تھا کہ ٹاسوام میں ان کا سابقہ ٹاپ ایجنسی کے ایجنٹوں سے پڑے گا جو ایکریمین ہونے کی وجہ سے انتہائی جدید آلات کے ذریعے چیکنگ کر سکتے ہیں۔

"آپ یہاں بیٹھ کر باتیں ہی کرتے رہیں گے مسٹر مائیکل یا ہم تفریح کرنے بھی چلیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں چلو۔ چل کر یہاں کے کچھ نظارے ہی کریں۔ ویسے تو ایئرپورٹ سے یہاں تک پہنچتے پہنچتے نظارے کرنے کی کافی حسرت



پوری ہو چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کا میک اپ ناراک سے روانگی سے پہلے عمران نے خصوصی طور پر کیا تھا۔ کمرے سے نکل کر وہ نیچے ہال میں پہنچے اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال اس وقت مردوں اور عورتوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا اور وہاں ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ وہ سب خوب کھل کر باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل سے باہر آیا اور پھر کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف کو بڑھ گیا۔

"کیا پیدل چل کر حسرت پوری کی جائے گی"...... اس بار خاور نے کہا۔

"نظارے تو پیدل چل کر ہی زیادہ قریب سے نظر آتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ چلتے چلتے اچانک عمران ایک چھوٹے سے باغ کے گیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ باغ چھوٹا ضرور تھا لیکن اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر لان تھا جس میں کرسیاں اور میزیں رکھی گئی تھیں اور وہاں بھی کافی لوگ موجود تھے۔ عمران کا رخ اس لان کی طرف ہی تھا اور پھر وہ سب ایک کونے میں موجود میز کے گرد بیٹھ گئے۔

"آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صورت حال یہ ہے کہ ہماری نگرانی کی جا رہی ہے اور سکوپک ریز سے ہمارے میک اپ چیک کیئے گئے ہیں اس کے باوجود نگرانی جاری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں مشکوک قرار دے دیا گیا ہے اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کس بنا پر ہمیں مشکوک قرار دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"سکوپک ریز سے میک اپ چیک کیئے گئے ہیں۔ کہاں کب"۔ سب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایئرپورٹ پر اور پھر ہوٹل کمپاؤنڈ میں۔ بظاہر وہ کیمرے تھے لیکن مجھے اس جدید ترین ایجاد کی خصوصی ساخت کے بارے میں علم ہے اس لئے میں نے خصوصی میک اپ خود بھی کیا تھا اور تمہارے چہروں پر بھی خصوصی میک اپ کیا تھا اور نتیجہ یہ کہ سکوپک ریز ہمارا میک اپ چیک نہ کر سکی ہوں گی لیکن اس کے باوجود اب جب ہم کمرے سے نکلے ہیں تو ہماری نگرانی دو آدمی کر رہے ہیں جن میں سے ایک یہاں بھی پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ میں یہاں آپ کا نام لے سکتا ہوں"...... اچانک خاور نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل نیا نام لیتے ہوئے مجھے خاصی الجھن ہوتی ہے۔ بہرحال عمران صاحب میرے خیال کے مطابق ہمیں سب سے پہلے اس نگرانی کرنے والوں کا نیٹ ورک توڑنا ہوگا ورنہ ہم یہاں کچھ بھی نہ



کر سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ ہم نے بہرحال یہاں نہیں رہنا بلکہ پہاڑی علاقے میں جانا ہے۔ اگر ہماری نگرانی ہوتی رہی تو ہم کچھ نہ کر سکیں گے"...... خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے ہمیں اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے۔ پھر وہاں پہنچنے اور اس ڈاکٹر انتھونی پیٹر تک پہنچنے کے بارے میں سوچنا ہے ورنہ اگر ہم بغیر کسی منصوبہ بندی کے وہاں پہنچ گئے تو وہاں واقعی سیاحت کے اور کچھ نہ کر سکیں گے۔ البتہ خاور کی یہ بات درست ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اس نگرانی کرنے والوں کا نیٹ ورک ختم کرنا ہوگا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ہی ہم نے کسی نگرانی کرنے والے پر ہاتھ ڈالا وہ لوگ فوری طور پر حرکت میں آ جائیں گے کیونکہ پھر معاملہ مشکوک نہیں رہے گا بلکہ وہ لوگ کنفرم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا ہم یہاں بس سیر و تفریح کرتے رہیں اس وقت تک جب تک نگرانی کرنے والے مطمئن ہو کر ہمارا پیچھا چھوڑ نہ دیں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے یہاں اس ہوٹل میں قیام ہی اس بنا پر کیا تھا کہ یہ چیک کر سکوں کہ یہاں چیکنگ کی کیا پوزیشن ہے۔ ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ ہمارا کام ٹاسوام کے ساتھ ملحقہ پہاڑی علاقے میں ہے جہاں لیبارٹری موجود ہے۔ اس کے لئے میں نے علیحدہ ایک رہائش گاہ کا بندوبست پہلے ہی کیا ہوا ہے لیکن اب یہاں کی چیکنگ

کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ٹاسوام اور اس سے ملحقہ پہاڑی
علاقے میں اس لیبارٹری کے گرد بھی انتہائی سخت حفاظتی جال موجود
ہو گا۔ انہیں شاید پہلے سے یقین تھا کہ ہم یہ فارمولا حاصل کرنے
آئیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس خدشہ کے پیش نظر
یہ فارمولا اور سائنس دان وہاں سے نکال لئے ہوں اس لئے اب ہمیں
اپنی لائن آف ایکشن بدلنی ہو گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

" عمران صاحب آپ درست کہہ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ
ہمیں اس چیکنگ کرنے والے کے سربراہ کو پکڑ کر اسے استعمال کرنا
چاہئے"...... خاور نے کہا۔

" وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" عمران صاحب۔ یہاں جو لوگ یا جو ایجنسی کام کر رہی ہے
لامحالہ وہی لوگ اور وہی ایجنسی وہاں لیبارٹری یا ٹاسوام میں بھی کام
کر رہے ہوں گے اس لئے اگر ہم اس ایجنسی کے افراد کے میک اپ
میں ہی وہاں جائیں تو ہم وہاں آسانی سے کام کر سکیں گے ورنہ ہو
سکتا ہے کہ یہ سرے سے کسی اجنبی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو آگے
ایک قدم بھی نہ بڑھنے دیں"...... خاور نے جواب دیا۔

" گڈ شو۔ یہ بہترین مشورہ ہے۔ گڈ شو۔ یہی بات تو میرے ذہن
میں تھی کہ وہاں اجنبی افراد کو انتہائی سختی سے چیک کیا جا رہا ہو گا
کیونکہ یہاں اتنے بڑے شہر میں جب انہوں نے سکو یک ریز استعمال



کی ہیں تو وہاں نجانے انہوں نے کیا سیٹ اپ کر رکھا ہو گا لیکن یہ
بات میرے ذہن میں ہی نہ آ رہی تھی کہ وہاں ہمیں کس حیثیت سے
جانا چاہئے۔ تم نے واقعی ایک قابل عمل لائن آف ایکشن دی ہے۔
گڈ شو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو خاور کی آنکھیں
مسرت سے ہیروں کی طرح چمک اٹھیں کیونکہ عمران کی تعریف ان
سب کے لئے کسی تمغے سے کم حیثیت نہ رکھتی تھی۔

" لیکن اس کے لئے کام کیسے ہو گا عمران صاحب"...... صدیقی
نے کہا۔

" خاور نے جیسے بتایا ہے۔ ہمیں اب ان کے ہیڈ کوارٹر پر اس
انداز میں قبضہ کرنا ہو گا کہ حکومت اور شہر میں پھیلے ہوئے افراد کو
اس کا علم تک نہ ہو سکے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں جو آدمی جس کے
قدوقامت کا ہو گا اس کا میک اپ کر لیا جائے گا اس طرح یہ پوری
ایجنسی ہمارے کنٹرول میں آ جائے گی۔ اس کے بعد آگے کا لائحہ عمل
آسانی سے طے کر لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو اس کے لئے کسی نگرانی کرنے والے کو گھیرنا پڑے گا"۔
چوہان نے کہا۔

" یہ کام وہیں ہوٹل میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔ وہیں کمرے
میں اس سے پوچھ گچھ بھی ہو سکتی ہے اور باہر موجود اس کے
ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بھی معلوم ہو سکتی ہیں"۔ عمران
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ۔بس اب کافی تفریح ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔اس دوران چونکہ انہوں نے ویٹر سے جوس منگوا لئے تھے اس لئے ویٹر کو بل ادا کر دیا گیا اور پھر وہ سب پہلے کی طرح ٹہلتے ہوئے انداز میں باغ سے باہر آئے اور واپس ہوٹل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



کار جیسے ہی ہوٹل شیزو کے مین گیٹ پر رکی ڈیوڈ اور سوسن دونوں نیچے اتر آئے۔

"تم پارکنگ میں رکو"...... سوسن نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار آگے بڑھا کر لے گیا۔وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے برآمدے میں پہنچے ہی تھے کہ ایک طرف سے ایک ایکری نوجوان تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

"مادام وہ پانچوں ہوٹل سے باہر گئے ہوئے ہیں"...... اس نوجوان نے قریب آکر کہا تو سوسن اور ڈیوڈ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کہاں"...... سوسن نے پوچھا۔وہ اب مین دروازے سے سائیڈ پر ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے تاکہ ہوٹل میں آنے جانے والوں کو رکاوٹ نہ ہو۔

"ٹیری ان کے پیچھے گیا ہے مادام"...... نوجوان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے نوجوان چونک پڑا۔

"ٹیری کی کال ہے۔ میں آرہا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر برآمدے کے آخری کونے میں موجود پبلک فون بوتھز کی ایک طویل قطار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر چل کر بیٹھنا چاہئے۔ انہوں نے واپس تو بہرحال آنا ہی ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"چیری آجائے پھر"...... سوسن نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آگیا۔

"مادام ٹیری کی کال ہے کہ وہ سب لوگ یہاں سے قریب ہی ایک چھوٹے باغ کے کیفے میں جا کر بیٹھ گئے ہیں"...... چیری نے کہا۔

"ٹیری کو کہو کہ وہ چیک کر کے بتائے کہ یہ لوگ شراب پی رہے ہیں یا نہیں۔ ہم اندر بیٹھے ہیں"...... سوسن نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیوڈ اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں اندر ہال میں ہی ایک کونے میں موجود میز کے گرد بیٹھ گئے اور سوسن نے ویٹر کو اپنی پسندیدہ شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"تم نے واقعی خوبصورت نکتہ سوچا ہے انہیں چیک کرنے کا"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ شراب نہیں پیتے"...... سوسن نے



بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد چیری ہال میں داخل ہوا اور سیدھا ان کی میز کی طرف آیا۔

"مادام ٹیری نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے جوس پیا ہے اور وہ اب واپس ادھر ہی آرہے ہیں"...... چیری نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم گیٹ سے باہر جاؤ اور جب یہ اندر داخل ہوں تو ان کے پیچھے اندر آکر اپنے سر پر ہاتھ رکھ دینا۔ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کون لوگ مشکوک ہیں۔ پھر تم اپنی جگہ پر جا کر ڈیوٹی دینا۔ اوپر کون ہے"...... سوسن نے کہا۔

"اوپر پیٹر ہے مادام"...... چیری نے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی دوران ان کی میز پر شراب سرو کر دی گئی تھی اور وہ دونوں شراب سپ کرنے میں مصروف ہو گئے تھے لیکن ان کی نظریں بیرونی گیٹ کی طرف ہی لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد پانچ افراد یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے تو انہیں ان کے پیچھے چیری نظر آیا جس نے سر پر ہاتھ پھیر کر مخصوص اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"اوہ۔ تو یہ ہیں"...... سوسن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو ہماری طرف آرہے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا کیونکہ وہ

پانچوں جو کاؤنٹر کی طرف مڑ گئے تھے اچانک گھوم کر ان کی طرف آنے لگے تھے۔

"تم ان کی طرف توجہ نہ دو"...... سوسن نے کہا اور پھر وہ دونوں آپس میں اس انداز میں باتیں کرنے لگے جیسے گپ شپ کر رہے ہوں۔ وہ پانچوں ان کے ساتھ ہی ایک خالی میز کے گرد بیٹھ گئے۔ سوسن نے ان پر اچٹتی ہوئی نظریں ڈالیں اور پھر ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"مسٹر مائیکل ہمیں سیاحت کا باقاعدہ کوئی پلان بنانا چاہیئے۔ یہاں کے محکمہ سیاحت کے کسی آفس کی مدد سے"...... ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

"پہلے دو چار روز اس شہر کی سیر کر لیں پھر ادھر ادھر جانے کا پروگرام بنائیں گے۔ ویسے تو میرا خیال ہے کہ سیاحت کے لئے یہ شہر بھی کسی طرح کم نہیں ہے"...... ایک دوسری مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آؤ ڈیوڈ چلیں"...... اچانک سوسن نے کہا تو ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیوڈ نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ میز پر موجود گلدان کے نیچے رکھا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر شیزو سے نکل کر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا۔ تم اچانک کیوں اٹھ آئیں"...... ڈیوڈ نے سوسن سے



مخاطب ہو کر کہا۔

"بس۔ میں نے انہیں صرف ایک نظر دیکھنا تھا"...... سوسن نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہ لوگ واقعی مشکوک ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"صرف مشکوک ہی نہیں بلکہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں"۔ سوسن نے حتمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اس قدر یقین کے ساتھ کیسے کہہ رہی ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ان لوگوں کے قدوقامت، ان کے چلنے کا انداز اور خاص طور پر ٹیری کی رپورٹ کے بعد کہ انہوں نے باغ میں شراب کی بجائے جوس پیا تھا میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ یہ واقعی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں۔ تم بتاؤ تمہارا کہنا تھا کہ تم عمران کو پہچانتے ہو"۔ سوسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جسے مائیکل کہہ کر پکارا گیا ہے وہی عمران ہے۔ اس کا قدوقامت بالکل عمران سے ملتا ہے لیکن تم جلدی اٹھ آئیں۔ اگر ہم کچھ دیر مزید بیٹھتے تو لامحالہ یہ مائیکل کوئی نہ کوئی مزاحیہ بات کر دیتا اور پھر میں کنفرم ہو جاتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے ان کے اغوا کا فیصلہ کیا ہے اس لئے میں اٹھ آئی ہوں تاکہ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر ان کے اغوا کی باقاعدہ پلاننگ کی جا

سکے"...... سوسن نے کہا۔

"اگر تمہیں یقین ہے تو پھر انہیں مہلت نہ دو۔ وہیں ہال میں ہی ان پر اچانک فائر کھول دو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ بظاہر سیاح ہیں اور یہاں سیاحوں کے بارے میں انتہائی سخت قوانین ہیں اس طرح اوپن جگہ پر سیاحوں پر فائرنگ اور ان کی ہلاکت ایجنسی کے لئے مسئلہ بن سکتا ہے"...... سوسن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہال میں داخل ہوا تو سامنے کی دیوار میں نصب زیبائشی آئینے میں اس کی نظریں اپنے ساتھیوں کے عقب میں آنے والے ایک آدمی پر پڑیں جو ہال کے ایک خاص کونے کی طرف دیکھ کر سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔ عمران کی نظریں اس کونے کی طرف اٹھیں اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"آؤ بھئی کچھ دیر ہال میں بیٹھتے ہیں"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوم کر اس کونے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک خوبصورت لڑکی اور ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا لیکن ان کے وہاں بیٹھنے کے چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"ہماری نگرانی ٹاپ ایجنسی نہیں کر رہی بلکہ ایکریمیا کی ریڈ

ایجنسی کر رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ کیسے معلوم ہوا"...... صدیقی جو عمران کے ساتھ والی کرسی پر موجود تھا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ دونوں جو ساتھ والی میز سے اٹھ کر جا رہے ہیں ان میں سے لڑکی کا نام سوسن ہے اور یہ ہیوگو کی بھتیجی ہے اور اس کے ساتھ جو نوجوان ہے اس کا نام ڈیوڈ ہے۔ یہ بلیک ایجنسی میں میرے ایک دوست کا شاگرد ہے اور مجھے معلوم ہے کہ سوسن ریڈ ایجنسی میں کام کرتی ہے اور ہمارے ہوٹل میں داخل ہونے کے فوراً بعد ایک آدمی ہمارے پیچھے آیا تھا اور اس نے مخصوص انداز میں سر پر ہاتھ پھیر کر انہیں ہمارے متعلق اشارہ دیا تھا۔ میں نے سامنے دیوار میں نصب زیبائشی آئینے میں چیک کر لیا اور پھر مجھے یہ دونوں نظر آ گئے اس لئے میں یہاں آکر بیٹھا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... خاور نے کہا۔

"وہی پروگرام جو پہلے تھا البتہ اب ہم خود بخود ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ پہلے ہمیں ان کا کوئی آدمی پکڑ کر اس سے دریافت کرنا پڑتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کھانا منگوا لیا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے ایک دوست کی بھتیجی اور دوسرے دوست کا شاگرد اچھے مہمان



نواز ثابت نہ ہوں"...... چوہان نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ لیکن ریڈ ایجنسی کے مقابلے پر ہمیں خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے کیونکہ ہیوگو نے لامحالہ اپنی بھتیجی کو ہمارے بارے میں بہت کچھ بتا رکھا ہو گا کہ ہم مافوق الفطرت لوگ ہیں اور جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے سے انداز میں سچوئیشن بدل لیتے ہیں اس لئے یقیناً یہ ہمارے لئے خصوصی انتظامات کریں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلایا۔ پھر اس سے مینو لے کر اس نے چوہان کی طرف بڑھا دیا۔

"تم کھانے کا آرڈر دو میں ایک اور کام کر لوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کاپی لے کر اس میں سے ایک کاغذ علیحدہ کیا اور کاپی واپس ویٹر کے ہاتھ میں دے کر اس نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ پر تیزی سے لکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران چوہان نے آرڈر دے دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"صدیقی تمہاری جیب میں ماسک میک اپ باکس تو ہے ناں"۔ عمران نے صدیقی نے کہا۔

"ہاں"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"باتھ روم میں جا کر ماسک میک اپ کر دو اور پھر ہوٹل کے عقبی دروازے سے باہر چلے جاؤ۔ اس ہوٹل کی عقبی طرف ہی ایک

مارکیٹ ہے جسے سٹائلو مارکیٹ کہتے ہیں وہاں سے تمہیں یہ سامان مل جائے گا یہ لے آؤ۔ اس دوران ہم تمہارے حصے کا کھانا بھی کھا لیں گے"...... عمران نے کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ صدیقی سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر باتھ روم بنے ہوئے تھے جبکہ اسی دوران ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا اور وہ سب بھی باری باری اٹھے اور انہوں نے باقاعدہ واش بیسن پر جا کر ہاتھ دھوئے اور پھر واپس آکر وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی انہوں نے کھانا ختم بھی نہ کیا تھا کہ صدیقی واپس آگیا۔

"ارے اتنی جلدی۔ لگتا ہے تمہیں بھوک زیادہ لگی ہوئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قریب ہی چیزیں مل گئیں اور پھر مجھے یہ بھی فکر تھی کہ کہیں واقعی آپ میرے حصے کا بھی کھانا نہ کھا جائیں"...... صدیقی نے کہا اور چونکہ آتے ہوئے وہ ہاتھ دھو کر آیا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی کھانے میں شریک ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد جب برتن اٹھائے گئے تو عمران نے ہاٹ کافی کا آرڈر دے دیا۔

"میک اپ کر کے گئے تھے یا"...... عمران نے پوچھا۔

"کر کے گیا تھا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"سب چیزیں مل گئی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہیں دوں یا کمرے میں چل کر"...... صدیقی نے



مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کمرے میں"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ ہاٹ کافی پی کر اٹھے اور صدیقی نے ویٹر سے بل لے کر اس پر دستخط کئے اور صرف ٹپ اسے دے کر وہ سب اپنے اپنے کمروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

"میرے کمرے میں آجاؤ تاکہ اغوا کنندگان کو آسانی ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے آپ کے دوستوں کے لئے تو آسانیاں مہیا ہونی ہی چاہئیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران سمیت سب ہی ہنس پڑے۔ کمرے میں پہنچ کر عمران نے صدیقی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو صدیقی نے کوٹ کی دونوں جیبوں میں سے ایک ایک کاغذ کا تھیلا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے دونوں تھیلے کھول کر انہیں میز پر الٹا دیا۔ ان میں ایک جدید ساخت کا گائیکر بھی موجود تھا۔ عمران نے گائیکر اٹھا کر خاور کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اشارہ بھی کر دیا۔ خاور نے گائیکر آن کیا اور پھر اس نے کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ عمران اور باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر باتھ روم وغیرہ چیک کر کے خاور واپس آگیا۔

"سب اوکے ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اس فون کو بھی چیک کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور نے فون اٹھا کر گائیکر کو اس کی عقبی سمت میں کیا

اور اس کے ساتھ ہی گائیکر کا کاشن بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" ہماری عدم موجودگی میں کام کیا گیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا اور خاور نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ٹیلی فون کو واپس میز پر رکھ دیا۔ عمران نے گولیوں کا ایک پیکٹ اٹھا کر اسے کھولا اور دو دو گولیاں سب کو دے دیں۔

" چار پانچ گھنٹوں تک اب بے ہوشی کی ایکٹنگ کرنا ہو گی "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر سب نے گولیاں اپنے اپنے حلق میں ڈال لیں اور انہیں نگل لیا۔ یہ بے ہوشی سے بچانے والی مخصوص گولیاں تھیں۔ عمران نے باقی سامان اٹھا کر اپنی جیبوں میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں ذرا باتھ روم ہو آؤں اس دوران تم لوگ بیگوں میں سے ضروری سامان نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری اب یہاں واپسی نہ ہو سکے "...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور وہ سب عمران کی بات سمجھ گئے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کا ایڈونچر

# ریڈ آرمی

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ڈولفن ——— ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ——— جو ایسی جعلی کرنسی چھاپتی تھی جسے جعلی ثابت ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔

ڈولفن ——— جس نے اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر ان ممالک میں پھیلانے کی منصوبہ بندی کی اور پھر اس پر عمل شروع ہو گیا۔

ڈولفن ——— جس کی چھاپی ہوئی جعلی کرنسی کی وجہ سے نہ صرف پاکیشیا بلکہ تمام اسلامی ممالک کی معیشت مکمل طور پر جام ہو جاتی۔

واگ ——— ایک ایسا غیر آباد جزیرہ ——— جو باچان حکومت کی حفاظتی تحویل میں تھا لیکن عمران کو یقین تھا کہ ڈولفن کا پریس سیکشن اس جزیرے پر ہے مگر اس کے پاس کوئی ثبوت موجود نہ تھا ——— پھر کیا ہوا ——— ؟ کیا عمران کوئی ثبوت حاصل کر سکا ——— یا ——— ؟

واگ ——— جسے ایسی ریز سے سیلڈ کر دیا گیا تھا کہ عمران لاکھ ٹکریں مارنے کے باوجود اسے اوپن نہ کر سکا اور مسلسل ناکامی اس کا مقدر بن کر رہ گئی۔

کرنل جوشن ——— باچان کی سرکاری تنظیم ریڈ آرمی کا چیف ——— جو ڈولفن کی حمایت پر عمران کے مقابل کھل کر آ گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ آرمی کے بھیانک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے ——— کیوں اور کیسے ——— ؟

- کیا ڈولفن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور پاکیشیا اور اسلامی ممالک کو معاشی طور پر تباہ کر دیا گیا ——— یا ——— ؟
- کیا عمران واگ جزیرے پر موجود ڈولفن کے پریس سیکشن کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ ——— انتہائی ہنگامہ خیز

——— لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات ———

کامیابی اور ناکامی کے درمیان پنڈولم کی طرح حرکت کرتا ہوا منفرد انداز کا مشن، بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک یادگار ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول
بلیک تھنڈر
مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے
بلیک تھنڈر ــــ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو ایکسٹو سے بھی زیادہ پُراسرار تنظیم ثابت ہوئی۔
بلیک تھنڈر ــــ جس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو ایسی خوفناک بیماری کا شکار کر دیا جو قطعاً ناقابل علاج تھی ــــ کیا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس خوفناک بیماری سے جانبر ہو سکا ــــ؟
ٹرومین ــــ بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنٹ جو عمران کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہ دیتا تھا۔
ٹرومین ــــ جس کے ہاتھوں عمران کو زندگی میں پہلی بار عبرت ناک شکست کا منہ دیکھنا پڑا ــــ مکمل اور واضح شکست۔
ٹرومین ــــ جس نے پاکیشیا کی ٹاپ سپیشل لیبارٹری کو اس کے سائنسدانوں سمیت ایک لمحے میں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔
ٹرومین ــــ جس کے مقابلے پر آ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر بے بس ہو گئی۔
ٹرومین ــــ جس نے دانش منزل سے ایکسٹو کو اغوا کر کے بڑے اطمینان سے اس کی نقاب کشائی کر دی ــــ کیا ایکسٹو بے نقاب ہو گیا ــــ؟
عمران کا ساتھی ٹائیگر ــــ جس کی حیرت انگیز کارکردگی نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو ششدر کر دیا۔ وہ کارکردگی کیا تھی ــــ؟
عمران ــــ جو بلیک تھنڈر کی وجہ سے اس حالت پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹروں نے اس کی زندگی سے قطعی مایوسی ظاہر کر دی ــــ اور سر سلطان بلک بلک کر رو پڑے۔
بلیک تھنڈر ــــ اور اس کا ایجنٹ ٹرومین کیا اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئے یا ــــ؟
خوفناک حد تک تیز رفتار ایکشن
سانس روک دینے والا سسپنس
موت اور زندگی کی بھیانک آنکھ مچولی
ایک ایسی کہانی جو یقیناً ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پوری اترے گی
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

آپریشن
سینڈوچ

نئی نسل کے کردار کی اصلاح کر رہے ہیں وہ واقعی قابل داد ہے۔ امید ہے آپ کشمیر کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں گے۔

محترم محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں میری تحریروں کے سلسلے میں جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ کشمیر کے موضوع پر انشاءاللہ جلد ہی مزید ناول لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

اپنے آفس میں پہنچ کر سوسن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا لیکن جدید ترین ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ایسا ہی ٹرانسمیٹر چیری کے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت براہ راست چیری سے بات کرنا چاہتی تھی ورنہ اگر وہ ہنری کو کال کرتی تو پھر میز پر پڑے ہوئے بڑے ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی کر لیتی۔

"ہیلو ہیلو سوسن کالنگ۔ اوور"....... سوسن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیری اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد رسیونگ بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی چیری کی آواز سنائی دی۔

"چیری مشکوک افراد کیا کر رہے ہیں۔ اوور"....... سوسن نے

کہا۔

" انہوں نے کھانا کھا لیا ہے اور اب ہاٹ کافی پی رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ میں نے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیا تم یہ کام اس انداز میں کرا سکتے ہو کہ ان لوگوں کو رد عمل ظاہر کرنے کا موقع ہی نہ ملے لیکن یہ سن لو کہ یہ لوگ دنیا کے مانے ہوئے اور انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہیں معمولی سا شبہ بھی ہو گیا تو پھر نہ صرف پلان ناکام ہو جائے گا بلکہ ہمارے لئے بے پناہ دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ اوور"...... سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام باس ہنری سے کہہ دیں کہ وہ خصوصی لائٹنگ کا بندوبست کر دے۔ پھر یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔ اوور"۔ چیری نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں اسے کہہ دیتی ہوں لیکن تم انہیں وہاں سے نکالو گے کیسے۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

" مادام ہوٹل شیزو کی ہر منزل میں ایسے راستے موجود ہیں جو عقبی طرف ایک خفیہ راستے پر جا کر ملتے ہیں۔ وہاں سے انہیں آسانی سے نکالا جا سکتا ہے بشرطیکہ ایڈمن مینجر کو ساتھ ملا لیا جائے اور باس ہنری ایسا کر سکتا ہے۔ اوور"...... چیری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" او کے میں ہنری سے بات کرتی ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ سوسن



نے کہا اور پھر اس نے یہ چھوٹا سا ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے بڑے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو سوسن کالنگ۔ اوور"...... سوسن نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

" یس ہنری اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

" ہنری جو پانچ افراد ہوٹل شیزو میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ واقعی مشکوک ہیں۔ میں انہیں خود بھی چیک کر چکی ہوں۔ اب میں چاہتی ہوں کہ انہیں وہاں سے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے تاکہ ان کے بارے میں حتمی چھان بین کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ میں نے چیری سے بات کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایک تو تم اس کے لئے لائٹنگ کا بندوبست کرو اور دوسرا خفیہ راستے کو استعمال کرنے کے لئے ہوٹل شیزو کے ایڈمن مینجر کو ساتھ ملا لو۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

" انہیں کہاں پہنچانا ہے مادام۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کے ریڈ روم میں لیکن انہیں بے ہوش ہونا چاہئے۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

" یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں پہنچ جائیں گے۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"خیال رکھنا یہ انتہائی خطرناک اور مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔اوور"....... سوسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔اوور"....... دوسری طرف سے ہنری نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے کام شروع کر دو۔اوور اینڈ آل"....... سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے اس کے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"سٹارک بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں سٹارک۔ہنری پانچ ایکریمیوں کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آرہا ہے انہیں تم نے ریڈ روم میں پہنچانا ہے اور راڈز والی سپیشل کرسیوں میں جکڑ دینا ہے لیکن اس سے پہلے ان کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لے لینا اور یہ سن لو کہ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک اور مانے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے اور جیسے ہی یہ لوگ ریڈ روم میں پہنچیں تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔اوور"....... سوسن نے کہا۔

"یس مادام۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور جب تک میں وہاں پہنچ نہ جاؤں تم نے میرے حکم کے بغیر انہیں ہوش میں بھی نہیں لے آنا۔اوور"....... سوسن نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مادام۔اوور"....... دوسری طرف سے



مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور سوسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"انہوں نے نگرانی کو چیک نہ کر لیا ہو"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"کر لیا بھی ہو تب بھی ہنری کام کر لے گا۔وہ ایسے معاملات میں بڑی مہارت رکھتا ہے"....... سوسن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں ایک اور بات کا بھی خیال رکھنا ہو گا"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈیوڈ نے کہا۔

"کس بات کا"....... سوسن نے چونک کر پوچھا۔

"کہ کہیں ان کی نگرانی ان کا کوئی دوسرا گروپ نہ کر رہا ہوں اور وہ ان کے پیچھے پیچھے یہاں پہنچ جائے۔ہم اندر ان کو چیک کرتے رہیں اور وہ یہاں ریڈ کر دے"....... ڈیوڈ نے کہا تو سوسن چونک پڑی۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے"....... سوسن نے کہا۔

"عمران اکثر ایسی حرکتیں کرتا رہتا ہے اور ایک بات اور بھی بتا دوں سوسن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران کو ہمارے متعلق علم ہو گیا ہے اور وہ یقیناً ہماری طرف سے کسی اقدام کا منتظر ہو گا"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"تمہاری یہ چھٹی حس کس بنیاد پر پھڑک رہی ہے"....... سوسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران نے مجھے اور تمہیں پہچان لیا ہو اور نگرانی

کو بھی چیک کر لیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ لامحالہ چوکنا ہو گا"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہاری بات دوسری ہے۔ مجھے اس نے لڑکپن کے زمانے میں دیکھا تھا اب طویل عرصے سے میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی اس لئے مجھے تو وہ پہچان نہیں سکتا اور بفرض محال اگر اس نے پہچان بھی لیا ہو گا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ جس مشن پر آیا ہے اسے ٹاپ ایجنسی ڈیل کر رہی ہے جبکہ میرا تعلق ریڈ ایجنسی سے ہے اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کہ ہم اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ پھر جب وہ ہوٹل کے ہال میں آیا تو ہم وہاں پہلے سے موجود تھے اور پھر ہم فوراً ہی اٹھ کر آ گئے تھے اس لئے وہ ہم پر کسی صورت بھی شک نہیں کر سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا ہے بھی سہی تو بھی وہ یہاں تو پہنچ ہی جائے گا پھر میں دیکھوں گی کہ وہ کس طرح سچوئیشن تبدیل کرتا ہے"...... سوسن نے کہا۔

" میرا مطلب تھا کہ جب وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں تو تم اپنے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھنا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گی"...... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود ریک میں سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔

" مجھے کہنا تھا میں اٹھا لیتا"...... ڈیوڈ نے کہا۔



" میں دراصل اس وقت کو سکون سے گزارنا چاہتی ہوں"۔ سوسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو تم ذہنی دباؤ محسوس کر رہی ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" ہاں۔ انکل ہیوگو نے اس عمران کے بارے میں اب تک جو کچھ بتا رکھا ہے اس نے مجھے واقعی ذہنی دباؤ کا شکار کر رکھا ہے"۔ سوسن نے شراب کی بوتل کھول کر اس میں سے گلاسوں میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔

" فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل پوائنٹ یہی ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہمارا کوئی تعلق ٹاپ ایجنسی سے بظاہر نہیں ہے اس لئے اگر عمران نے ہمیں پہچان بھی لیا ہو گا تب بھی وہ ہماری طرف سے محتاط نہیں ہو گا"...... ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب انٹرکام کی گھنٹی بجی تو وہ دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اکٹھے ہی ہنس پڑے کیونکہ ان دونوں کے اس طرح اچھلنے کا مطلب تھا کہ وہ دونوں ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔

" یس"...... سوسن نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" سٹارک بول رہا ہوں مادام۔ پانچ ایکریمی ریڈ روم میں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے ان کی تلاشی لے کر انہیں سپیشل راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا ہے"...... سٹارک کی آواز سنائی دی۔

"تلاشی کا کیا نتیجہ نکلا ہے"...... سوسن نے پوچھا۔

"اسلحہ، کرنسی اور کاغذات۔ بس یہی چیزیں نکلی ہیں ان کی جیبوں سے"...... سٹارک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دو ایسا نہ ہو کہ ان کا کوئی دوسرا گروپ بھی ہو جو ہیڈ کوارٹر پر اچانک حملے کر دے"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اور ڈیوڈ آرہے ہیں"...... سوسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں"...... سوسن نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور سوسن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ہنری کالنگ۔ اوور"...... ہنری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سوسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

"مادام۔ مشکوک افراد ہیڈ کوارٹر پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"ہاں مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہوا۔ اوور"۔ سوسن نے کہا۔

"نو مادام۔ یہ سب ایک ہی کمرے میں موجود تھے اور ساتھ والا کمرہ خالی تھا۔ میں نے اس کے مشترکہ روشندان سے سپیشل لائٹنگ اندر فائر کر دی اور انہیں اٹھا کر خفیہ راستے سے ایک سٹیشن ویگن



میں ڈالا اور ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا۔ ویسے میں نے ان کے بیگز بھی ساتھ ہی بھجوا دیئے ہیں۔ اوور"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے بہرحال تم نے شہر میں مشکوک افراد کی چیکنگ جاری رکھنی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے مطلوبہ افراد نہ ہوں۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"...... سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو ڈیوڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کمرے میں موجود تھا کہ اچانک اسے کمرے کے اوپر والے حصے میں موجود روشندان سے ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی۔ ابھی عمران نے چونک کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ یکلخت روشندان میں سے ایک گول سلاخ نیچے فرش پر گری اور اس میں سے سرخ رنگ کی انتہائی تیز روشنی نکلی اور ایک لمحے کے لئے پورا کمرہ تیز سرخ روشنی سے بھر سا گیا اور عمران ہلکے سے کھنکارا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم کرسی پر اس طرح ڈھلک گیا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اداکاری شروع کر دی البتہ ان سب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ دروازے کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کو دروازہ کھلتا دکھائی دیا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ کمرے میں ایک آدمی داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں



پر ڈالی اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا اور دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔

" بارات کی روانگی کا بندوبست کرنے گیا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔ ظاہر ہے وہ مخصوص گولیاں کھانے کی وجہ سے ان مخصوص ریز کے اثرات ان کے جسموں پر نہیں ہوئے تھے۔

" لیکن دولہن تو پاکیشیا میں ہے عمران صاحب۔ تو کیا بارات پاکیشیا جائے گی"...... ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی نے بھی آہستہ سے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

" ہر ملک کی دولہن علیحدہ ہونی چاہئے تاکہ آدمی صحیح معنوں میں بین الاقوامی کہلا سکے"...... عمران نے کہا اور وہ سب آہستہ سے ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا تو انہوں نے نہ صرف آنکھیں بند کر لیں بلکہ اپنے جسموں کو بھی مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اندر آنے والے آٹھ افراد تھے۔ انہوں نے ایک ایک کر کے انہیں کاندھوں پر لادا اور کمرے سے نکل کر عقبی طرف کو بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بند سے راستے سے گزرتے ہوئے نیچے گئے اور تھوڑی دیر بعد انہیں ہوٹل کی عقبی طرف ایک خفیہ راستے سے باہر نکال کر ایک سٹیشن ویگن میں لاد دیا گیا اور پھر سٹیشن ویگن تیزی سے روانہ ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی سٹیشن ویگن کے عقبی حصے میں پڑے ہوئے تھے۔ سٹیشن ویگن میں ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان ایکریمی بیٹھا ہوا تھا جو ان کی طرف سے اس حد تک مطمئن تھا کہ اس نے سارے راستے ایک بار بھی پلٹ کر نہ دیکھا تھا۔ عمران اور

اس کے ساتھی چونکہ پہلے ہی اپنی تیاری مکمل کر چکے تھے اس لئے وہ بھی اطمینان سے بے ہوش بنے پڑے رہے تھے۔ پھر ایک عمارت میں داخل ہو کر سٹیشن ویگن رکی اور وہاں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایکریمیوں نے کاندھوں پر لاد کر ایک بڑے کمرے میں پہنچایا جہاں راڈز والی کرسیوں کی دو مختلف قطاریں موجود تھیں۔ انہیں ایک قطار میں موجود کرسیوں پر ڈال کر راڈز میں جکڑ دیا گیا اور عمران نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا کہ اس کے لئے انہوں نے سامنے والی دیوار میں موجود سوئچ پینل کو استعمال کیا تھا اور پھر ان میں سے سوائے تین افراد کے باقی باہر چلے گئے۔

"ان کی تلاشی لو اور جو سامان نکلے وہ سامنے میز پر رکھ دو"۔ ایک آدمی نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... دونوں نے کہا اور وہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے ان کی مخصوص خفیہ جیبوں تک کی تلاشی بڑے ماہرانہ انداز میں لی لیکن چونکہ عمران جانتا تھا کہ ریڈ ایجنسی کے افراد مکمل طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں اس لئے اس نے جو کچھ ان سے چھپانا تھا اس کا انتظام پہلے ہی کر رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیبوں سے صرف عام اسلحہ اور کاغذات کے علاوہ اور کچھ برآمد نہ ہوا تھا۔

"اچھی طرح تلاشی لے لی ہے ناں"...... حکم دینے والے نے کہا۔

"یس باس"...... دونوں نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے



کہا۔

"اوکے آؤ"...... اس آدمی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ساتھی بھی اس بڑے کمرے سے باہر نکل گئے اور جب دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور تقریباً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

"ان کرسیوں سے نجات کا کوئی طریقہ ہمیں پہلے سوچنا ہو گا کیونکہ سوئچ پینل کافی فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... عمران سمیت سب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوئچ پینل میری کرسی کے عین سامنے ہے اس لئے ان کی مین تار پہلے میری کرسی کے سامنے آ رہی ہو گی اور پھر یہاں سے ڈسٹری بیوٹ ہو کر باقی کرسیوں تک جا رہی ہو گی اس لئے اگر اس مین لائن کو توڑ دیا جائے تو یہ سارا سسٹم ہی آف ہو جائے گا"۔ خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اس مشن میں خاور کا ذہن خاصا تیز جا رہا ہے۔ تم ان لوگوں کے آنے سے پہلے تار کا بندوبست کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کر بھی لیا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایک بار پھر عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"کمال ہے۔ تم تو واقعی جادوگر بن چکے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بار نجانے کیوں یہ حیران کرنے والا کام اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے ڈال دیا ہے ورنہ آج تک تو ایسے کام آپ کے ذمے تھے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جلدی بتاؤ کیا کیا ہے تم نے۔ وہ لوگ آنے ہی والے ہوں گے۔ وہ ریڈ ایجنسی کے لوگ ہیں عام ایجنٹ نہیں ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اس سارے سسٹم کا مین چینل میری کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فرش میں انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے اور اس کے لئے نیگٹو کی تار کے لئے میری کرسی کا دایاں پایہ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ بلیک کلر کی تار کو باقاعدہ اس پائے کے ساتھ اس انداز میں منسلک کیا گیا ہے کہ جس سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ نیگٹو لائن ہے اور پائے کے ساتھ اس میں اتنا گیپ موجود ہے کہ میں پاؤں موڑ کر ایک ہی جھٹکے سے اسے آسانی سے توڑ سکتا ہوں اس طرح سارا سسٹم آف ہو جائے گا"...... خاور نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔



"گڈ شو۔ تو پھر تم تیار رہنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر اپنے جسم ڈھیلے چھوڑ دیئے البتہ عمران نے آنکھوں میں معمولی سی جھری بہرحال رکھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سوسن اور اس کے پیچھے ڈیوڈ اندر داخل ہوا۔ ان دونوں کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے تلاشی لینے کا حکم دیا تھا اور اس آدمی کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی اندر آئے اور پھر وہ دونوں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ سوسن، ڈیوڈ اور وہ حکم دینے والا آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ سٹارک"...... سوسن نے اس تلاشی کا حکم دینے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے جس کا نام سٹارک لیا گیا تھا جواب دیا اور اٹھ کر اس نے جیب سے ایک ٹارچ نما آلہ نکالا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے ٹارچ نما آلے کا چوڑا سرا عمران کی گردن پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔ عمران کو اپنے جسم میں ایک لمحے کے لئے لہریں سی گزرتی محسوس ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹارچ نما آلہ ہٹا لیا گیا۔ وہ آدمی عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے چوہان کی طرف مڑ گیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے

آنکھیں کھول دیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... عمران کا لہجہ ایکریمی ہی تھا اور اس کا لہجہ سنتے ہی سوسن کا چہرہ لٹک سا گیا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور ظاہر ہے انہوں نے بھی عمران کی طرح ایکریمی لہجے میں ہی حیرت کا اظہار کرنا تھا کیونکہ وہ بے ہوش تو تھے ہی نہیں اس لئے عمران کی آواز وہ سن رہے تھے اور پھر وہ عمران کے ساتھی تھے اور انہیں معلوم تھا کہ ان کا خصوصی میک اپ چیک نہ ہو سکے گا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو"...... سوسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ایکریمی ہوں۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے ڈیوڈ۔ یہ تو واقعی غیر متعلقہ لوگ ہیں اور اب انہیں واپس بھی نہیں بھجوایا جا سکتا اس لئے کیوں نہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں جلا دی جائیں"...... سوسن نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور کیا ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ کون لوگ



ہو تم۔ ہم تو سیاح ہیں۔ کون ہو تم"...... عمران نے اپنی اداکاری جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ یا تو تم اعتراف کر لو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے پھر تو تمہیں زندہ رکھا جا سکتا ہے اور تم سے بات چیت کی جا سکتی ہے ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... سوسن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ یعنی صرف اعتراف کر لینے سے ہماری زندگیاں بچ سکتی ہیں تو ہم ایک بار نہیں ایک ہزار بار اعتراف کرنے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ بات بتا رہی ہے کہ یہی اصل عمران ہے اس لئے مزید وقت نہ دو انہیں سوسن۔ فوراً گولیوں سے اڑا دو فوراً"...... ڈیوڈ نے یکلخت انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"فائرنگ۔ فائرنگ کر دو"...... سوسن نے بھی یکلخت چیختے ہوئے کہا تو دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے اپنے دائیں ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی کلائی میں موجود ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی سوسن، ڈیوڈ، سٹارک اور وہ دونوں مسلح افراد اس طرح نیچے گرے جیسے عمران نے واقعی جادو کی چھڑی گھما کر انہیں بے ہوش کر دیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ پہلے ہی مخصوص گولیاں استعمال کر چکے تھے اس لئے وہ بے ہوش ہونے سے بچ گئے

تھے۔

"خاور جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی تمام کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔

"گڈ شو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تار کو دوبارہ جوڑ دو اور سوسن، ڈیوڈ اور ان دونوں کو کرسیوں پر جکڑ دو اور باقی تینوں کی گردنیں توڑ دینا میں یہاں کا سروے کر لوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی مشین گن جھپٹی اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں ساتھ آؤں عمران صاحب"...... صدیقی نے دوسرے آدمی کی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں آ جاؤ لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے فائر نہیں کھولنا"۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ چونکہ عمران کو سٹیشن ویگن سے اٹھا کر اس کمرے تک پہنچایا گیا تھا اس وقت عمران ہوش میں تھا اس لئے آنکھوں میں موجود معمولی سی جھری سے وہ راستے کو چیک کرتا آیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس راہداری کا اختتام ایک اور راہداری میں ہو گا جو بیرونی برآمدے تک ہی جائے گی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس راہداری کے اختتام پر آ کر رک گیا۔ صدیقی بھی اس کے ساتھ ہی



رک گیا۔ عمران نے سر باہر نکالا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ راہداری خالی تھی البتہ دائیں طرف راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جس سے روشنی بھی باہر آ رہی تھی اور وہاں سے باتوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"تم باہر جاؤ گے اور اگر میری سمت سے تمہیں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو تم نے بھی باہر موجود افراد پر فائر کھول دینا ہے ورنہ وہیں چھپ کر کھڑے رہنا"...... عمران نے اسے اشارے سے راہداری کا وہ رخ بتاتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا جو بیرونی برآمدے میں نکلتا تھا۔

"عمران صاحب اگر آپ فائرنگ کی آوازوں کی وجہ سے کہہ رہے ہیں تو اس آدمی سٹارک کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود ہے"...... صدیقی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"پھر جا کر لے آؤ۔ جلدی کرو اس ڈیوڈ کی جیب بھی چیک کر لینا۔ جلدی آؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی مڑا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ عمران وہیں راہداری کے اختتام پر ہی رکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی اسی انداز میں دوڑتا ہوا آیا۔

"ڈیوڈ کی جیب میں بھی تھا اور اس سٹارک کی جیب میں

بھی"...... صدیقی نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ اب آسانی رہے گی"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو دیوار کے ساتھ فرش پر آہستہ سے رکھتے ہوئے کہا اور پھر سائیلنسر لگا مشین پسٹل پکڑے وہ راہداری سے باہر نکلا اور تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ صدیقی اسی انداز میں لیکن اس کی مخالف سمت میں چلا گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کھلے دروازے کی سائیڈ میں جا کر رک گیا۔ اس نے آہستہ سے اندر جھانکا تو ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں چند مشینیں دیوار میں نصب تھیں جن کے سامنے سٹولوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک سائیڈ پر ایک میز کے پیچھے کرسی پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تینوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسے فائرنگ کا ایک راؤنڈ اور چلانا پڑا اور تینوں تڑپتے ہوئے آدمی ساکت ہو گئے۔ عمران ان مشینوں کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ ان مشینوں کی ماہیت سمجھ گیا تھا۔ یہ اس عمارت کی بیرونی حفاظت کے لئے کام کر رہی تھیں۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر ابھی وہ راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ صدیقی بھی تیزی سے راہداری میں داخل



ہوا۔

"دو تھے باہر فنش کر دیئے ہیں"...... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ باقی چیکنگ مکمل کر لیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس پوری عمارت میں گھوم گئے لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"آؤ اب اس سوسن اور ڈیوڈ سے بھی مذاکرات ہو جائیں"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر وہ کمرہ تھا جس میں راڈز پر مشتمل کرسیاں تھیں۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود ان کے ساتھیوں نے پوچھا۔

"بیرونی طرف کی حفاظت تو مشینوں کے ذریعے ہو رہی ہے اس لئے باہر سے تو کوئی اندر نہیں آ سکتا البتہ ان کے علاوہ اس عمارت میں موجود پانچ افراد کو ہلاک کیا جا چکا ہے البتہ سوائے خاور کے باقی افراد یہاں کی مکمل تلاشی لیں۔ خاص طور پر آفس کی۔ یہ آفس شاید اس سوسن یا ڈیوڈ کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس لیبارٹری کے بارے میں یہاں مواد موجود ہو اور اگر لیبارٹری کے بارے میں نہ بھی ہوا تو عوام میں بہرحال جو سیٹ اپ انہوں نے کر رکھا ہو گا اس بارے بھی فائل موجود ہو گی۔ میں اس دوران اس سوسن اور ڈیوڈ سے مذاکرات مکمل کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"...... چوہان نے سٹارک اور مسلح افراد کی لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جن کی گردنیں توڑ دی گئی تھیں۔

"انہیں یہیں پڑا رہنے دو تاکہ سوسن اور ڈیوڈ دونوں کا دماغ ٹھکانے لگا رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان، صدیقی اور نعمانی سرہلاتے ہوئے بیرونی دروزے کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب اب انہیں ہوش کیسے آئے گا"...... خاور نے عمران سے پوچھا۔

"ان کے منہ میں پانی ڈالو یہ ہوش میں آجائیں گے ورنہ مجھے باقاعدہ گیس کا انٹی بھی ساتھ رکھنا پڑتا جو یقیناً ٹریس ہو جاتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور سرہلاتا ہوا ایک سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ایک بڑا سا ریک موجود تھا جس میں پانی کی بوتلیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ شاید ٹارچنگ کے بعد اسے ریلیف دینے کے لئے یہاں رکھا گیا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھولا اور پھر پہلے اس نے سوسن کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچ کر کھولے اور پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب پانی کی کچھ مقدار اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے یہی کارروائی ساتھ والی کرسی پر راڈز میں جکڑے ہوئے ڈیوڈ کے ساتھ دوہرائی اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے اٹھائے وہ واپس گیا۔ اس نے بوتل کرسی کے ساتھ فرش پر رکھی اور خود کرسی پر بیٹھ



گیا۔

"ان کی تلاشی تو لے لی تھی ناں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... خاور نے مختصر سا جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سوسن اور ڈیوڈ دونوں کے جسموں میں حرکت نمودار ہونی شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی ہوش میں آگئے۔ عمران خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ ان دونوں کے منہ سے ہی بیک وقت نکلا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ ہیوگو کی بھتیجی سوسن اور ہربرٹ کے شاگرد رشید ڈیوڈ کو مجھے راڈز میں جکڑنا پڑ گیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو سوسن اور ڈیوڈ دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم واقعی عمران ہو"...... ان دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

"ہاں۔ اب اپنا تعارف کرا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے کس طرح رہائی حاصل کر لی اور تم نے ہمیں بے حس کیسے کیا۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا"...... سوسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقیناً تمہارے انکل ہیوگو نے میرے متعلق کافی کچھ بریف کیا ہو گا اور ڈیوڈ کو تو ویسے بھی معلوم ہو گا کیونکہ اس کا استاد بھی مجھ سے کافی واقف تھا۔ اس کے باوجود مجھے حیرت ہے کہ تم دونوں نے انتہائی نالائقی کا ثبوت دیا ہے۔ تم نے کیا سمجھا تھا کہ مجھے سکوپ ریز کے میک اپ چیک کرنے والے کیمروں کے بارے میں علم نہ ہو گا اور میں تمہاری طرف سے ہونے والی نگرانی بھی چیک نہ کر سکوں گا اور اس کے بعد تم دونوں نے یہ حماقت کی کہ دونوں اصل چہروں میں وہاں ہوٹل میں آ گئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم مجھے کیسے پہچانتے ہو۔ میری تمہاری ملاقات تو اس وقت ہوئی تھی جب میں بچی تھی"...... سوسن نے کہا۔

"تم ابھی تک بچی ہو سوسن اور بچوں میں یہی نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیتے ہیں۔ تمہارا یہ بچگانہ پن ہی تھا کہ میں تمہیں پہچان نہ سکوں گا حالانکہ تمہارے چہرے کے مخصوص خدوخال ویسے کے ویسے ہی موجود ہیں"...... عمران نے کہا اور سوسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے"...... اچانک ڈیوڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"جو فیصلہ تم نے ہمارے بارے میں کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔



"وہ۔ وہ تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ تم مان ہی نہیں رہے تھے کہ تم علی عمران ہو اور تمہارا میک اپ بھی چیک نہ ہو رہا تھا اور بطور سیاح ہم تمہیں اغوا کرنے کے بعد زندہ واپس نہ بھیج سکتے تھے کیونکہ یہاں سیاحوں کے ساتھ غلط سلوک پر انتہائی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں"...... سوسن نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا تعلق تو ریڈ ایجنسی سے ہے جبکہ ہمارا ٹکراؤ ٹاپ ایجنسی سے تھا۔ پھر تم درمیان میں کیسے ٹپک پڑے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے لئے خصوصی طور پر ہمیں ڈیپوٹیشن میں ٹاپ ایجنسی میں بھیجا گیا ہے"...... سوسن نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری اہمیت حکومت کی نظروں میں خاصی ہے اس لئے اب میری بات سن لو کہ مجھے ریڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے وہ بنیادی فارمولا چاہئے جس میں پاکیشیا سے چرایا جانے والا کاسمک ایر الڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ بولو کیا تم یہ فارمولا حاصل کر کے مجھے دے سکتی ہو یا نہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"ہمارا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... سوسن نے جواب دیا۔

"اوکے پھر میں خود ہی اسے حاصل کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی

سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ خاموش
بیٹھا ہوا خاور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" خاور میں جا رہا ہوں انہیں فنش کر دو"...... عمران نے خاور
سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" سنو۔ سنو۔ ایک منٹ میری بات سنو"...... یکلخت سوسن نے
چیختے ہوئے کہا تو عمران جو دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا مڑا لیکن وہ
واپس نہ آیا۔

" میں تم دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کرنا چاہتا اس
لئے میں نے اپنے ساتھی کے ذمے یہ کام لگا دیا ہے۔ ویسے تمہارے
اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ سٹارک اور
اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں تمہارے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ میں
چاہتا تو تم دونوں کو بھی ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیتا لیکن میں
تمہیں زندگی بچانے کا آخری موقع دینا چاہتا تھا مگر تم نے یہ موقع بھی
گنوا دیا۔ آئی ایم سوری"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا
اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

" سنو۔ پلیز میری بات سنو۔ میں تم سے ہر قسم کا تعاون کرنے
کے لئے تیار ہوں"...... سوسن نے ہذیانی انداز میں کہا تو عمران
ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر
بے پناہ سنجیدگی تھی۔ خاور جس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین
پسٹل نکال لیا تھا پسٹل ہاتھ میں پکڑے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔



" یہ تمہارے لئے آخری موقع ہو گا مس سوسن اور مسٹر ڈیوڈ
کیونکہ میں مشن کے مقابل کسی رشتے کی پرواہ نہیں کیا کرتا اس لئے
میری طرف سے کسی رعایت کی امید مت رکھنا"...... عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سنو۔ میں یہ بات سو فیصد درست کہہ رہی ہوں کہ ہمارا کوئی
تعلق لیبارٹری کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے محل وقوع
کا علم ہے اور نہ بتایا گیا ہے۔ صرف اتنا ہمیں معلوم ہے کہ یہ
لیبارٹری لیک ویو شہر کے ساتھ پہاڑیوں میں کہیں موجود ہے۔ اب
تم خود بتاؤ کہ ہم تمہارے ساتھ کیا تعاون کر سکتے ہیں اور کس طرح
کر سکتے ہیں۔ ہم مکمل تعاون کریں گے"...... سوسن نے جلدی جلدی
بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹاپ ایجنسی کے چیف جیکسن کے ساتھ تو تمہاری بات چیت
ہوتی رہتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اگر میں نے اس سے لیبارٹری کے بارے میں
تفصیل پوچھی تو وہ نہیں بتائے گا"...... سوسن نے کہا۔

" اسے بتانی بھی نہیں چاہئے لیکن اس سے تمہارا رابطہ فون کے
ذریعے ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے"...... عمران نے کہا۔

" فون کے ذریعے"...... سوسن نے جواب دیا۔

" تو اس کا فون نمبر بتا دو۔ لیکن یہ سوچ کر بتانا کہ میں نے اسے
کنفرم کر لینا ہے اگر غلط بتایا تو"...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر

انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"میں درست بتا دیتی ہوں لیکن تم اس کا کیا کرو گے"۔ سوسن نے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ۔ باقی باتیں بعد میں"...... عمران نے کہا تو سوسن نے نمبر بتا دیا۔

"خاور جا کر فون یہاں لے آؤ"...... عمران نے خاور سے کہا تو خاور سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم نے سچوئیشن کیسے بدل لی تھی"۔ سوسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا کرو گی سن کر کیونکہ بہرحال تم اس طریقے کو استعمال نہیں کر سکتی"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"...... سوسن نے کہا۔

"جب تم دونوں ہوٹل میں آئے تو میں سمجھ گیا کہ ہماری نگرانی ریڈ ایجنسی کر رہی ہے اور لامحالہ تم دونوں کے اس طرح اچانک اٹھ جانے سے میں سمجھ گیا کہ اب تم ہمیں ہوٹل سے اغوا کر کے کسی ٹارچنگ روم میں لے جاؤ گی جہاں ہم سے پوچھ گچھ ہو گی اس لئے میں نے ایک ساتھی کو بھیج کر چند خصوصی چیزیں منگوا لیں۔ ان میں ایسی گولیاں بھی شامل تھیں جو ہم سب نے کھا لیں۔ ان گولیوں کی وجہ سے کئی گھنٹوں تک نہ ہمیں گیس سے بے ہوش کیا جا سکتا تھا اور نہ ریز سے۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے کف میں ایک



چھوٹا سا کیپسول بھی چھپا لیا تھا جو ظاہر ہے تلاشی کے دوران چیک نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جب تمہارے آدمی نے ہمیں بے ہوش کیا تو ہم ہوش میں رہے لیکن ہم چونکہ خود یہاں پہنچنا چاہتے تھے اس لئے ہم بے ہوشی کی اداکاری کرتے رہے۔ پھر ہمیں یہاں لایا گیا اور کرسیوں میں جکڑ دیا گیا۔ ان کرسیوں کا سسٹم چونکہ سامنے سوئچ پینل میں ہے اس لئے ظاہر ہے ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اسی بنا پر تم مطمئن تھے"...... عمران نے کہا تو اسی لمحے خاور اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون سیٹ تھا۔ اس نے فون سیٹ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"تو پھر تم نے کیا کیا"...... سوسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کارنامہ میرے ساتھی کا ہے۔ سوئچ پینل کے سامنے اس کی کرسی تھی اور وہاں سے مین لائن اس کی کرسی کے سامنے پہنچ رہی تھی اور پھر وہاں انڈر گراؤنڈ اس کا ڈسٹری بیوشن سسٹم بنایا گیا تھا۔ تاریں وہیں سے باقی کرسیوں میں جا رہی تھیں البتہ اس کی نیوٹرل تار اس کی کرسی کے پائے سے جوڑی گئی تھی۔ اس نے صرف اتنا کیا کہ وہ نیوٹرل تار بوٹ کی نو سے توڑ دی جس کے نتیجے میں سسٹم بریک ہو گیا اور ہم آزاد ہو گئے اور پھر اس نے دوبارہ یہ تار جوڑ دی تو سسٹم آن ہو گیا اور تم دونوں ان راڈز میں جکڑے ہوئے موجود ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوسن اور ڈیوڈ نے بے

اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم لوگ واقعی جادوگر ہو۔ مجھے اب یقین آگیا ہے "...... سوسن نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب میں نمبر پریس کرتا ہوں تم نے جیکسن سے بات کرتی ہے تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن میں اسے کیا کہوں گی"...... سوسن نے کہا۔

" جو مرضی آئے کہنا۔ میں بہرحال کنفرم ہونا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر پریس کر دیئے جو سوسن نے بتائے تھے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور سیٹ اٹھا کر وہ خود ہی سوسن کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس نے رسیور سوسن کے کان سے لگا دیا۔ پہلے تو گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سوسن بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ"...... سوسن نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو جیکسن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" سوسن بول رہی ہوں چیف "...... سوسن نے کہا۔



" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا ان لوگوں کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پانچ مشکوک افراد کے گروپ کو سکوپک ریز سے چیک کیا تھا لیکن وہ میک اپ میں نہ تھے لیکن چونکہ ان کے قدوقامت مشکوک تھے اس لئے میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی پورے شہر میں نگرانی کا جال بچھا ہوا ہے لیکن ابھی تک حتمی طور پر یہ لوگ ٹریس نہیں ہو سکے"...... سوسن نے جواب دیا۔

" میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم لیک ویو میں زیادہ چیکنگ کراؤ"...... جیکسن نے کہا۔

" وہاں بھی چیکنگ ہو رہی ہے جناب لیکن وہاں بھی ابھی کوئی مشکوک آدمی چیک نہیں ہو سکا"...... سوسن نے کہا۔

" پھر کس لئے کال کی ہے"...... جیکسن نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ آپ رپورٹ کے منتظر ہوں گے اس لئے میں آپ کو ساتھ ساتھ رپورٹ دے دوں"...... سوسن نے جواب دیا۔

" نہیں۔ اس طرح مجھے مت کال کرو جب کوئی خاص اور اہم بات ہو تب کال کرنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے سر"...... سوسن نے کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ اٹھائے وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

"اب تو کنفرم ہو گئے ہو کہ ہم نے تم سے تعاون کیا ہے"۔ سوسن نے کہا۔

"خاور ہماری تلاشی کے دوران ہمارے رومال بھی نکال لئے گئے تھے اور وہ سامنے میز پر پڑے ہیں ان میں سے دو رومال اٹھاؤ اور ان کے منہ میں ڈال دو"...... عمران نے خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا

"کیوں۔ کیوں کیا کرنا چاہتے ہو تم"...... سوسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ تم دونوں خاموش رہ سکو۔ یہ سب سے بے ضرر طریقہ ہے ورنہ دوسرے طریقے تمہیں ہمیشہ کے لئے بھی خاموش کر دیتے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاور مڑا اور پھر واقعی ان دونوں نے خود ہی منہ کھول دیئے۔ وہ ظاہر ہے عمران کی دھمکی کی مطلب سمجھ گئے تھے۔ خاور نے دونوں کے منہ میں رومال ٹھونس دیئے اور پھر واپس مڑ آیا۔

"ساتھیوں سے معلوم کرو کہ تلاشی کی کیا رپورٹ ہے"۔ عمران نے خاور سے کہا اور خاور خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تو کوئی مواد نہیں ملا البتہ ان کے لیک ویو میں سیٹ اپ کی تفصیل کے بارے میں فائل مل گئی ہے"۔ خاور نے واپس آکر بتایا۔

"وہ فائل لے آؤ"...... عمران نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا بیرونی



دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیک ویو کا یہاں سے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز دوبارہ سنائی دی جو پہلے سوسن کے فون کرنے پر سنائی دی تھی۔

"سوسن بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ"...... اس بار عمران نے سوسن کی آواز اور لہجے میں کہا تو سوسن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن ظاہر ہے منہ میں رومال ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سکتی تھی۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ اب کیا بات ہو گئی ہے"...... چند لمحوں بعد جیکسن کی تیز آواز سنائی دی۔

"جناب ایک اہم بات نوٹس میں آئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں کی دوسری طرف واقع آلونا میں دیکھے گئے ہیں۔ میں نے ویسے ہی احتیاطاً وہاں اپنے دو آدمی مقرر کر دیئے تھے۔ انہوں نے ابھی رپورٹ دی ہے اور میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ کیا

ادھر سے بھی لیبارٹری کو کوئی راستہ جاتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے انہیں کیسے شناخت کیا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"انہیں مشکوک سمجھا گیا تو ان کی ہوٹل کے کمرے میں ہونے والی گفتگو سنی گئی۔ اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ادھر سے لیبارٹری پہنچنے کا پلان بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں تک راستوں کا تعلق ہے تو ویسے تو ادھر سے راستہ نہیں ہے لیکن بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے راستہ بنا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"پھر میرا خیال ہے کہ میں ڈیوڈ اور اپنے گروپ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ جاؤں اور ان کا خاتمہ کر دوں"...... عمران نے سوسن کے لہجے میں کہا۔

"تمہارے وہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ عمران انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ آپ بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری تو مکمل طور پر سیلڈ ہے اور اس کے محل وقوع کا کسی کو بھی علم نہیں ہے اس لئے عمران زیادہ سے زیادہ ان پہاڑیوں پر



گھومتا رہے گا اور کیا کرے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن باس عمران نے لامحالہ اس لیبارٹری کا محل وقوع کسی نہ کسی طرح معلوم کر لیا ہو گا تب ہی وہ وہاں پہنچا ہے ورنہ اسے ادھر جانے کی کیا ضرورت تھی اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم اس خیال میں رہیں کہ وہ اس لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنا کام کر جائے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ لیک ویو سے اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں میں داخل ہو جاؤ اور جہاں گہرے سیاہ رنگ کی چٹانیں نظر آنے لگیں وہیں مورچہ بندی کر لو کیونکہ وہیں انڈر گراؤنڈ لیبارٹری ہے۔ اگر عمران نے محل وقوع معلوم کر بھی لیا ہو گا تو وہ بہرحال وہیں پہنچے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ اس نے دو گروپ نہ بنائے ہوں۔ ایک لیک ویو سے جائے اور دوسرا آلونا سے اور وہ عین تمہارے سروں پر پہنچ جائیں اس لئے تم نے لیک ویو میں ہر طرح کی چیکنگ جاری رکھنی ہے اور اہم بات یہ ہے کہ اسے سنبھلنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے"۔ جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہاں اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دیتی رہنا۔ میں اپنی مخصوص فریکونسی تمہیں بتا دیتا ہوں"...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"یس سر"...... عمران نے سوسن کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ خاور اس دوران فائل لے کر واپس آ چکا تھا۔ عمران کے رسیور رکھنے پر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں صرف چار ورق تھے۔ عمران انہیں پڑھتا رہا پھر اس نے فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"اب ان کے منہ سے رومال نکال لو"...... عمران نے خاور سے کہا اور خاور نے اٹھ کر اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"تم۔ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ میں نے سنا ہوا تو تھا کہ تم آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے کے ماہر ہو لیکن میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم عورت کی آواز اور لہجے کی بھی اتنی کامیاب نقل کر سکتے ہو"...... سوسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ تو سن لیا کہ میں نے تمہارے چیف جیکسن سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے۔ اب میری بات غور سے سنو لو۔ اس کے بعد تم جو فیصلہ کرو گی اس میں تمہاری اور ڈیوڈ کی زندگی کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے مفادات بھی شامل ہوں گے۔ اگر میں اس لیبارٹری تک پہنچ گیا تو پھر میں صرف فارمولا حاصل نہیں کروں گا بلکہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دوں گا اس طرح ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ اس لیبارٹری میں ایکریمیا کا



سب سے قیمتی اور سب سے اہم اور خفیہ پی ایکس میزائل تیار کیا جا رہا ہے اور لیبارٹری تباہ ہونے کا مطلب ہے کہ اس پر کام کرنے والے سائنس دان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں یہ میزائل دوبارہ تیار نہ کیا جا سکے گا اور مجھے یا پاکیشیا کو اس میزائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں صرف اس بنیادی فارمولے کی کاپی چاہئے کیونکہ ہم نے پاکیشیا سے ملنے والے کاسمک ایمرالڈ کو اپنے ملک کے دفاع میں استعمال کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس فارمولے کو استعمال کرتے ہوئے ہلکی پاور کا ایسا ایندھن تیار کیا جا سکے جو ہمارے ملک کے دفاع میں شامل عام میزائلوں اور طیاروں کی رفتار کو اس حد تک بڑھا دے کہ وہ ہمارے دشمن ملک کے اینٹی میزائل سسٹم اور طیارہ شکن سسٹم سے حتمی طور پر بچ سکیں اس لئے اب تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو۔ اگر تو تم لیبارٹری تباہ کرانا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا اور اگر نہیں چاہتی تو پھر ہمیں فارمولا مہیا کرا دو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہاری واقعی یہی نیت ہے تو میں تم سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سب تمہیں بتانا ہو گا کہ تم مجھ سے کس قسم کا تعاون چاہتے ہو"...... سوسن نے کہا۔

"مجھے فارمولا چاہئے اس لئے اب یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہو گا کہ تم کیا کر سکتی ہو اور کیا نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں فارمولا کیسے حاصل کر سکتی ہوں جبکہ میرا کسی طرح بھی اس لیبارٹری سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکسن کا رابطہ لامحالہ لیبارٹری سے بھی ہو گا اور اس ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے بھی اس لئے تم جیکسن کے ذریعے یہ فارمولا حاصل کر سکتی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جیکسن میرے کہنے پر تو فارمولا وہاں سے نہیں منگوا سکتا۔ وہ ٹاپ ایجنسی کا خود مختار چیف ہے جبکہ میں اور میرا سیکشن ڈیپوٹیشن پر ٹاپ ایجنسی کی مدد کر رہا ہے"...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جیکسن سے تمہاری ملاقات نہیں ہوتی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوتی ہے مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ میرے لئے فارمولا حاصل کرے گا"...... سوسن نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم جیسی خوبصورت لڑکی سے ملاقات کے بعد جیکسن تمہاری بات ماننے سے انکار کر دے۔ ایک فارمولے کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں وہ تو تمہارے لئے آسمان سے تارے بھی توڑ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں تمہارے مشرق میں ہوں گی یہاں مغرب میں نہیں ہوتیں"...... سوسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔



"یہ ملاقات لازماً اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہوتی ہو گی اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ ٹاپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بھی ٹاسوام میں ہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ مجھے تو تمہاری باتیں سمجھ میں نہیں آ رہیں"...... سوسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس ٹاپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ ساری باتیں تم نے اس لئے کی ہیں۔ اب میں سمجھ گئی ہوں تم ہماری طرح جیکسن پر قابو پا کر اس کی آواز میں یہ فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن یہ تمہاری بھول ہے میں تمہیں کسی صورت میں بھی اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی"...... سوسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم ہو جانے کے بعد میں ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ انکوائری یا ایکس چینج سے یہ فون نمبر بتا کر مقام کے بارے میں معلوم کر لو گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ ایسے فون سپیشل ہوتے ہیں جن کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا اور نہ

کسی کو اس کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے اور ٹرانسمیٹر فریکونسی سے تم کال تو کر سکتے ہو لیکن یہ جگہ معلوم نہیں کر سکتے"۔ سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے کہ میں ٹرانسمیٹر فریکونسی سے مقام کا پتہ نہیں لگا سکتا لیکن یہ بعد کی بات ہے۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ تم بتا دو اور پھر میرے ساتھ چل کر جیکسن کو مجبور کرو کہ وہ مجھے فارمولا مہیا کر دے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں ایکریمیا کے مفادات سے غداری نہیں کر سکتی"۔ سوسن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لیکن جب ایکریمیا کی لیبارٹری تباہ ہو جائے گی پھر"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... سوسن نے جواب دیا۔

"اوکے پھر جو فوری طور پر ممکن ہو سکتا ہے اسے تو ممکن بنا دیں۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔ خاور حکم کی تعمیل کر دو"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا آپ میری ایک بات سنیں گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ڈیوڈ نے کہا تو عمران چونک کر ڈیوڈ کی طرف مڑ گیا۔

"کون سی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر میں آپ سے وعدہ کر لوں کہ میں وہ فارمولا آپ کو مہیا کروں گا تو کیا آپ مجھ پر اعتماد کر لیں گے"...... ڈیوڈ نے کہا۔



"ڈیوڈ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... سوسن نے ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں۔ یہ لیبارٹری بھی تباہ کر سکتے ہیں اور چیف جیکسن کے ہیڈ کوارٹر کا بھی پتہ معلوم کر سکتے ہیں اور عمران صاحب کی یہ بات بھی درست ہے کہ اگر پی ایکس میزائلوں کی لیبارٹری تباہ کر دی گئی تو ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا جبکہ اس فارمولے کی کاپی دینے سے ایکریمیا کا براہ راست کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ پاکیشیا اس قدر ترقی یافتہ نہیں ہے کہ پی ایکس میزائل تیار کر سکے اس لئے فارمولا پاکیشیا کو مل جانے کے بعد بھی ایکریمیا کو کوئی نقصان نہیں ہو گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف جیکسن کسی صورت بھی اسے گوارا نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ فارمولا دینے پر تیار ہو گا۔ الٹا ہم پر غداری کے الزام میں مقدمہ بنا دے گا"...... سوسن نے کہا۔

"عمران صاحب میں یہ فارمولا واقعی آپ کو دلوا سکتا ہوں لیکن اس کے لئے آپ کو مجھ پر اور سوسن پر اعتماد کرنا ہو گا"...... ڈیوڈ نے اس بار سوسن کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں کیا ہے"...... عمران نے

"ایکریمیا کے سیکرٹری دفاع سرگرفتھ میرے قریبی عزیز بھی ہیں اور وہ انتہائی سمجھ دار بھی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بات سمجھ جائیں گے اور اگر انہوں نے احکامات دے دیئے تو جیکسن بھی کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ان کا آفس تو ولنگٹن میں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہیں ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اور تمہیں وہاں جانے اور یہ بات کرنے کے لئے کافی وقت لگ جائے گا جبکہ اس ہیڈ کوارٹر سے باہر ہماری انتہائی شدت سے تلاش جاری ہے اور ہم یہاں بھی زیادہ دیر نہیں رک سکتے"...... عمران نے کہا۔

"آپ میرے ساتھ ولنگٹن چلے چلیں میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خصوصی چارٹرڈ طیارے سے وہاں لے جا سکتا ہوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ایک شرط پر کہ سوسن بھی ساتھ چلے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی چلنے کے لئے تیار ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ تمہیں یہاں ٹاسوام میں اپنے آدمیوں کو ہماری تلاش روکنے کا حکم دینا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں دے دیتی ہوں"...... سوسن نے فوراً ہی رضامند ہوتے



ہوئے کہا۔

"فون پر بات ہوگی یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے پوچھا۔

"فون پر"...... سوسن نے جواب دیا۔

"نمبر بتاؤ میں بات کراتا ہوں"...... عمران نے کہا تو سوسن نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے فون سیٹ خاور کی طرف بڑھا دیا۔ خاور نے سوسن کے قریب جا کر فون کا رسیور اس کے کان اور منہ سے لگا دیا۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری ابھی ابھی حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران سمیت آلونا میں چیک کی گئی ہے اس لئے یہاں ان کی تلاش کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ تم اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دو"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن کیا وہ لوگ جنہیں ہوٹل شیزو سے پہنچایا گیا تھا اصل نہ تھے"...... ہنری نے کہا۔

"نہیں۔ وہ واقعی سیاح ہیں اور میں نے ان سے معذرت کر لی ہے اور انہوں نے معذرت قبول بھی کر لی ہے اس لئے اب وہ آزاد ہیں"...... سوسن نے کہا۔

"اوکے مادام۔ میں پورے سیکشن کو ہدایات جاری کر دیتا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"میں ڈیوڈ کے ساتھ ایک ضروری کام کے سلسلے میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن جا رہی ہوں اس لئے تم نے اب خود ہی یہاں کا خیال رکھنا ہے"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سوسن کے اشارے پر خاور نے رسیور ہٹا کر کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

"سیکرٹری دفاع سر گرفتھ کا فون نمبر بتاؤ ڈیوڈ تاکہ میں تمہاری ان سے بات کرا کر کنفرم ہو جاؤں کہ تمہارے واقعی ان سے قریبی تعلقات ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اسے دو نمبر بتا دیئے۔

"اس وقت وہ یا اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے یا وی آئی پی کلب میں۔ پہلا نمبر ان کے گھر کا ہے اگر وہاں نہ ہوں تو دوسرا نمبر پریس کرنا"...... ڈیوڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون اٹھا کر وہ خود ڈیوڈ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ خاور اس کے ساتھ تھا۔ اس نے فون پیس ڈیوڈ کے کان سے لگا دیا تو ڈیوڈ نے گردن موڑ کر اسے سنبھال لیا جبکہ فون سیٹ خاور نے پکڑ لیا تھا۔ عمران نے اس پر وہ نمبر پریس کر دیئے جو سیکرٹری دفاع کی رہائش گاہ کے تھے۔

"یس"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"میں ڈیوڈ رانسن بول رہا ہوں۔ انکل موجود ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ کلب چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔



"اوکے"...... ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کلب کے نمبر پریس کر دیئے۔

"وی آئی پی کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈیوڈ رانسن بول رہا ہوں ٹاسوام سے۔ سر گرفتھ میرے انکل ہیں میں نے ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گرفتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف کی آوازیں بخوبی سنائی دے رہی تھیں۔

"انکل میں ڈیوڈ بول رہا ہوں ٹاسوام سے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"میں آپ سے کل آفس میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ انتہائی ضروری اور اہم مسئلہ ہے۔ میرے ساتھ سوسن بھی ہو گی اور ایک مہمان بھی"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن بات کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ"...... سیکرٹری دفاع کے لہجے میں تشویش تھی۔

"انکل تشویش کی کوئی بات نہیں ہے البتہ یہ بات اکریمیا کے

مجموعی مفاد کے سلسلے میں ہے اور آپ سے ڈسکشن کرنی ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن مجھے تو اطلاع دی گئی تھی کہ سوسن اور تمہاری ڈیوٹی ریڈ زیرو لیبارٹری کی حفاظت کے سلسلے میں لگائی گئی ہے۔ کیا اس سلسلے میں بات کرنی ہے تم نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں اسی سلسلے میں۔ لیکن میں فون پر یہ بات نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی اہمیت بھی بے پناہ ہے اور اسے تفصیلی طور پر ڈسکس کرنا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ آ جانا میں کہہ دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... ڈیوڈ نے کہا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر رسیور بھی ڈیوڈ کے کان سے علیحدہ کر کے اس نے کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہے"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد مارے جا چکے ہیں ظاہر ہے تمہاری اور سوسن کی عدم موجودگی میں یہ بات سامنے آ جائے گی اور اس طرح جیکسن تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو وہ میں سنبھال لوں گی۔ یہ میرے سیکشن



کے آدمی ہیں جیکسن سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے"...... سوسن نے کہا۔

"شرط یہی ہے کہ تمہیں فوراً یہاں سے ہمارے ساتھ ولنگٹن روانہ ہونا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم تیار ہیں"...... ڈیوڈ اور سوسن دونوں نے کہا۔

"خاور انہیں رہا کر دو"...... عمران نے خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا۔

جیکسن ناسوام کے ایک کلب میں اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا
اپنے ایک دوست کے ساتھ گپ شپ کرنے اور شراب پینے میں
مصروف تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ دفتر سے اٹھ کر سیدھا یہاں آ
جایا کرتا تھا اور پھر رات گئے واپس اپنی رہائش گاہ پر جاتا تھا۔ چونکہ
اس نے شادی نہ کی تھی اس لئے اسے بیوی بچوں کے بارے میں
کوئی فکر نہ تھی اور وہ آزاد زندگی بسر کرنے کا قائل تھا۔ اس کا یہ
دوست بھی ایک سیکرٹ ایجنسی سے متعلق تھا۔ وہ ایکریمیا کی ایک
دور دراز ریاست میں ڈیوٹی دیتا تھا لیکن اس کا آبائی وطن ناسوام ہی تھا
اور وہ ان دنوں چھٹیوں پر ناسوام آیا ہوا تھا اس لئے آج کل وہ کلب
میں جیکسن کے ساتھ گپ شپ اور شراب نوشی میں مشغول رہتا تھا۔
اس کا نام جیکی مارٹن تھا۔
" تم ان دنوں مجھے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان لگتے ہو



جیکسن۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... اچانک جیکی مارٹن نے کہا تو
جیکسن چونک پڑا۔
" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ان دنوں میرے اعصاب پر
ایک کیس سوار ہے اور جب تک یہ ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک
مجھے سکون نہیں آئے گا"...... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" لیکن تمہاری تو ساری زندگی کیسوں پر ہی کام کرتے گزر گئی
ہے۔ پھر یہ کیسا کیس ہے جس کی وجہ سے تم اس قدر پریشان
ہو"...... جیکی مارٹن نے کہا۔
" پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں
کچھ جانتے ہو"...... جیکسن نے کہا تو جیکی مارٹن محاورتاً نہیں بلکہ
حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔
" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اس کیس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس اور عمران سے ہے"...... جیکی مارٹن نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
" ہاں اور تمہارے اس طرح اچھلنے سے میں سمجھ گیا ہوں کہ تم
بھی انہیں اچھی طرح جانتے ہو اس لئے کم از کم تمہیں یہ بتانے کی
ضرورت نہیں رہی کہ میں اس کیس میں کیوں پریشان ہوں"۔
جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" لیکن ٹاپ ایجنسی کا دائرہ کار تو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں کو
مخصوص سامان سپلائی تک محدود ہے۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے کیا تعلق بن گیا"...... جیکی مارٹن نے کہا تو جیکسن نے اسے مختصر طور پر شروع سے لے کر اب تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ ریڈ ایجنسی کے چیف نے سوسن اور ڈیوڈ کو ان کے مقابل لا کر حماقت کی ہے جیکسن۔ میرا تعلق فیلڈ سے ہے اور میں کئی بار ان لوگوں سے ٹکرا چکا ہوں اور میں سوسن اور ڈیوڈ کو بھی جانتا ہوں۔ گو ان کی کارکردگی کی ان دنوں دھومیں ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بہرحال عمران کے سامنے بچے ہیں۔ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے"...... جیکی مارٹن نے حتمی لہجے میں کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ جب چیف آف ریڈ ایجنسی نے سوسن کے سیکشن کو ڈیپوٹیشن پر بھجوایا تو میں نے اس سے بات کی تھی اس نے مجھے بتایا کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق اول تو سوسن اور ڈیوڈ دونوں بے حد تیز ذہین اور فعال ایجنٹ ہیں اس کے باوجود چونکہ سوسن ہیوگو کی بھتیجی ہے اور ڈیوڈ ہربرٹ کا شاگرد ہے اس لئے اگر وہ پھنس بھی گئے تب بھی عمران انہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ اس طرح وہ بچ جائیں گے اور پھر عمران کے مقابل آسکیں گے۔ اس پر میں نے سیکرٹری دفاع سے بات کی تو انہوں نے بھی سوسن اور ڈیوڈ کی بے حد تعریف کی۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا تھا"۔ جیکسن نے کہا۔



" لیکن تمہاری پریشانی بتا رہی ہے کہ تم عمومی طور پر نہیں بلکہ کسی خاص وجہ سے پریشان ہو۔ مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔ تمہارا راز بہرحال راز ہی رہے گا۔ تم مجھے جانتے تو ہو"...... جیکی مارٹن نے کہا تو جیکسن نے ایک طویل سانس لیا۔

" تمہاری نظریں واقعی بے حد تیز ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے آفس میں سوسن کا فون ملا۔ اس نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آلونا میں چیک کیا گیا ہے۔ میں بے حد حیران ہوا۔ بہرحال میں نے اسے تو کچھ نہیں کہا البتہ میں نے آلونا میں اپنے ایک ایجنٹ سے بات کی۔ کیونکہ میں نے وہاں اسے ویسے بھی الرٹ رہنے کا کہا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ آلونا میں تو گذشتہ دو روز سے کرفیو نافذ ہے کیونکہ وہاں کے دو مقامی قبائل میں انتہائی خونریز تصادم ہوا تھا جس میں بے حد ہلاکتیں ہوئیں اس لئے آلونا میں کرفیو نافذ کر کے اسے سیل کر دیا گیا ہے۔ کسی کے وہاں آنے یا کسی کے وہاں سے باہر جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں اپنے ایجنٹ کی یہ بات سن کر بے حد حیران ہوا۔ میں نے فون پر سوسن کے ہیڈ کوارٹر بات کی لیکن وہاں سے کسی نے کال ہی اٹنڈ نہ کی۔ میں نے اس کے خاص آدمی ہنری کو کال کیا تو ہنری نے مجھے بتایا کہ سوسن نے اسے بھی یہی بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آلونا میں ٹریس ہو چکی ہے اس لئے وہ ان کی یہاں تلاش بند کر دے لیکن اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے کہ سوسن نے اسے کہا ہے کہ وہ فوری

طور پر انتہائی ایمرجنسی کام کے لئے ولنگٹن جا رہی ہے۔ میں اس کی یہ بات سن کر الجھ گیا لیکن ظاہر ہے اس کے کسی کام میں کوئی رکاوٹ تو نہیں ڈال سکتا اس لئے اب مجھے اس کی واپسی کا انتظار ہے۔ پھر ہی اس سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ اس طرح اچانک ولنگٹن کیوں گئی ہے اور آلونا کے بارے میں اسے اطلاع کس نے دی ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے جیکسن کہ سوسن عمران کے ہاتھوں ٹریپ ہو چکی ہے"...... جیکی مارٹن نے کہا تو جیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس فقرے سے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش بند کر دی جائے"...... جیکی مارٹن نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی چیکنگ کیسے کی جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"اس کے آدمی ہنری سے میری بات کراؤ۔ ابھی سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... جیکی مارٹن نے کہا۔

"لیکن تم کس حیثیت سے بات کرو گے"...... جیکسن نے کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے نمائندہ کے طور پر"...... جیکی مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکسن بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ویٹر اندر داخل ہوا۔



"فون لے آؤ"...... جیکسن نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک موبائل فون سیٹ تھا۔ جیکسن نے اس سے فون سیٹ لیا اور پھر اس کے واپس جانے کے بعد اس نے اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہا ہوں ہنری"...... جیکسن نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل ایجنسی کے نمائندے جیکی مارٹن سے بات کرو وہ اس مشن کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں"...... جیکسن نے کہا اور فون پیس اس نے جیکی مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"مسٹر ہنری میں سپیشل ایجنسی کا سپیشل نمائندہ بول رہا ہوں۔ مجھے فوری طور پر سوسن سے بات کرنی ہے جبکہ آپ نے جیکسن صاحب کو بتایا ہے کہ وہ ولنگٹن چلی گئی ہیں"...... جیکی مارٹن نے کہا۔

"یس سر۔ انہوں نے خود مجھے فون کر کے بتایا ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"کیا ان کے ہیڈ کوارٹر میں ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں رہتا"...... جیکی مارٹن نے پوچھا۔

"رہتے ہیں سر۔ سٹارک وہاں کا انچارج ہے۔ اس کے علاوہ بھی چار پانچ افراد وہاں کام کرتے ہیں"...... ہنری نے جواب دیا۔

"پھر وہاں سے فون اٹنڈ کیوں نہیں کیا جا رہا"...... جیکی مارٹن نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب کہ وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا جائے"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم خود وہاں فون کرو ہم دس منٹ بعد تمہیں پھر فون کریں گے"...... جیکی مارٹن نے کہا اور فون آف کر دیا۔ پھر دس منٹ بعد جیکسن نے دوبارہ کال کی۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری کی آواز سنائی دی۔

"کیا نتیجہ رہا ہنری کال کرنے کا"...... جیکسن نے پوچھا۔

"سر واقعی وہاں سے کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"...... ہنری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر"...... جیکسن نے پوچھا۔

"سر ٹاور روڈ پر تھرٹی تھری اے نمبر کوٹھی میں"...... ہنری نے کہا۔

"تم وہاں پہنچ جاؤ میں اور جیکی مارٹن بھی وہاں پہنچ رہے ہیں"۔ جیکسن نے کہا۔



"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکسن نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ حالات معمول پر نہیں ہیں"۔ جیکسن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جیکی مارٹن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ہی کار میں سوار تیزی سے ٹاور روڈ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ٹاور روڈ پر تھرٹی تھری اے ایک درمیانے درجے کی کوٹھی تھی جس کا بڑا گیٹ بند تھا۔ جیکسن نے کار گیٹ کے سامنے روک دی۔ اسی لمحے ان کے عقب میں ایک کار رکی اور پھر اس میں سے ہنری اپنے دو ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا جبکہ جیکسن اور جیکی مارٹن بھی نیچے اتر آئے۔ ہنری نے ان دونوں کو سلام کیا۔

"بیل دو"...... جیکسن نے کہا تو ہنری نے آگے بڑھ کر بیل دی لیکن جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ ملا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرے خیال کے مطابق اندر کوئی موجود نہیں ہے"...... جیکی مارٹن نے کہا۔

"حفاظتی انتظامات بھی آن نہیں ہیں۔ میں آدمی بھیجتا ہوں سر پچھلی طرف سے"...... ہنری نے کہا اور جیکسن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اپنے آدمیوں کی طرف مڑا جو ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔

"راکی عقبی طرف سے اندر جاؤ اور پھاٹک کھولو"...... ہنری نے ایک آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا وہ سائیڈ گلی میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھل گیا۔

"اندر تو کوئی موجود نہیں ہے باس"...... راکی نے پھاٹک کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھاٹک تو اندر سے ہی بند ہے"۔ ہنری نے کہا۔

"باس عقبی دروازہ باہر سے بند تھا"...... راکی نے کہا۔

"اوہ"...... ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس دوران جیکسن اور جیکی مارٹن تیزی سے پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ہنری اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے اندر داخل ہوا جبکہ ان دونوں کی کاریں وہیں باہر کھڑی رہ گئیں۔

"یہاں مشین روم اور ریڈ روم میں خون کے دھبے موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"یہاں برقی بھٹی موجود ہے"...... جیکی مارٹن نے ہنری سے پوچھا۔

"یس سر"...... ہنری نے جواب دیا۔



"آؤ اسے چیک کریں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کچھ افراد ہلاک ہوئے ہیں جن کی لاشیں جلا دی گئی ہیں"...... جیکی مارٹن نے کہا اور پھر وہ سب ہنری کی رہنمائی میں ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بڑی سی برقی بھٹی موجود تھی جو بند تھی۔

"اس کا ڈھکن ہٹاؤ"...... جیکسن نے کہا تو ہنری نے سائیڈ بٹن پریس کر کے اس کا ڈھکن ہٹایا۔

"اوہ۔ اس میں کافی مقدار میں راکھ موجود ہے۔ پانچ چھ افراد لازماً اس میں جلائے گئے ہیں"...... جیکی مارٹن نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن مادام نے تو کہا تھا کہ اس نے سیاحوں کو آزاد کر دیا ہے پھر یہ راکھ"...... ہنری نے کہا تو جیکسن اور جیکی مارٹن دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"سیاحوں کو۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ہنری نے مشکوک افراد کے گروپ کو ہوٹل شیزو سے اغوا کرنے اور یہاں چھوڑ جانے سے لے کر سوسن کی کال میں کہے ہوئے الفاظ سب کچھ بتا دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خاص گیم کھیلی گئی ہے"...... جیکسن نے کہا اور تیزی سے اس کمرے سے نکل کر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایئر پورٹ انکوائری "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے جیکی مارٹن نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" چارٹرڈ سیکشن کے مینجر سے بات کراؤ میں ٹاپ ایجنسی کا چیف بول رہا ہوں "...... جیکسن نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو سر مارگ بول رہا ہوں سر۔ مینجر چارٹرڈ سیکشن "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" مس سوسن اور مسٹر ڈیوڈ نے طیارہ ولنگٹن کے لئے چارٹرڈ کرایا تھا کیا آپ کو معلوم ہے "...... جیکسن نے پوچھا۔

" یس سر۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر تھا اور میں مس سوسن اور مسٹر ڈیوڈ سے اچھی طرح واقف ہوں سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنے افراد گئے ہیں طیارے پر "...... جیکسن نے پوچھا۔

" مس سوسن، مسٹر ڈیوڈ کے علاوہ پانچ ایکریمی تھے سر۔ کل سات افراد تھے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" طیارے نے کس وقت فلائی کیا ہے "...... جیکسن نے پوچھا۔

" وہ تو جناب ولنگٹن پہنچ چکا ہے اور وہاں سے اطلاع موصول بھی ہو چکی ہے "...... مینجر نے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ "...... جیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی پانچ ایکریمین تھے جنہیں ہنری نے



اغوا کر کے یہاں پہنچایا تھا اور یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے لیکن وہ ولنگٹن کیوں گئے ہیں "...... جیکسن نے کہا۔

" کیا یہاں سے ہونے والی فون کال کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے ہنری "...... جیکی مارٹن نے ہنری سے پوچھا۔

" یس سر۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کا انتظام لازمی ہوتا ہے "۔ ہنری نے کہا۔

" ساری ٹیپس لے آؤ اور ٹیپ ریکارڈر بھی "...... جیکی مارٹن نے کہا اور ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم درست کہہ رہے تھے جیکی صورت حال واقعی پلٹ چکی ہے "...... جیکسن نے کہا۔ وہ اب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" میں تمہیں پیشگی بتا سکتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ سوسن اور ڈیوڈ نے انہیں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا ہو گا پھر انہیں ہوش میں لایا گیا ہو گا اور انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں سچوئیشن تبدیل کر لی ہو گی اور سوسن اور ڈیوڈ کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ پھر اس نے انہیں راڈز میں جکڑ دیا ہو گا اس کے بعد ان کے درمیان یقیناً کوئی سودے بازی ہوئی ہو گی جس کی وجہ سے وہ ولنگٹن گئے ہیں۔ ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ ہنری اور تمہیں جو کال کی گئی ہو وہ سوسن کی بجائے عمران نے کی ہو۔ وہ ایسے کاموں کا ماہر ہے "...... جیکی مارٹن نے کہا۔

" لیکن یہ بات بہرحال طے ہے کہ سوسن اور ڈیوڈ اپنی مرضی سے

ان کے ساتھ گئے ہیں ورنہ وہ لامحالہ کچھ نہ کچھ کرتے۔ وہ ریڈ ایجنسی کے انتہائی تیز ایجنٹ ہیں کوئی عام افراد نہیں ہیں"...... جیکسن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس عمران نے انہیں کوئی خاص چکر دیا ہو۔ وہ ایسے کاموں کا بھی ماہر ہے"...... جیکی مارٹن نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہنری کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر تھا۔

"ایک ہی ٹیپ ہے میں نے اسے ایڈجسٹ کر دیا ہے"۔ ہنری نے کہا۔

"آن کرو اسے"...... جیکسن نے کہا تو ہنری نے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈر سے سوسن کی آواز برآمد ہوئی۔ دوسری طرف سے بات کرنے والا ہنری تھا۔ وہ خاموش بیٹھے یہ سب سنتے رہے پھر وقفے کے بعد ایک اور کال سنائی دینے لگی۔ اس بار بات کرنے والا ڈیوڈ تھا۔ یہ کال سیکرٹری ڈیفنس سر گرفتھ کو کی جا رہی تھی اور جیکسن نے اس کال کو سنتے ہی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جب کال ختم ہو گئی تو ہنری نے ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔

"اب یہ بات کلیئر ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈیوڈ اور سوسن کے ہمراہ سیکرٹری ڈیفنس کو ملنے ولنگٹن گئے ہیں"...... جیکی مارٹن نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔



"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ٹاپ ایجنسی کا چیف جیکسن بول رہا ہوں سیکرٹری صاحب سو تو نہیں گئے"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں سر۔ وہ اپنے آفس میں کام کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ان سے میری بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی"...... جیکسن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گرفتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری صاحب کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہا ہوں سر۔ چیف آف ٹاپ ایجنسی فرام ٹاسوام"۔ جیکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ اس وقت کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا گیا تو جیکسن نے انہیں مختصر طور پر سوسن اور ڈیوڈ کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن روانگی اور یہاں ہونے والے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ لیکن ڈیوڈ نے تو مجھے کہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی اہم بات مجھ سے کرنا چاہتا ہے۔ اس نے سوسن کی تو بات کی

تھی لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا تھا"۔ سیکرٹری صاحب نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" سر جہاں تک میرا خیال ہے ان لوگوں نے ڈیوڈ اور سوسن کو کوئی خاص چکر دیا ہے اور ان لوگوں کا یہ خاص طریقہ ہے کہ وہ آپ جیسے اعلیٰ افسر کو کور کر کے ان کی مدد سے اپنا مشن مکمل کراتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ سر وہ آپ کو کسی انداز میں بریف کر کے پی ایکس میزائل کا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کریں"...... جیکسن نے کہا۔

" ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اب کیا کرنا چاہئے"...... سیکرٹری صاحب نے کہا۔

" سر آپ ان سے ملاقات کہاں کریں گے"...... جیکسن نے پوچھا۔

" میں نے اسے صبح آفس آنے کا کہا ہے"...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

" آپ ان سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات نہ کریں۔ صبح تک میں انہیں ٹریس کر لوں گا"...... جیکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے پھر صبح تم مجھے پہلے کال کر کے حالات بتا دینا پھر میں آفس جاؤں گا"...... سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر"...... جیکسن نے کہا۔

" اوکے تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ گڈ شو"۔ دوسری



طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکسن نے رسیور رکھ دیا۔

" مجھے بھی فوراً اب ولنگٹن جانا ہو گا"...... جیکسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا میں تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں"...... جیکی مارٹن نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے چارٹرڈ طیارے سے ہی جانا ہے اکٹھے چلے چلتے ہیں۔ میں وہاں واقعی سپیشل ایجنسی سے کام لے کر ان کو کور کروں گا"...... جیکسن نے کہا اور جیکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب آپ یہ کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب اس وقت ولنگٹن کے ہوٹل گرینڈ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ ایئر پورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے جبکہ ڈیوڈ اور سوسن ایئر پورٹ سے ہی علیحدہ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تھے البتہ عمران سے ان کی یہ بات طے ہو گئی تھی کہ ڈیوڈ کل سیکرٹری دفاع سے ملاقات کرے گا اور پھر جو نتیجہ بھی نکلے گا اس سے وہ ہوٹل گرینڈ میں عمران کو مطلع کرے گا۔ یہاں پہنچنے تک تو عمران کے ساتھی بالکل خاموش رہے تھے لیکن کمرے میں پہنچتے ہی صدیقی نے سوال کر دیا تھا۔

"اس کھیل کو چوگان کہا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"چوگان۔ کیا مطلب۔ یہ تو قدیم بادشاہوں کا کھیل تھا جس کی ترقی یافتہ شکل پولو ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کھیل میں کیا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ گھوڑوں پر چڑھ کر لکڑی کے ڈنڈے کی مدد سے گیند کو گول میں ڈالا جاتا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"اب تم خود سوچو کہ گیند کون ہے، لکڑی کا ڈنڈا کون ہے، گھوڑا کون ہے اور چوگان کا کھلاڑی کون ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... صدیقی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ چوگان کھیلا جا رہا ہے اگر تو گیند گول میں چلی گئی تو گول ہو جائے گا ورنہ گھوڑے پھر دوڑنا شروع ہو جائیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اگر ڈیوڈ یہ فارمولا حاصل نہ کر سکا تو آپ پھر مشن پر کام شروع کر دیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اب بہرحال گول تو ہونا ہی چاہئے ورنہ خالی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر انہوں نے یہاں فائر کھول دیا یا کوئی اور حربہ اختیار کیا تو پھر"...... اس بار چوہان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہوگا کہ ریفری نے گول نہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور گھوڑے پھر دوڑ پڑیں گے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن ان کی ہنسی میں کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

"عمران صاحب آپ نے شاید پہلی بار چوگان کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے"...... اچانک خاور نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں نے سوچا کہ اس قدیم دور کے کھیل کو یہاں ایکریمیا میں ہی زندہ کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا آپ کو یقین ہے کہ سیکرٹری دفاع ڈیوڈ کے کہنے پر فارمولا آپ کو دینے پر تیار ہو جائے گا"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"دیکھو یہ تو ایک چانس ہے اور ہمارے کام میں ہر پہلو پر نظر رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ مسئلہ یہ تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ سوسن اور ڈیوڈ کو ہلاک کر دیتے لیکن ایکریمیا میں صرف سوسن اور ڈیوڈ ہی تو ایجنٹ نہیں ہیں۔ ایکریمیا کی بلامبالغہ آدھی آبادی کسی نہ کسی انداز میں کسی ایجنسی سے متعلق ہے اس لئے ہمیں وہاں پہاڑیوں پر جانے اور لیبارٹری کھلوا کر وہاں سے فارمولا حاصل کرنے میں یقیناً اس آدھی آبادی سے لڑنا پڑتا اس لئے میں نے ایک کوشش کی ہے کہ شاید گول ہو جائے"...... عمران نے اس بار وضاحت کرتے ہوئے کہا۔



"اور اگر نہ ہوا تب"...... خاور نے کہا۔

"نہ ہوا تو کسی دوسرے پہلو پر کام کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ سوسن اور ڈیوڈ ہی ہمارے خلاف کام شروع کر دیں۔ آخر آپ کو کیسے یقین ہے کہ وہ ہمارے خلاف کام نہیں کریں گے"...... چوہان نے کہا۔

"ڈیوڈ بے حد سمجھ دار نوجوان ہے۔ سوسن بھی سمجھ دار ہے لیکن وہ ڈیوڈ کی نسبت قدرے جذباتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ معاملات کسی نہ کسی طرح بہرحال ہمارے حق میں ہی جائیں گے۔ باقی غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ہم تو صرف اندازے ہی لگا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ یہاں مجھ سے پہلے مینجنگ ڈائریکٹر نے چیئرمین سے فون پر بات کر لی تھی۔ وہ ہیڈ آفس پہنچ گئے تھے اور وہاں کے تمام حالات سے بخوبی باخبر تھے۔ انہوں نے مینجنگ ڈائریکٹر کو بھی پٹی پڑھا دی ہے اس لئے میں نے جب چیئرمین کو فون کر کے انہیں بتایا کہ میں ولنگٹن پہنچ گیا ہوں تو ان کا رویہ بے حد بدلا

ہوا اور درشت تھا۔ میری ساتھی بھی میری بات نہیں مان رہی اور مینجنگ ڈائریکٹر کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے یہاں خود پہنچ رہے ہیں۔ میری ساتھی ان سے ملنے ایئرپورٹ گئی ہے تو میں موقع دیکھ کر آپ کو حالات بتا رہا ہوں۔ بہرحال میں شرمندہ ہوں کہ میں آپ کا سودا نہیں کرا سکا"۔ دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ مسٹر ڈیوڈ کہ آپ نے تازہ ترین حالات سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں ہم خود ہی سودا کر لیں گے اور آپ پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ چلیں۔ گول نہیں ہو سکا اس لئے گھوڑے دوبارہ دوڑانے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی اٹھ کر خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر عمران مختلف بسوں میں سفر کرتا ہوا ایک چوک پر اترا۔ سامنے ایک رہائشی کالونی کا جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ یہ نو تعمیر کالونی تھی اس لئے قدرے ویران اور سنسان نظر آ رہی تھی۔

"علیحدہ علیحدہ ہو کر چلو۔ کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ واقعی اسی انداز



میں آگے بڑھ گئے جیسے ان کا ایک دوسرے سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو۔ کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک نو تعمیر کوٹھی تھی لیکن اس کے ستون پر باقاعدہ ڈاکٹر پیٹرسن کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ستون پر لگے ہوئے ڈور فون سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں"...... آنے والے نے چونک کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کا ایکریمین ایڈیشن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ اچھا۔ آیئے"...... اس نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر وہ چھوٹے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔

"میرے درباری ذرا سست واقع ہوئے ہیں اس لئے وہ بھی ابھی پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو وہ نوجوان جو ایکریمی تھا بے

اختیار ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد خاور اندر داخل ہوا اور پھر اس کے بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہی اندر پہنچ گئے۔

"کیا یہ سب بھی ایکریمین ایڈیشن ہیں"...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ صاحب اصل ایکریمی ہیں۔ ان کا نام والدین نے تو الفریڈ رکھا تھا لیکن انہیں اپنے والد کا نام بے حد پسند ہے اس لئے یہ پیٹرسن ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے نوجوان کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کراتے ہوئے کہا۔

"میرے والد کا نام تو وکٹر تھا پرنس اور میرا پورا نام الفریڈ پیٹرسن ہے"...... پیٹرسن نے باقاعدہ احتجاج کرتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے لفظ پیٹرسن کو استعمال کرتے ہوئے مذاق کیا ہے کیونکہ پیٹرسن کا مطلب پیٹر کا بیٹا ہوتا ہے۔

"تمہاری پیدائش ہی تمہارے والد کی سب سے بڑی وکٹری تھی شاید اسی لئے اس نے اپنا نام وکٹر رکھ لیا تھا۔ بہرحال آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار پیٹرسن بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"اب بتاؤ اس کوٹھی میں کیا کیا موجود ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ سب کچھ جو آپ کو چاہئے"...... پیٹرسن نے مسکراتے ہوئے



جواب دیا۔

"سوائے تمہارے"...... عمران نے کہا تو پیٹرسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر اجازت دیں تو باہر موجود اپنی نیم پلیٹ اکھاڑ کر لے جاؤں۔ بڑے مہنگے داموں بنی ہے"...... پیٹرسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ساری عمر پڑھتے گزر گئی لیکن ڈاکٹر نہ بن سکا اب اگر بیٹھے بٹھائے ڈاکٹر بننے کا موقع مل رہا ہے تو تم چاہتے ہو کہ یہ موقع بھی ضائع ہو جائے"...... عمران نے کہا تو پیٹرسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مجھے کیا بننا پڑے گا"...... پیٹرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی الفریڈ۔ جو تم اصل میں ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے اجازت۔ گڈ بائی"...... پیٹرسن نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"یہ سب کمالات تمہارے چیف کے ہیں۔ اس کی پیش بندی کی

وجہ سے ہم بیٹھے بٹھائے اس کوٹھی کی ہر چیز کے مالک بن گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"چیف نے بھی نجانے کہاں کہاں کیا کیا سیٹ اپ بنا رکھے ہیں۔ حیرت ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں اس کے ممبرز کے ساتھ ساتھ تمہارے اس چیف کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں عمران کی بات سے سو فیصد اتفاق ہو۔

"لیکن عمران صاحب اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جو نتیجہ آپ نکالنا چاہتے تھے وہ تو نہیں نکلا"...... خاور نے کہا۔

"نتیجہ تو نکل آیا ہے البتہ لیٹرآن ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیٹرآن۔ کیا مطلب"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارے ملک میں جب کسی بھی جماعت کا نتیجہ نکلتا ہے تو آدھے سے زیادہ رول نمبروں کے آگے لیٹرآن لکھا ہوا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ان کے کاغذات میں یا فیس وغیرہ کی ادائیگی میں کوئی کمی ہے۔ جب یہ کمی پوری ہو گی تو پھر ان کا نتیجہ اوپن ہو گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ ہوا کہ آپ اب وہاں لیبارٹری پر ریڈ کریں گے"۔



صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ٹپ مل چکی ہے کہ اگر سیکرٹری وفاع سرگرفتھ چاہیں تو ہمیں یہ فارمولا مل سکتا ہے اور اگر سرگرفتھ نہ بھی چاہیں تب بھی انہیں بہرحالی مجبور کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے لیکن عمران صاحب آپ بھول گئے ہیں کہ ٹاپ ایجنسی کے چیف کو بھی معلوم ہو چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ سرگرفتھ کی نگرانی کریں"...... صدیقی نے کہا۔

"سرگرفتھ کا فون نمبر بھی مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ وی آئی پی کلب میں ہوتا ہے۔ سرگرفتھ کو وہاں سے اغوا کیا جا سکتا ہے اور پھر اس کے روپ میں ہم سے کوئی بھی آ سکتا ہے اسی لئے تو میں نے الفریڈ کو یہاں سے بھجوایا ہے کیونکہ بہرحال وہ ایکریمی ہے اور سرگرفتھ بڑے عہدیدار ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ہال نما کمرے کے درمیان ایک بڑی سی میز کے گرد سوسن، ڈیوڈ ٹاپ ایجنسی کا چیف جیکسن اور ریڈ ایجنسی کا چیف مارٹن موجود تھے جبکہ میز کی دوسری طرف ایک اونچی پشت کی کرسی پر سیکرٹری دفاع سرگرفتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی تھی۔

" اس ساری کارروائی کے سامنے آنے کا مطلب ہوا کہ ریڈ ایجنسی اور ٹاپ ایجنسی دونوں اس مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں"...... سرگرفتھ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" جناب پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی فعال اور خطرناک ترین سروس ہے اس لئے اس ابتدائی ناکامی کو ناکامی نہیں کہا جا سکتا اور ویسے بھی یہ لوگ بہرحال سوسن اور ڈیوڈ کے قابو میں آ گئے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ان کے میک اپ جدید ترین چیکنگ ریز کے باوجود بھی چیک نہ ہو سکے اور اس طرح کنفرمیشن نہ ہونے کی وجہ



سے یہ لوگ نکل گئے ورنہ اگر یہ کنفرم ہو جاتے تو پھر وہ لوگ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے تھے"...... ریڈ ایجنسی کے چیف مارٹن نے کہا۔

" لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھو کہ ان لوگوں نے ان دونوں ایجنٹوں کو اس انداز میں کور کر لیا کہ یہ ان کی بات مان کر میرے پاس دوڑے چلے آئے"...... سرگرفتھ نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" میں اب بھی اس آئیڈیئے پر قائم ہوں جناب کہ اس قدر اہم ترین لیبارٹری کی تباہی سے بہتر ہے کہ انہیں اس فارمولے کی کاپی دے دی جائے"...... اچانک ڈیوڈ نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈیوڈ۔ یہ تو ملک سے غداری کے مترادف ہے"...... سرگرفتھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر جیسا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی تفصیل سے بات کی ہے پاکیشیا میں ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں کہ جو پی ایکس میزائل تیار کر سکیں اور اب پی ایکس میزائل کے لئے وہ مخصوص زمرد بھی ایکریمیا کو حاصل نہ ہو سکے گا اس لئے اگر فارمولا انہیں دے دیا جائے تو وہ زیادہ سے زیادہ اپنے عام سے میزائلوں اور طیاروں کو مزید تیز رفتار بنا لیں گے اس سے ایکریمیا کو کیا فرق پڑتا ہے البتہ ان سے یہ سودا کیا جا سکتا ہے کہ وہ خاص قسم کا زمرد کسی حد تک ہمیں فروخت کر دیں اور پی ایکس میزائل کے ایندھن کا فارمولا اگر

شوگران یا کسی دوسرے ملک کے پاس پہنچ بھی گیا تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اب بھی ان کی بات مان لینی چاہئے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"خاموش رہو ڈیوڈ اور مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے کورٹ مارشل کا حکم دے دوں"...... سر گرفتھ نے اس بار ڈیوڈ کو بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سر آپ نے کسی غیر ملکی دورے پر تشریف لے جانا ہے"۔ اچانک جیکسن نے کہا تو سر گرفتھ بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ بات پوچھنے کا مقصد"...... سر گرفتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے سر کہ مجھے یقین ہے کہ اب عمران اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو استعمال کرنے کی کوشش کرے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی وہ ایسا ہی آدمی ہے"...... ریڈ ایجنسی کے چیف مارٹن نے بھی جیکسن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میرا اس سے کیا تعلق"...... سر گرفتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر وہ اگر آپ کو اغوا کر لے اور آپ کے میک اپ میں خود سیکرٹری دفاع بن جائے۔ آواز اور لہجے کی نقل وہ کامیابی سے کر لیتا ہے تو کیا سیکرٹری دفاع کے حکم پر یہ فارمولا لیبارٹری سے باہر نہیں آ



سکتا"...... جیکسن نے کہا تو سر گرفتھ کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ لیکن یہ کیسے ممکن ہے"...... سر گرفتھ نے کہا۔

"اس کے لئے سب کچھ ممکن ہے جناب اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ آپ فوری طور پر کسی غیر ملکی دورے پر جا رہے ہیں یا نہیں"۔ جیکسن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مجھے دورے پر چلا جانا چاہئے مگر تم لوگ اور ایکریمیا کی اتنی باوسائل تنظیمیں اسے پکڑ نہیں سکتیں"...... سر گرفتھ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب وہ کام تو بہرحال ہو گا البتہ ہمیں آپ کی حفاظت بھی کرنی پڑے گی اور اگر آپ موجود نہ ہوں گے تو پھر اس کے لئے یہ مجبوری بن جائے گی کہ وہ لیبارٹری جائے اور وہاں اسے آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے میں تمہاری بات اب سمجھ گیا ہوں۔ ویسے میں نے آج ہی کارمن کے ایک ہفتے کے دورے پر جانا ہے۔ میرا پروگرام فائنل ہو چکا ہے لیکن اب تم لوگوں کا کیا پلان ہے۔ یہ سن لو کہ یہ فارمولا کسی صورت میں بھی ملک سے باہر نہیں جانا چاہئے اور ان لوگوں کا خاتمہ ہر صورت میں ہونا چاہئے"...... سر گرفتھ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ ہم اب اپنا پلان بدل دیں گے۔ اب ہم چیکنگ ان پہاڑیوں پر ہی کریں گے البتہ آپ لیبارٹری کے انچارج

سائنس دان جناب انتھونی پیٹر کو بتا دیں کہ آپ ایک ہفتے کے غیر ملکی دورے پر جا رہے ہیں تاکہ اگر عمران آپ کی آواز اور لہجے میں نقل کرتے ہوئے اسے کال کرے تو اسے معلوم ہو جائے کہ اسے غلط آدمی کال کر رہا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دوں گا مجھے بہرحال اس مشن میں تمہاری کامیابی کی ضرورت ہے"...... سر گرفتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی وہاں موجود سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔

"تم بیٹھو اور اپنی پلاننگ کر لو یہ سب سے محفوظ جگہ ہے"۔ سر گرفتھ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد وہ سب واپس کرسیوں پر بیٹھ گئے

"اب تم بتاؤ سوسن تمہارا کیا پروگرام ہے"...... مارٹن نے سوسن سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران خاموش بیٹھی رہی تھی۔

"چیف یہ حقیقت ہے کہ کنفرمیشن کے چکر میں مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر لے جانا پڑا اور میں نے اپنے طور پر وہاں ہر قسم کے حفاظتی اقدامات بھی کر لئے تھے لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان معاملات میں جادوگر ہیں۔ انہوں نے جس انداز میں ان کرسیوں سے چھٹکارا حاصل کیا اس کا کبھی میرے ذہن میں تصور بھی نہ آ سکتا تھا لیکن اب مجھے یہ تلخ تجربہ ہو چکا ہے اس لئے اب مجھے یقین ہے کہ اب مجھ سے کوئی کوتاہی نہ ہو گی"...... سوسن



نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک لوگ ہیں لیکن اس کے باوجود میں نے تمہارے سیکشن کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ تمہارے اور ڈیوڈ کے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم معمولی سے تجربے کے بعد بہرحال ان کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ اب بھی مجھے یقین ہے کہ تم اگر اپنی پوری صلاحیتوں سے کام لو تو تم ان کا خاتمہ کر سکتی ہو اور میری بات سن لو اب یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ عمران ہمیشہ ہر پہلو کو سامنے رکھ کر اقدام کرتا ہے اس لئے تم یہ نہ سمجھنا کہ وہ تمہارے انتظار میں وہاں ہوٹل میں بیٹھا ہوا ہو گا۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اسے بہرحال یہ معلوم ہو جائے گا کہ سیکرٹری صاحب نے انکار کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ لامحالہ کوشش کرے گا کہ سیکرٹری صاحب کے ذریعے یہ فارمولا بالا بالا ہی اڑا لے لیکن اب سیکرٹری صاحب کے غیر ملکی دورے پر جانے کی وجہ سے وہ لیک ویو جانے پر مجبور ہو جائے گا اس لئے تم بھی اپنے سیکشن سمیت یہاں سے سیدھی لیک ویو پہنچو اور وہاں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرو۔ بس تمہیں یہ خیال رکھنا ہو گا کہ تم یا ڈیوڈ اس کے ہاتھ نہ آؤ کیونکہ اس کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہیڈ کو قابو میں کر کے سارے نیٹ ورک کا خاتمہ کرا دے اور اپنا کام مکمل کر لے اور اب بھی اس نے

یہی کام کرتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ تم نے اسے کسی قسم کا کوئی موقع نہیں دینا کیونکہ اسے معمولی سا موقع بھی مل جائے تو وہ حالات کو اپنے مطلب میں ڈھال لیتا ہے"...... ریڈ ایجنسی کے چیف نے اسے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف آپ کو اور چیف جیکسن کو اب کوئی شکایت نہ ہو گی اور اس بار ہم بہرحال کامیاب ہوں گے"...... سوسن نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے اور ہاں جیکسن اب تم نے بھی محتاط رہنا ہے کیونکہ عمران اگر سوسن پر ہاتھ نہ ڈال سکا تو وہ یقیناً تم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا"...... مارٹن نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے میں اب اس وقت تک ٹاسوام نہیں جاؤں گا جب تک سوسن کا مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ وہاں میرا نائب کام کرے گا اور سوسن میرے نائب سے تم نے کوئی رابطہ نہیں رکھنا"...... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں"...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔



"یہ سیکرٹری دفاع والا معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اب کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"...... صدیقی نے پوچھا کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے ہونے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

"سیکرٹری صاحب کل رات کارمن کے ایک ہفتے کے دورے پر روانہ ہو چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ان لیبارٹریوں کو صرف سیکرٹری دفاع ہی براہ راست ڈیل کرتا ہے یا کسی اور عہدیدار کا بھی عمل دخل ہوتا ہے"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"جس قسم کا کام ہم لینا چاہتے ہیں وہ صرف سیکرٹری دفاع کے

ذریعے ہی لیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا
پڑے گا۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ معاملات بالا بالا ہی نمٹ
جائیں لیکن شاید قدرت کو یہ منظور نہ تھا"...... عمران نے کہا۔
"تو اب پھر دوبارہ ٹاسوام اور لیک ویو جانا ہوگا"...... چوہان نے
کہا۔
"اب وہاں حالات اور بھی زیادہ ہمارے خلاف ہوں گے۔ اب
انہوں نے سارا زور وہیں لگا دینا ہے اس لئے مجھے کچھ اور سوچنا پڑے
گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"انٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی
اور یہ آواز اس بار سب ساتھیوں کو سنائی دی۔ شاید عمران نے اس
بار لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔
"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں جیمز سے بات کرائیں"۔
عمران نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو جیمز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز
سنائی دی۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے
اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے



مجھے یاد کیا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ مجھے بھول چکے ہوں گے"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"تمہیں تو شاید بھول جاتا کیونکہ تمہاری شکل یاد آتے ہی مجھے
اپنے سکول کے وہ ٹیچر یاد آ جاتے ہیں جن کے ہاتھ میں جتنا لمبا ڈنڈا
ہوتا تھا اتنی ہی لمبی اور اکڑی ہوئی ان کی مونچھیں ہوتی تھیں اور وہ
ڈنڈے کے بے دریغ استعمال کے ساتھ ساتھ اپنی مونچھوں کا بھی
بے دریغ استعمال کرتے رہتے تھے۔ مطلب ہے ایک ہاتھ سے ڈنڈا
چلاتے تھے اور دوسرا ہاتھ مونچھوں پر اس طرح پھیرتے رہتے تھے جیسے
ڈنڈے کے ساتھ ساتھ مونچھیں بھی چلا رہے ہوں اور مجھے ان کے
ڈنڈے سے زیادہ ان کی مونچھوں سے خوف آتا تھا البتہ تمہاری بیوی
کو میں نہیں بھول سکتا جو بے چاری مستقل سکول میں پڑھتی
ہے"...... عمران کی نجانے کب سے رکی ہوئی زبان جب رواں ہوئی
تو پھر رکنے میں ہی نہ آ رہی تھی۔
"میں نے اپنی بیوی کے کہنے پر ہی تو اتنی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی
ہیں۔ اسے بڑی مونچھیں ہی پسند ہیں"...... دوسری طرف سے جیمز
نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
"اب وہ بے چاری کیا کرے اسے دنیا کو یہ تو بتانا ہی پڑتا ہوگا
کہ اس کی شادی کسی مرد سے ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا
اور اس بار جیمز کا قہقہہ پہلے سے زیادہ بلند تھا۔ عمران کے ساتھی بھی
یہ باتیں سن کر مسکرا رہے تھے حالانکہ وہ جیمز کو نہ جانتے تھے لیکن

عمران کی باتوں سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ جیمز جسمانی طور پر کمزور آدمی ہو گا اور اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی ہوں گی۔

" ویسے عمران صاحب شکر ہے آپ نے میری طرح مونچھیں نہیں رکھ لیں ورنہ جوزی یقیناً مجھے چھوڑ جاتی "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے یہ تمہارا وہم ہے۔ جوزی مونچھوں کی بجائے تمہاری دیوانی ہے۔ مونچھیں تو اس نے اس لئے رکھوائی ہیں کہ کوئی اور تمہاری طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھ سکے "...... عمران نے کہا۔

" شکر ہے کہ آپ کے منہ سے بھی کبھی کبھی سچی بات نکل ہی آتی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" شکر ہے تم نے کسی بات کو تو سچ تسلیم کر ہی لیا۔ بہرحال سناؤ تمہارے آبائی علاقے لیک ویو کا کیا حال ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیک ویو۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو اس دور دراز علاقے میں کام پڑ گیا ہے "...... جیمز نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیک ویو کے ساتھ پہاڑیاں ہیں جہاں سنا ہے بڑا اچھا شکار ملتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال آپ کیا چاہتے ہیں "۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔



" لیک ویو میں کوئی ایسا گروپ جو وہاں رہائش گاہ اور دوسرا ضروری سامان مہیا کر سکے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے تعلقات سرکاری افراد سے نہ ہوں۔ تمہارا معاوضہ تمہاری مونچھوں سے زیادہ بڑا مل جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" میرے معاوضے کو رہنے دیں۔ آپ نے جوزی کی میرے ساتھ محبت کی بات کر کے مجھے جو مسرت بخش دی ہے میرے لئے وہی کافی ہے۔ وہ علاقہ تو چھوٹا سا ہے البتہ وہاں ایک کلب ہے جس کا نام ڈان کلب ہے۔ اس کلب کا مالک رچرڈ ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اور آپ کے معیار پر بھی پورا اترے گا۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں آپ اسے میرا حوالہ دے دیں۔ باقی رہا اس کا معاوضہ تو یہ آپ جانیں اور وہ۔ بہرحال وہ آدمی سو فیصد آپ کے مطلب کا ہے "۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے بے حد شکریہ۔ تم اسے فون کر کے کہہ دو لیکن اسے میرا نام مائیکل بتانا "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تو اب آپ نے وہاں جا کر ایکشن کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن عمران صاحب وہاں اصل مسئلہ تو اس لیبارٹری کے کھلوانے کا ہے۔ یہ مرحلہ کیسے طے ہو گا "...... خاور نے کہا۔

" تم بتاؤ۔ تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے "...... عمران نے الٹا

سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ذہن اس قدر طاقتور ہے کہ اس کی موجودگی میں ہم میں سے کسی کا ذہن کام ہی نہیں کرتا جیسے بڑے درخت کے نیچے چھوٹے درخت پروان نہیں چڑھ سکتے"...... خاور نے جواب دیا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"خاور درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ آپ کی عدم موجودگی میں ہمارے ذہن واقعی کام کرتے ہیں لیکن آپ کی موجودگی میں ہمیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ہمارے ذہنوں میں کچھ بھی موجود نہ ہو"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میرا ذہن ایسا کیوں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی آپ پر خاص رحمت ہے اور کیا ہو سکتا ہے"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہے ہی۔ اس سے تو انکار نہیں ہے لیکن ایک اور بات بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کون سی عمران صاحب"...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"میری مفلسی۔ جس کی وجہ سے مجھے مونگ کی دال کھانی پڑتی ہے۔ اگر تمہاری طرح مجھے بھی بھاری تنخواہ ملتی اور میں بھی مرغن کھانے کھاتا تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ آپ کتنے مفلس اور قلاش ہیں۔ باقی رہی



ہماری بات تو ہم بھی مرغن غذائیں نہیں کھاتے۔ جیسے عام لوگ کھاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی عام سا کھانا کھاتے ہیں"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تنخواہیں ملنی بند ہو گئی ہیں تمہیں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"تنخواہوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہمیں بہرحال اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر فٹ رکھنا ہوتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری تنخواہیں بینکوں میں پڑی سڑتی رہتی ہیں۔ کمال ہے۔ تم اسے کسی فلاحی ادارے میں جمع کرا دیا کرو اور اگر تمہیں پتہ معلوم نہ ہو تو آغا سلیمان پاشا سے پوچھ لینا اس نے تو باقاعدہ رسید بک بھی رکھی ہوئی ہے تاکہ مخیر حضرات کو کہیں دور جانے کی تکلیف ہی نہ اٹھانی پڑے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اس کام کے لئے ہم نے ایک فلاحی ادارہ بنایا ہوا ہے جس کے انچارج صفدر صاحب ہیں"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ آج تک خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکا فلاحی ادارے کا حساب کتاب کہاں یاد رکھ سکتا ہے اس لئے اس سے بات کی جائے تو وہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ بہرحال میں نے تو تم سے تم لوگوں کا آئیڈیا پوچھا تھا تم نے دوسرا چکر چلا دیا اور بات مجھ چھوٹے چیک والے پر ڈال دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں رہ جائیں اور ہمیں وہاں جانے دیں پھر دیکھیں ہمارے ذہن کیسے چلتے ہیں"۔ اس بار خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس چھوٹے سے چیک سے بھی محروم ہو جاؤں۔ یہ اچھی دوستی ہے"...... عمران نے شکایت کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ بتا دیں کہ لیبارٹری کھلوانے اور فارمولا حاصل کرنے کا اصل پلان کیا ہے"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تمہارا مطلب ہے کہ ایک خفیہ پلان بھی میں نے بنایا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ وہ پلان جو آپ عام طور پر بناتے ہیں"۔ خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو سوچ رہا ہوں جب بن گیا تو بتا دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رائل کلب کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ہاتھ ہٹا کر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔



"رائل کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں مادام ڈینی اکثر آتی جاتی رہتی ہیں مجھے ان سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ موجود ہیں۔ آپ کا نام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے ان سے پاکیشیا کے علی عمران کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن آواز اور لہجے سے صاف پتہ چلتا تھا کہ بولنے والی ادھیڑ عمر خاتون ہے۔

"یا تو مس ڈینی کہو یا مسز ڈینی یا ممی ڈینی اور ممی سے میرا مطلب ہے مادام ڈینی۔ دراصل یہ ممی اور مادام ملتے جلتے سے لفظ ہیں اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے دو چار بچے اگر بیک وقت ماں کو آواز دیں تو مادام ہی کہتے ہوں گے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ علی عمران تم جبکہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ عمران کے حوالے سے کوئی مائیکل بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اگر وہ اتنی خوش قسمت ہوتی کہ اسے اصل نام بتا دیا جائے تو اب تک مادام نہ بن چکی ہوتی"...... عمران نے کہا تو دوسری

طرف سے مادام ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یونائی بوائے چاہے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے تمہاری فطرت نہیں تبدیل ہو سکتی۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم بغیر کسی مقصد کے مجھے تو کیا کسی اور سے بھی بات کرنے کے روادار نہیں ہو سکتے"...... مادام ڈینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے نمبر نوٹ کرو اور دس منٹ بعد اس نمبر پر کال کرنا"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا یہ نمبر اس فون سے بہت نزدیک نصب ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نزدیک۔ کیا مطلب"...... مادام ڈینی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم دس منٹ بعد اس تک پہنچ سکتی ہو تو پھر لازماً بہت نزدیک ہی ہو گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے مادام ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"پھر وہی شرارت"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب آج تک ہماری سمجھ میں یہ راز نہیں آیا کہ آپ



کے تعلقات ایسے لوگوں سے کیسے بن جاتے ہیں اور پھر آپ ان کی خصوصیات کو بھی یاد رکھتے ہیں"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہی مفلسی اور قلاشی اور اس کی وجہ سے مونگ کی دال"۔ عمران نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا تو کمرہ سب کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ پھر دس منٹ تک ایسی ہی ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں اس کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈینی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مادام ڈینی کی آواز سنائی دی۔

"مجھے مادام ڈینی سے بات کرنی ہے۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"سوری رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ وہی نمبر پریس کر دیئے۔

"مادام ڈینی بول رہی ہوں"...... اس بار دوسری طرف سے ڈینی نے اپنے نام کے ساتھ مادام بھی بولا تھا۔

"اوہ۔ مگر میں نے تو صرف ڈینی سے ملنا تھا"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے انتہائی ضروری کام ہے نائی بوائے اس لئے جو کچھ کہنا ہے

جلدی کہہ ڈالو ورنہ پھر کل ملاقات ہو سکے گی"....... مادام ڈینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کل تو کبھی نہیں آتی اس لئے موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے تو مادام ڈینی ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر انتھونی پیٹر ہے وہ ٹاسوام کے ساتھ پہاڑیوں میں واقع ایک لیبارٹری جسے ریڈ زیرو لیبارٹری کہا جاتا ہے میں کام کرتا ہے اور میں نے اس سے ایک اہم سائنسی مشورہ کرنا ہے۔ کیا اس کا بندوبست ہو سکتا ہے"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ مشورہ فون پر کرو گے یا"....... مادام ڈینی نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فون پر کیسے تفصیلی مشورہ ہو سکتا ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب بہرحال اپنے گھر تو آتے جاتے ہی رہتے ہوں گے یا چھٹی لے کر آ بھی سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے"....... مادام ڈینی نے کہا۔

"نہیں۔ ولنگٹن سے ہی بات کر رہا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ بہرحال مجھے معلوم کرنا ہو گا کہ اس وقت کیا پوزیشن ہے"....... مادام ڈینی نے جواب دیا۔

"کتنی دیر بعد فون کروں"....... عمران نے کہا۔



"کتنی دیر کا کیا مطلب۔ ایک دو روز تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر معاوضہ تمہاری جسامت جتنا آفر کر دیا جائے تب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی فوری کام کرنا ہو گا۔ او کے ایک گھنٹے بعد اس نمبر پر فون کر لینا"....... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس مادام ڈینی کا سائنس دانوں سے کیا تعلق ہے عمران صاحب"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"مادام ڈینی ایکریمیا کی وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی میں تھرڈ سیکرٹری ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین مخبر بھی ہے اور بھاری معاوضے پر اندر کی بات بتاتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب وہ خود سرکاری ملازمہ ہے تو پھر وہ یہ کام کیسے کرتی ہے"....... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے چوہان۔ یہاں ہر چیز بکتی اور خریدی جا سکتی ہے۔ یہاں دولت کی پوجا ہوتی ہے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر فون کیا۔

"مادام ڈینی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مادام ڈینی
کی آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔
"سوری عمران۔ تمہارا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ لیبارٹری مکمل
طور پر سیلڈ کر دی گئی ہے حتیٰ کہ وہاں فون بھی نہیں ہو سکتا"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹرانسمیٹر پر تو بات ہو سکتی ہو گی۔ آخر کوئی نہ کوئی ذریعہ رابطے
کا تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"اندر سے فون پر باہر بات کی جا سکتی ہے لیکن باہر سے اندر کال
نہیں جا سکتی اور ٹرانسمیٹر کا وہاں کوئی سلسلہ نہیں ہے"...... مادام
ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن میں نے ہر صورت میں ان سے مشورہ کرنا ہے کوئی راستہ
نکالو"...... عمران نے کہا۔
"کیا راستہ نکالوں۔ بہرحال مجھے سوچنے دو"...... مادام ڈینی نے
کہا۔
"کوئی نہ کوئی ذریعہ بہرحال باہر سے اندر رابطے کا ہو گا وہ ذریعہ
تلاش کرو"...... عمران نے کہا۔
"اوکے پھر ایک گھنٹہ مزید لگ جائے گا"...... مادام ڈینی نے
کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ اگر تم یہ ذریعہ ٹریس کر دو تو معاوضہ ایک



لاکھ ڈالر تمہیں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ ذریعہ تلاش کرنا ہی پڑے گا"...... مادام
ڈینی نے کہا۔
"اوکے میں ایک گھنٹے بعد پھر فون کروں گا"...... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ مادام ڈینی یقیناً یہودی ہے"...... صدیقی نے کہا۔
"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے ایک لاکھ ڈالر کی آفر کر دی ہے۔ اب
کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔
"آپ اس سائنس دان سے رابطہ کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے
ہیں عمران صاحب"...... اچانک خاور نے کہا۔
"پہلے رابطے کی تو کوئی صورت نکلے پھر سوچوں گا"...... عمران
نے کہا اور خاور نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ
عمران ابھی تک خود بھی اس معاملے پر واضح نہیں ہے۔ پھر ایک گھنٹے
کے وقفے کے بعد عمران نے ایک بار پھر مادام ڈینی سے رابطہ کیا۔
"عمران تمہارا کام ہو گیا ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑی ہے۔ ڈاکٹر
انتھونی پیٹر کی اکلوتی بیٹی یہاں یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ اس کے
پاس ایسا نمبر موجود ہے جس سے وہ براہ راست ڈاکٹر سے رابطہ کر
لیتی ہے اور یہ نمبر خفیہ ہے"...... مادام ڈینی نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ سیٹلائٹ نمبر ہے۔

"اس لڑکی کا نام اور اس کا اتہ پتہ"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے"...... مادام ڈینی نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے ڈینی۔ ظاہر ہے اس نمبر پر اگر میں نے بات کی تو ڈاکٹر صاحب نے بات کرنے سے ہی انکار کر دینا ہے اس لئے مجھے اس کی بیٹی سے سفارش کرانی پڑے گی تب میرا مسئلہ حل ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کا نام مارشا ہے اور وہ مینشن یونیورسٹی میں سائنس کی طالب علم ہے لیکن یونیورسٹی ہوسٹل میں رہنے کی بجائے رابرٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ اے میں ملازموں کے ساتھ رہتی ہے"...... مادام ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اب بتا دو کہ رقم کس اکاؤنٹ میں اور کس بینک میں جمع کرا دی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دیا گیا۔

"اوکے تھینک یو اینڈ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اس لڑکی کو ٹریس کرنا ہو گا"...... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سوسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ولنگٹن سے مارک بول رہا ہوں سوسن"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو سوسن بے اختیار چونک پڑی کیونکہ مارک ریڈ ایجنسی کے ایک سیکشن کا انچارج تھا۔ اس کا سیکشن ولنگٹن میں ہی کام کرتا تھا۔ سوسن ولنگٹن سے لیک ویو آنے سے پہلے مارک سے خصوصی طور پر ملی تھی اور اس نے اس کے ذمے ولنگٹن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا کام لگایا تھا۔ مارک سے اس کے خاصے دوستانہ تعلقات تھے اس لئے مارک نے حامی بھر لی تھی اور اب مارک کی کال آنے کا مطلب تھا کہ اس نے کوئی اہم بات معلوم کر لی ہے۔

"اوہ مارک تم۔ کیا کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے"۔ سوسن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی تو ٹریس نہیں ہو سکے البتہ یہ اطلاع مل گئی ہے کہ رائل کلب کی مالکہ مادام ڈینی جو وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی میں تھرڈ سیکرٹری ہے اس کی بات چیت عمران سے ہوئی ہے لیکن تفصیل کا علم نہیں ہو سکا"...... مارک نے کہا۔

"کیا اسے معلوم ہے کہ عمران کہاں موجود ہے"...... سوسن نے پوچھا۔

"میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کیونکہ ساری بات چیت ایک خصوصی فون پر ہوتی رہی ہے۔ مجھے رائل کلب میں موجود میرے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس نے مادام ڈینی کے قریب سے گزرتے ہوئے عمران کا نام سنا ہے"...... مارک نے کہا۔

"تو پھر اس مادام ڈینی سے پوچھ گچھ کرنی تھی کہ کیا باتیں ہوئی ہیں کیونکہ عمران بغیر کسی مقصد کے اس سے کوئی بات نہیں کر سکتا"...... سوسن نے کہا۔

"میں اس پر ہاتھ ڈال دیتا لیکن وہ سرکاری ملازمہ ہے اور سیکرٹری لیول کی پوسٹ پر ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لوں۔ اگر تم کہو تو ہاتھ ڈال دوں لیکن اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر چیف مارٹن کو سنبھالنا تمہارا کام ہو گا"...... مارک نے کہا۔

"تم فکر مت کرو یہ انتہائی اہم مشن ہے اس پر پورے ایکریمیا کی



عزت اور ساکھ داؤ پر لگی ہوئی ہے"...... سوسن نے کہا۔

"او کے۔ میں پھر تمہیں فون کروں گا"...... مارک نے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کر دو کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا کام کر گزریں اور ہم معلوم ہی کرتے رہ جائیں"۔ سوسن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر مت کرو زیادہ سے زیادہ ایک دو گھنٹے کے اندر اندر میں کال کروں گا"...... مارک نے کہا۔

"او کے میں چیف سے تمہاری کارکردگی کی ذاتی طور پر بھی تعریف کروں گی"...... سوسن نے کہا تو دوسری طرف سے مارک نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رابطہ ختم کر دیا تو سوسن نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"عمران ضرور کوئی نہ کوئی خاص چکر چلائے گا کیونکہ وہ اتنا احمق نہیں ہے کہ اس طرح کھلے عام پہاڑیوں پر آ کر گھومتا پھرے"۔ سوسن نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈیوڈ اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر پریشانی موجود ہے۔ کیا ہوا ہے کوئی خاص بات"...... ڈیوڈ نے کہا تو سوسن نے اسے مارک کی کال کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ وہ لازماً ڈاکٹر انتھونی پیٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہو گا"...... ڈیوڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس سے اسے کیا فائدہ ہو گا۔ وہ لیبارٹری میں تو داخل نہیں ہو

سکتا جبکہ لیبارٹری میں باہر سے کوئی کال بھی نہیں کی جا سکتی"۔ سوسن نے کہا۔

" کوئی نہ کوئی کمزوری ہر کام میں ہوا کرتی ہے اور عمران کی کامیابی کا راز ہی یہی ہے کہ وہ ایسی کمزوریاں تلاش کر لیا کرتا ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" لیکن وہ کیا کر سکتا ہے۔ یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ چلو مان لیا کہ وہ ڈاکٹر سے فون پر کسی ذریعے سے بات کر لے گا تو اس سے کیا ہو گا۔ کیا ڈاکٹر اسے فون پر فارمولا لکھوا دے گا"۔ سوسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے ایسا ممکن نہیں ہے لیکن یہ اس کا اصل کام ہے کہ وہ ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے۔ بہرحال مارک کو میں جانتا ہوں وہ ساری بات اس مادام ڈینی سے اگلوا لے گا۔ اس کے بعد صحیح اندازہ ہو سکے گا کہ عمران کس آئیڈیئے پر کام کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سوسن نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

" مارک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارک کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا کام ہوا ہے یا نہیں"...... سوسن نے کہا۔



" مادام ڈینی یہودی ہے اس لئے رقم پر ہی معاملہ بن گیا۔ دس ہزار ڈالرز پر سودا طے ہو گیا اور اس نے مجھے عمران سے ہونے والی تمام گفتگو لفظ بلفظ بتا دی لیکن اس نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ اس بات کا علم عمران کو نہ ہو سکے"...... مارک نے کہا۔

" چلو یہ اچھا ہوا۔ اس طرح اب آئندہ کوئی مسئلہ نہیں بنے گا۔ بتاؤ کیا باتیں ہوئی ہیں"...... سوسن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور مارک نے اسے عمران سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ۔ تو عمران نے وہ نمبر معلوم کر لیا ہے جس سے وہ ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے رابطہ کر سکتا ہے اور وہ اس کے لئے اس کی بیٹی کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔ کیا تم ایک کام کر سکتے ہو مارک"۔ سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ بتاؤ"...... مارک نے کہا۔

" اس لڑکی مارشا سے عمران لازماً ملاقات کرے گا۔ میں یہاں ہوں ورنہ میں یہ کام خود کرتی۔ اگر تم اپنے سیکشن سمیت اس لڑکی کی نگرانی کرو تو تم آسانی سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کر سکتے ہو۔ انہیں ہلاک کر سکتے ہو تو کر دو اور اگر ہلاک نہیں کر سکتے تو کم از کم بے ہوش کر دو اگر تم یہ کام کر ڈالو تو سمجھو کہ تم نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا اور اس کا انعام تمہیں اس قدر ملے گا کہ شاید تم تصور بھی نہ کر سکو"...... سوسن نے کہا۔

" یہ سرکاری کام ہے سوسن اس لئے میں اسے ضرور کروں گا بغیر کسی لالچ کے۔ ٹھیک ہے تم اس کے بارے میں مجھے تفصیل بتا دو"...... مارک نے کہا۔

" حلیئے تو ظاہر ہے انہوں نے بدل لئے ہوں گے۔ وہ میک اپ کے ماہر ہیں البتہ میں تمہیں عمران کا قد وقامت بتا دیتی ہوں اور اس کے ساتھیوں کی تعداد بھی اس طرح تم انہیں آسانی سے شناخت کر سکو گے"...... سوسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے اتنا ہی کافی ہے"...... مارک نے کہا تو سوسن نے اسے تفصیل بتا دی۔

" اوکے میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ پھر جیسے ہی کام ہو گا میں تمہیں کال کروں گا"...... مارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے رسیور رکھ دیا۔

" کاش میں یہاں کی بجائے ونگٹن میں ہوتی"...... سوسن نے کہا۔

" مجبوری ہے۔ یہاں سے وہاں جانے تک عمران اپنا کام کر گزرے گا"...... ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



رابرٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ درمیانے درجے کی کوٹھی تھی۔ عمران نے کار اس کے پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھ گیا جہاں کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ صرف خاور اور چوہان تھے جبکہ صدیقی اور نعمانی کو اس نے وہیں رہائش گاہ پر ہی چھوڑ دیا تھا کیونکہ اول تو وہ سارے ایک ہی کار میں سفر نہ کر سکتے تھے کیونکہ ایکریمیا میں کار میں چار سے زیادہ افراد سوار نہ ہو سکتے تھے اور دوسری بات یہ کہ اس کام میں اتنے سارے افراد کی ضرورت بھی نہ تھی۔ خاور اور چوہان کار میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ اس کے لباس سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمیں مس مارشا

سے ملنا ہے اور ان تک ڈاکٹر انتھونی پیٹر صاحب کا ایک اہم اور خصوصی پیغام پہنچانا ہے"...... عمران نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں"۔ ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ شاید ڈاکٹر کے نام نے اس پر اثر کیا تھا اس لئے بغیر کسی مزید پوچھ گچھ کے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی تھی۔ عمران واپس مڑ کر کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد جب پھاٹک کھل گیا تو اس نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں ایک چھوٹی کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے کار اس کے ساتھ جا کر پورچ میں کھڑی کی اور پھر عمران سمیت اس کے ساتھی کار سے نیچے اتر آئے۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور تیزی سے مڑ کر پورچ کی طرف آگیا۔

" آیئے جناب"...... ملازم نے کہا اور انہیں لے کر برآمدے کی سائیڈ میں بنے ہوئے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

" تشریف رکھیں میں مس صاحبہ کو اطلاع کرتا ہوں"۔ ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران مسکراتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایکریمی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے پتلون اور شرٹ پہنی ہوئی تھی البتہ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔



" تشریف رکھیں میرا نام مارشا ہے مجھے میرے ملازم نے بتایا ہے کہ آپ ڈیڈی کا کوئی اہم پیغام لے کر آئے ہیں"۔ مارشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور وہ خود بھی ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

" ہاں مس مارشا۔ آپ کے لئے انتہائی اہم پیغام ہے کہ آپ ہمارے سامنے ڈاکٹر صاحب سے فون پر بات کریں اور انہیں اپنی خیریت کے بارے میں بتائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بات ہوئی۔ میں سمجھی نہیں۔ ڈیڈی سے تو میری فون پر بات چیت ہوتی رہتی ہے"...... مارشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اصل میں ڈاکٹر صاحب آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ اگر وہ آپ کو فون کریں تو لیبارٹری کے اصول کے مطابق فون کالز ٹیپ ہوتی ہیں جبکہ باہر سے اگر وہاں فون کیا جائے تو کالز ٹیپ نہیں ہوتیں اس لئے انہوں نے مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ ہمارے سامنے فوری طور پر انہیں فون کال کریں۔ ظاہر ہے باقی بات وہ خود کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن یہ آپ کے سامنے والی شرط کا کیا مطلب ہوا"...... مارشا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ جلد از جلد آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو مارشا نے ہونٹ چباتے ہوئے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران غور سے

ان نمبروں کو دیکھ رہا تھا اور مارشا جیسے جیسے نمبر پریس کرتی جا رہی
تھی اسے اطمینان ہوتا جا رہا تھا کہ مادام ڈینی نے جو نمبر بتایا ہے وہ
درست ہے۔

"برائے کرم لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیں"...... عمران نے کہا
تو مارشا نے چونک کر ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف دیکھا اور پھر
لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز
سنائی دینے لگی۔ عمران نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے چوہان کی طرف
دیکھا تو چوہان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ مارشا اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر چونکی ہی
تھی کہ دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور عمران
نے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور کی طرف دیکھا۔

"مارشا بول رہی ہوں ڈیڈی"...... مارشا نے تیز تیز لہجے میں کہا
ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کریڈل پر ہاتھ رکھ
دیا۔ اسی لمحے خاور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے نہ صرف
رسیور اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا بلکہ اس کا دوسرا بازو بجلی کی سی
تیزی سے گھوما اور مارشا چیختی ہوئی اچھل کر صوفے پر گری اور پھر وہ
جیسے ہی اٹھنے لگی خاور نے اس کی کنپٹی پر ایک اور ضرب لگا دی اور
چیختی ہوئی مارشا ایک بار پھر جھٹکے سے گری اور ساکت ہو گئی۔
عمران نے رسیور خاور کے ہاتھ سے لیا ہی تھا کہ اچانک گھنٹی بج اٹھی



اور عمران نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"ہیلو"...... رسیور سے ڈاکٹر انتھونی پیٹر کی آواز سنائی دی۔

"مارشا بول رہی ہوں ڈیڈی۔ نجانے یہ کال کیوں کٹ گئی تھی۔
میں تو پریشان ہو گئی تھی"...... عمران نے مارشا کے لہجے اور آواز میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی پریشان ہو گیا تھا لیکن تم نے کال کیوں کی ہے"۔
دوسری طرف سے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیڈی۔ میں نے رات کو خواب میں آپ کو انتہائی بری حالت
میں دیکھا ہے۔ اس وقت سے میں بے حد پریشان ہوں۔ میں نے
اپنے آپ کو بہت روکا کہ آپ کو فون نہ کروں لیکن اب مجبور ہو کر
میں آپ کو فون کر رہی ہوں۔ آپ پلیز یہاں آ جائیں میں بے حد
پریشان ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ پلیز مارشا۔ تم سائنس کی طالب علم ہو پھر ان خوابوں وغیرہ
پر کیوں یقین کر رہی ہو۔ تم بے فکر رہو میں بالکل ٹھیک ہوں
پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف
سے ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک طویل سانس لے کر سیدھا
ہو گیا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... خاور نے کہا۔

"اس مارشا کو اٹھا کر ساتھ لے چلو۔ اب اس کی موت کی دھمکی

ڈاکٹر کو فارمولا لے کر یہاں پہنچنے پر مجبور کر دے گی"...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی مارشا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے جہاں چوہان کھڑا ہوا تھا۔

"یہاں دو ملازم تھے دونوں کو بے ہوش کر دیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"...... عمران نے کہا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی سے نکل کر تیزی سے واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ بے ہوش مارشا عقبی سیٹوں کے درمیان پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اپنی رہائش گاہ کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی اور پھر وہ تینوں کار سے نیچے اترے۔ اسی لمحے نعمانی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔ اس دوران خاور نے بے ہوش مارشا کو باہر نکال کر کاندھے پر ڈالا او اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا یہ مارشا ہے عمران صاحب"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر کی بیٹی مارشا ہے۔ اب اس کے ذریعے ڈاکٹر کو مجبور کیا جائے گا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور نعمانی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سوسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اور ڈیوڈ دونوں کافی دیر سے مارک کی طرف سے فون کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"یس۔ سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"مارک بول رہا ہوں سوسن۔ مارشا کو اغوا کر لیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سوسن اور لاؤڈر پر مارک کی بات سنتا ہوا ڈیوڈ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اغوا کر لیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کب"...... سوسن نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو کال کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت جب مارشا کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہاں دو ملازم بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور مارشا موجود نہ تھی۔ ان ملازموں کو جب ہوش دلایا گیا تو ان میں

سے ایک جس کا نام جیکب ہے نے بتایا کہ کار پر تین افراد آئے تھے۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے بھیجا ہے اور انہوں نے مارشا کو انتہائی اہم پیغام دینا ہے جس پر اس نے پھاٹک کھول دیا۔ انہوں نے کار اندر پورچ میں روکی اور پھر ملازم نے انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھایا اور پھر جا کر اس نے مارشا کو اطلاع دی۔ مارشا بے حد حیران ہوئی۔ بہر حال وہ ڈرائینگ روم میں چلی گئی اور ملازم ان کے لئے شراب لینے کے لئے ایک کمرے میں آیا تو ایک آدمی اس کے پیچھے آیا اور پھر اس نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ جس کے بعد اسے ہمارے سامنے ہوش آیا۔ دوسرے ملازم کو سرے سے کچھ معلوم نہیں ہے۔ وہ کچن میں تھا کہ اچانک اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ ویسے مارشا کوٹھی سے غائب ہے۔ اس ملازم سے میں نے ان تینوں کے حلیئے اور کار کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی ہے۔ اب میرے آدمی اس کار کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں"...... مارک نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کام یقیناً اس عمران نے اس لئے کیا ہو گا کہ وہ مارشا کے ذریعے ڈاکٹر کو بلیک میل کر کے اس سے فارمولے کی کاپی حاصل کر لے۔ میں چیف سے کہہ کر ڈاکٹر سے رابطہ کرتی ہوں تم انہیں تلاش کرو"...... سوسن نے کہا۔

"میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں"...... مارک نے کہا۔



"او کے۔ میں پھر تم سے رابطہ کروں گی"...... سوسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران واقعی بے پناہ شاطر آدمی ہے اس نے یہ ایسا کھیل کھیلا ہے کہ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی"...... سوسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ڈاکٹر سے کسی طرح رابطہ کرو سوسن ورنہ اس عمران نے اگر ڈاکٹر سے رابطہ کر لیا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا"...... ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"باس جیکسن تو ولنگٹن میں ہے۔ تم کسے فون کر رہی ہو"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"میں چیف مارٹن کو کال کر رہی ہوں"...... سوسن نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خشک اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں چیف مارٹن سے بات کرائیں"۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سوسن کیوں کال کی

ہے"...... مارٹن کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور سوسن نے اسے عمران کے مادام ڈیزی کے ذریعے ڈاکٹر کی بیٹی اور اس کے خصوصی فون نمبر کے بارے میں تفصیل بتانے کے بعد اس کے اغوا کے بارے میں بھی بتا دیا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اب مارشا کے ذریعے ڈاکٹر کو بلیک میل کر کے اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے"۔ مارٹن نے کہا۔

" یس سر۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے کہ آپ کسی طرح ڈاکٹر صاحب تک یہ بات پہنچا دیں کہ وہ کسی بلیک میلنگ میں نہ آئیں۔ ہم مارشا کو بھی رہا کرا لیں گے اور عمران کو بھی ختم کر دیں گے کیونکہ لیبارٹری سیلڈ ہے اور ہمارے پاس وہاں کے نمبر نہیں ہیں"...... سوسن نے کہا۔

" جو نمبر مادام ڈیزی نے معلوم کر کے عمران کو بتائے ہیں ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا"...... مارٹن نے کہا۔

" نہیں باس۔ اس وقت تو ہمارے ذہنوں میں یہ بات ہی نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہم نے اس پر توجہ نہ دی اور اب اگر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تو اس میں کافی وقت لگ جائے گا اور اس دوران عمران اپنا کام کر گزرے گا"...... سوسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں"...... مارٹن نے کہا۔

" میرا خیال ہے چیف کہ اب میں یہاں رہنے کی بجائے ولنگٹن



چلی جاؤں کیونکہ اب یہاں رہنا بے سود ہے"...... سوسن نے کہا۔

" نہیں۔ تم یہیں رہو۔ وہاں مارک کام کرے گا اور جب ڈاکٹر بلیک میل نہ ہو سکے گا تو عمران لامحالہ یہیں آئے گا اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم وہاں پہنچو اور وہ یہاں پہنچ جائے اور اسے یہاں کا میدان خالی ملے"...... مارٹن نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف"...... سوسن نے کہا۔

" اوکے"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" عمران کے اس نئے کھیل نے ہمیں عضو معطل بنا کر رکھ دیا ہے۔ اب سارا کھیل اس مارک کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے"۔ سوسن نے کہا۔

" عمران اس مارک کے بس کا روگ نہیں ہے سوسن اور چیف بہرحال ڈاکٹر کو قائل کر لے گا اس لئے بے فکر رہو عمران اس کھیل میں کامیاب نہ ہو سکے گا اور معاملات پھر وہیں آ جائیں گے جہاں سے چلے تھے اس لئے بے فکر رہو۔ آخری گیم ہماری ہی ہو گی"۔ ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے اپنی رہائش گاہ پر پہنچتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسری طرف سے گھنٹی کچھ دیر تک بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی لیکن لہجے میں جھلاہٹ نمایاں تھی۔

"ڈاکٹر انتھونی پیٹر میری بات اطمینان سے سنو۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ تمہاری بیٹی مارشا کو ہم نے اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا ہے اور اب وہ ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے اور اس کی زندگی کے بدلے میں تم سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تم کاسمک سٹار ایمرالڈ سے پی ایکس میزائل کا ایندھن تیار کرنے والے فارمولے کی ایک کاپی ہمارے حوالے کر دو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو پھر



تمہاری بیٹی کو انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی مارشا نے مجھ سے بات کی ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی تکلیف ہو۔ ویسے اگر تم اس کی چیخیں سننا چاہتے ہو تو دوسری بات ہے۔ بہرحال اس کا ثبوت یہ ہے کہ جس نمبر پر اس وقت تم سے بات ہو رہی ہے یہ نمبر صرف مارشا کو معلوم تھا اور مارشا نے تم سے خواب کے بارے میں جو بات کی تھی وہ بھی ہماری موجودگی میں کی تھی اور یہ بھی سن لو کہ اس فارمولے کی کاپی ہمیں ملنے سے ایکریمیا کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ ہمارے پاکیشیا تو کیا شوگران کے پاس بھی ایسی لیبارٹریاں نہیں ہیں کہ اس میں پی ایکس میزائل تیار کیا جا سکے۔ ہم صرف اپنے ملک سے ملنے والے کاسمک ایمرالڈ کو اپنے ملک کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سے اپنے عام میزائلوں اور دفاعی طیاروں کی سپیڈ اس قدر بڑھانا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے دشمن ملکوں کے لئے ناقابل تسخیر بن جائیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ملک سے غداری کروں۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ہولڈ کرو"...... عمران نے کہا اور پھر کچھ دیر بعد اس

کے حلق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے مارشا انتہائی تکلیف کی وجہ سے چیخ رہی ہو۔

"تم نے سن لیں ڈاکٹر اپنی اکلوتی بیٹی کی چیخیں اور یہ صرف ٹریلر تھا ورنہ ہم اس کے پورے جسم میں زخم ڈال کر ان میں مرچیں بھر دیں گے اور پھر اس کی چیخیں اس سے بھی زیادہ کربناک ہوں گی۔ بولو۔ جواب دو یا پھر ہم کارروائی شروع کر دیں"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ میری معصوم بیٹی کو مت تکلیف دو پلیز۔ وہ معصوم ہے۔ اسے مت گھسیٹو اس سلسلے میں پلیز"...... اس بار ڈاکٹر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر دو ٹوک انداز میں جواب دو۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہاں یا ناں میں جواب دو اور یہ سن لو کہ پھر تمہارے پاس مزید کوئی گنجائش نہ ہو گی سوائے اس کے کہ تم مارشا کی کربناک چیخیں سنتے رہو اور پھر مارشا تڑپ تڑپ کر آخرکار جان دے دے گی پھر تم اس فارمولے کو چاٹتے رہنا"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"سنو۔ سنو۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اس فارمولے کو ایکریمیا کے خلاف استعمال نہیں کرو گے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں اور تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہم چاہیں بھی تو اسے ایکریمیا کے خلاف استعمال نہیں کر سکتے"۔ عمران نے



کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مارشا کو کچھ مت کہو میں تمہیں کاپی دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم مارشا کو چھوڑ دو۔ پلیز"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ڈاکٹر کہ حکومت نے لیبارٹری سیلڈ کر دی ہے اس لئے تم باہر نہیں آسکتے اور ہم انتظار نہیں کر سکتے اس لئے تم اس فون پر فارمولے کے مین پوائنٹ مجھے لکھوا دو۔ ہم مارشا کی بات تم سے کرا دیں گے اور خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو سائنسی فارمولا ہے۔ وہ کوئی ناول یا افسانہ تو نہیں ہے اور سنو پہلے میری بات مارشا سے کراؤ"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا۔

"جہاں تک سائنسی فارمولے کا تعلق ہے تو میں بھی سائنس کا طالب علم ہوں اس لئے تم فکر مت کرو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے اپنی طرف سے چالاکی دکھانے کی کوشش کی اور مجھے غلط پوائنٹس لکھوائے تو پھر مارشا کیا تم بھی عبرتناک موت کا شکار ہو جاؤ گے اور مارشا سے میں تمہاری بات کرا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ڈیڈی۔ ڈیڈی پلیز جو یہ مانگتے ہیں انہیں دے دیں پلیز۔ یہ انتہائی ظالم اور سفاک لوگ ہیں۔ پلیز ڈیڈی"...... عمران نے مارشا کے لہجے میں خود ہی بات کرتے ہوئے کہا جبکہ مارشا ویسے ہی صوفے

پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ اچھا اچھا۔ تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔
ڈونٹ وری"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا۔

" ہیلو ڈاکٹر اب تمہیں اطمینان ہو گیا ہے ناں۔ اب فارمولا
لکھواؤ"...... عمران نے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ یہ تو انتہائی پیچیدہ فارمولا ہے۔ میں کیسے اس
کے پوائنٹس لکھواؤں۔ نہیں یہ تو ناممکن ہے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

" تمہاری لیبارٹری میں فیکس تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ہے۔ مگر وہ اس فون کے ساتھ تو منسلک نہیں ہے"۔ ڈاکٹر
نے کہا۔

" جس فون کے ساتھ فیکس ہے اس سے باہر فون تو ہو سکتا ہو
گا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

" تو پھر چند منٹ بعد میں دوبارہ تمہیں کال کروں گا اور وہ نمبر
بتاؤں گا جس پر تم فارمولے کی کاپی فیکس کرو گے لیکن یہ سن لو
کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے ورنہ پھر مارشا تمہیں
زندہ نہیں ملے گی"...... عمران نے کہا۔

" میں کسی کو نہیں بتاؤں گا پلیز مارشا کو کچھ نہ کہو"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر
ہاتھ ہٹا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر



دیئے۔

" رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

" مادام ڈینی سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران
نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈینی کی آواز سنائی
دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈینی۔ کیا تمہارے کلب میں فیکس
ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ہے۔ کیوں"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا نمبر مجھے بتاؤ اس پر ایک اہم دستاویز آئے گی وہ تم نے
سنبھال کر رکھنی ہے۔ میں تم سے لے لوں گا اور اس کا معاوضہ
تمہیں دے دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" کس قسم کی دستاویز"...... ڈینی نے چونک کر پوچھا۔

" ایک سائنسی فارمولے کی کاپی ہے"...... عمران نے جواب
دیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے نمبر نوٹ کر لو"...... دوسری طرف سے
ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

" اوکے۔ اب تم نے اس فیکس کے پاس رہنا ہے اور جیسے ہی یہ

فارمولا فیکس پر آئے تم نے اسے سنبھال کر اپنے سیف میں رکھنا ہے۔ سمجھ گئیں۔ یہ انتہائی اہم دستاویز ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم فکر مت کرو۔ مجھے صرف معاوضے سے غرض ہے"...... مادام ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر ہاتھ سے کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر انتھونی پیٹر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں فیکس کا نمبر نوٹ کیجئے اور اس نمبر پر فارمولا فیکس کر دیں۔ آپ کی مارشا صحیح سلامت واپس گھر پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مادام ڈینی کا بتایا ہوا فیکس نمبر دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی اسے فیکس کرتا ہوں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"کتنی دیر لگ جائے گی تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نصف گھنٹہ تو لگ جائے گا"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"اور سنو کسی کو نہ بتانا کہ تم نے اسے فیکس کیا ہے۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں گا اور پھر مارشا سے بھی بات کراؤں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ اس قدر سخت حفاظتی



انتظامات کے باوجود آپ اس لیبارٹری سے فارمولا نکال لینے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعی جس انداز میں آپ سوچتے اور کام کرتے ہیں ایسا کوئی اور سوچ بھی نہیں سکتا"...... خاور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تو داؤ لگنے والی بات ہو گئی ہے خاور۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ اندھے کے پیر کے نیچے پرندہ آ گیا اور اس نے اپنے شکاری ہونے کا اعلان کر دیا"...... عمران نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔ چوہان، نعمانی اور صدیقی بھی جو اس دوران کرسیوں پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر نصف گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزار کر عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ مادام ڈینی سے بات کراؤ۔ عمران نے کہا۔

"یس۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈینی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ فیکس پر فارمولا موصول ہو گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"موصول ہو گیا ہے اور میں نے اسے سیف میں رکھ دیا ہے لیکن

"سن لو کہ میں اپنی مرضی کا معاوضہ لوں گی"...... ڈینی نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو تمہاری مرضی کا ہی معاوضہ تمہیں ملے گا۔ میں نے کبھی ان معاملات میں رقم کی پرواہ نہیں کی"۔ عمران نے کہا۔
"اوکے۔ پھر آ جاؤ لیکن معاوضے سمیت"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر انتھونی پیٹر کی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر کیا تم نے وہی فارمولا فیکس کیا ہے جو میں نے کہا تھا یا کوئی اور فارمولا فیکس کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"وہی کیا ہے۔ تم بے شک چیک کر لو۔ میں مارشا کی جان کیسے رسک میں ڈال سکتا تھا"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا۔
"اوکے اب اپنی بیٹی سے بات کرو"...... عمران نے کہا۔
"ڈیڈی۔ ڈیڈی آپ نے اچھا کیا کہ ان کا کام کر دیا۔ اب یہ مجھے واپس چھوڑنے جا رہے ہیں۔ ان کا رویہ بھی مجھ سے بدل گیا ہے۔ اب تو یہ انتہائی دوستانہ انداز میں بات کر رہے ہیں"...... عمران نے مارشا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ ان کا کام جو ہو گیا ہے۔ بہرحال تم لوٹنی پہنچ کر مجھے فون



کال کرنا تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے"...... ڈاکٹر انتھونی پیٹر نے کہا۔
"یس ڈیڈی"...... عمران نے مارشا کی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"لو بھئی مشن مکمل ہو گیا۔ اب ہم نے فارمولا وصول کرنا ہے اور واپس چلے جانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس مارشا کا کیا کرنا ہے"...... خاور نے کہا۔
"اسے ساتھ لے لو۔ راستے میں کسی مناسب جگہ پر ڈال دیں گے۔ ہوش میں آنے کے بعد خود ہی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا۔
"اس کی رہائش گاہ پر اسے کیوں نہ پہنچا دیا جائے"...... خاور نے کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے ملازم اس دوران ہوش میں آ چکے ہوں اور وہاں پولیس موجود ہو اور پھر ہمیں آگے جانے کے لئے لمبا چکر کاٹ کر جانا پڑے گا اس لئے راستے میں ڈال دیں گے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مارک اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کیونکہ چیف مارٹن کی طرف سے بھی اسے حکم دیا گیا تھا کہ اس نے ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا نہ صرف سراغ لگانا ہے بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ چیف نے اسے بتایا تھا کہ سوسن اور ڈیوڈ کی ڈیوٹی لیک ڈیو میں لگائی گئی ہے جبکہ اس کی ڈیوٹی یہاں ولنگٹن میں لگا دی گئی ہے ورنہ سوسن اور ڈیوڈ خود ولنگٹن آنا چاہتے تھے اس لئے اب تمام ذمہ داری مارک پر آ گئی تھی۔ پہلے تو وہ صرف سوسن کی وجہ سے یہ کام کر رہا تھا لیکن اب چیف نے اس کی باقاعدہ نہ صرف ڈیوٹی لگا دی تھی بلکہ اس سے وعدہ بھی کر لیا تھا کہ اگر وہ اس مشن میں کامیاب ہو گیا تو اسے ترقی بھی دے دی جائے گی اس لئے اس کا پورا سیکشن پورے شہر میں پاگلوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا لیکن اب تک نہ ہی وہ



لوگ ٹریس ہوئے تھے اور نہ ہی وہ کار جس پر وہ سوار ہو کر مارشا کی رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔ کار کا صرف رنگ اور ماڈل ہی مارشا کے ملازم سے معلوم ہو سکا تھا کیونکہ بقول اس کے اس نے رجسٹریشن نمبر کا خیال ہی نہ کیا تھا اور جو حلیئے اس نے بتائے تھے وہ بھی عام ایکریمیوں کے تھے اور ولنگٹن اتنا بڑا شہر تھا کہ وہ بذات خود کسی ملک جتنا تھا۔ اتنے بڑے ملک میں صرف ان موہوم سی معلومات کی بنا پر چند افراد کو تلاش کرنا بھوسے کے ڈھیر سے سوئی تلاش کرنے سے بھی زیادہ مشکل کام تھا لیکن چونکہ اس کے سیکشن کے آدمی انتہائی تربیت یافتہ تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ جلد یا بدیر وہ ان کا کسی نہ کسی طرح سراغ لگا ہی لیں گے اور چونکہ طویل انتظار کے باوجود کسی طرف سے کوئی رپورٹ اسے نہ مل رہی تھی اس لئے وہ بے چینی کے عالم میں کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارک بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے اگر اسے معمولی سی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس"...... مارک نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"رائل کلب کی مادام ڈینی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو مارک کا جوش بے اختیار ٹھنڈا پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے یہ خیال اس کے ذہن میں برق کے کوندے کی طرح لپکا کہ یقیناً ڈینی عمران کے

بارے میں ہی کوئی بات کرنا چاہتی ہوگی ورنہ اسے فون کرنے کی کیا
ضرورت تھی تو اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک لہرانے لگی۔
"کراؤ بات"...... مارک نے کہا اور گھوم کر وہ میز کے پیچھے اپنی
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"ہیلو ڈینی بول رہی ہوں رائل کلب سے"...... چند لمحوں بعد
ڈینی کی آواز سنائی دی۔
"مارک بول رہا ہوں ڈینی۔ کیسے فون کیا ہے"...... مارک نے
نرم لہجے میں کہا۔
"وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہو جو عمران نے ریڈ زیرو لیبارٹری
سے نکلوایا ہے"...... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز سنائی دی تو
مارک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر
محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کانوں تک پھیل گئی تھیں۔
"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... مارک کے منہ
سے اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے بغیر اس کی مرضی کے خود بخود زبان
پر سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔
"میں درست کہہ رہی ہوں مارک۔ وہ فارمولا اس وقت میرے
قبضے میں ہے اور کسی بھی لمحے عمران یہ فارمولا مجھ سے حاصل کر سکتا
ہے اگر تم چاہو تو یہ فارمولا میں تمہارے حوالے کر سکتی ہوں۔
عمران سے کوئی بھی بہانہ کیا جا سکتا ہے"...... ڈینی نے کہا تو مارک
کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔



"یہ کس طرح تمہارے پاس پہنچا"...... مارک نے پوچھا۔
"ہاں۔ یہ پوچھنا تمہارا حق ہے کیونکہ ظاہر ہے تم نے اس کے
معاوضے میں مجھے بھاری رقم دینی ہے۔ مجھے عمران کا فون آیا کہ کیا
میرے کلب میں فیکس ہے۔ میں نے جب اقرار کیا تو اس نے مجھ سے
اس کا نمبر لیا اور مجھے بتایا کہ اس نمبر پر ایک سائنسی فارمولا آئے گا۔
میں اسے سنبھال کر سیف میں رکھ لوں۔ پھر وہ مجھ سے حاصل کر لے
گا اور مجھے بھاری معاوضہ دے گا جس پر میں سمجھ گئی کہ یہ وہی
فارمولا ہوگا جو وہ لیبارٹری سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور جس کی وجہ
سے تم اس کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ میں نے سوچا کہ مقصد تو دولت
کمانا ہے تو پھر کیوں نہ یہ دولت تم سے حاصل کی جائے اس طرح
ایکریمیا کا فارمولا بھی ایکریمیا میں رہ جائے گا اور دولت بھی مل جائے
گی"...... ڈینی نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔
"تم اس وقت کہاں سے بول رہی ہو"...... مارک نے پوچھا۔
"اپنے کلب سے۔ کیوں"...... ڈینی نے پوچھا۔
"کیا عمران یہ فارمولا لینے تمہارے کلب آئے گا"...... مارک نے
پوچھا۔
"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ وہ رقم میرے اکاؤنٹ میں
جمع کرا دے گا اور فارمولا کسی بھی آدمی کے ذریعے یا کسی بھی اور
ذریعے سے منگوا سکتا ہے اور اب تک تو ایسے ہی ہوا ہے۔ ویسے ہو
سکتا ہے کہ وہ خود آ جائے۔ تم بہرحال مجھے دوٹوک جواب دو تاکہ

میں کوئی فیصلہ کر سکوں"...... ڈینی نے کہا۔

"میں فارمولا خریدنے کے لئے تیار ہوں۔ بولو کتنی رقم دوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ میں ملازم ہوں"...... مارک نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر دے دو"...... ڈینی نے کہا۔

"دس نہیں صرف پانچ لاکھ ڈالر ملیں گے اور وہ بھی نقد اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا۔ یہ میرا وعدہ لیکن اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہو گی"...... مارک نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے پانچ لاکھ ہی دے دو۔ بہرحال فارمولا تو ایکریمیا میں ہی رہے گا۔ شرط کیا ہے"...... ڈینی نے پوچھا۔

"تم اس کی کاپی کر کے عمران کو فروخت نہیں کرو گی۔ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ تم نے ایکریمیا سے غداری کی ہے"...... مارک نے کہا۔

"میں تو ایسا نہیں کروں گی لیکن میں اس کا ثبوت تمہیں کیسے دوں گی کہ میں نے اس کی کوئی کاپی نہیں کی"...... ڈینی نے کہا۔

"میرا سیکشن اور حکومت کی دوسری ایجنسیاں چیکنگ کرتی رہیں گی اور اگر تم نے یہ فارمولا عمران کو دے دیا تو ہمیں پتہ چل جائے گا"...... مارک نے کہا۔

"لیکن مجھے بہرحال عمران کو فارمولا دینا تو ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ عفریت میرے پیچھے لگ جائے گا اس کے لئے میں نے یہی سوچا ہے کہ وزارت سائنس سے کوئی بھی سائنسی فارمولا حاصل کر



کے اس کی کاپی عمران کو دے دوں۔ اب اگر اس کے نزدیک یہ غلط فارمولا ہو گا تب بھی مجھ پر کوئی حرف نہیں آئے گا"...... ڈینی نے کہا۔

"وہ بے حد شاطر آدمی ہے ڈینی۔ وہ قیامت تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم اسے خود بلاؤ اور ہمیں اس کی آمد کے بارے میں اطلاع کر دو ہم اسے ہلاک کر دیں گے اس طرح تمہاری جان ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائے گی"...... مارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود جو مناسب سمجھوں گی کر لوں گی تم فوراً پانچ لاکھ ڈالر لے کر میرے پاس آجاؤ اور فارمولا لے جاؤ لیکن تمہیں زیادہ دیر نہیں لگنی چاہئے"...... ڈینی نے کہا۔

"میرا آدمی تمہارے پاس پہنچ جائے گا زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر پانچ لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک لے کر"...... مارک نے کہا۔

"او کے بھیجو اسے"...... ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو مارک نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"راجر کو بھیجو میرے پاس فوراً ابھی اسی وقت"...... مارک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے

اندر موجود ایک چیک بک نکال کر اس نے چیک پر پانچ لاکھ ڈالر کی رقم کا اندراج کیا اور نیچے اپنے دستخط کر کے اس نے مخصوص کوڈ لکھا اور پھر چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے چیک بک واپس دراز میں ڈال کر ابھی دراز بند کی تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ راجر یہ چیک لو اور فوراً رائل کلب پہنچو۔ وہاں مادام ڈینی ہو گی اسے یہ چیک دے کر اس سے کاغذات لے کر آنے ہیں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرنا ہے۔ اگر تمہیں دیر ہو گئی تو پھر یہ کاغذات کسی اور کے ہاتھ لگ جائیں گے"...... مارک نے چیک راجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... راجر نے چیک لیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اگر یہ واقعی وہی فارمولا ہے تو پھر یہ عمران واقعی اس صدی کا عجوبہ ہے کہ لیبارٹری سیلڈ ہے اور فارمولا وہاں سے رائل کلب کی فیکس مشین پر فیکس ہو کر آ گیا ہے"...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ پہلے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں بے چینی تھی اب اسے فارمولا کے بارے میں بے چینی تھی۔ گو وہ چاہتا تو یہ تھا کہ اپنے سیکشن کو رائل کلب کے گرد پھیلا دے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کا سراغ بہرحال رائل کلب سے ہی نکل سکتا ہے لیکن وہ اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ پہلے یہ فارمولا ہاتھ آ جائے پھر کوئی بھی کارروائی



کی جا سکتی ہے اس لئے وہ مسلسل ٹہلتا رہا اور پھر اسے ٹہلتے ہوئے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور راجر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کا لفافہ تھا۔

"کیا ہوا۔ لے آئے ہو"...... راجر نے کہا۔

"یس باس"...... راجر نے لفافہ مارک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... مارک نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں کار کی بجائے موٹر سائیکل پر گیا تا کہ جلد از جلد پہنچ سکوں۔ وہاں میں نے کاؤنٹر پر جب آپ کا نام لیا تو مجھے فوراً ڈینی کے آفس پہنچا دیا گیا۔ ڈینی نے چیک لے کر میز کی دراز سے یہ لفافہ نکال کر مجھے دیا اور میں اسے لے کر واپس آ گیا"...... راجر نے جواب دیا۔

"نگرانی تو نہیں ہوئی تمہاری"...... مارک نے پوچھا۔

"نو باس۔ ویسے میں نے خیال رکھا تھا"...... راجر نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... مارک نے کہا اور پھر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات نکالے۔ یہ واقعی فیکس شدہ کاغذات تھے۔ وہ انہیں پڑھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن یہ کمپیوٹر کوڈنگ میں تھے اس لئے اس کے پلے کچھ نہ پڑ سکا تو اس نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالے اور پھر لفافہ اس نے

میز کی دراز میں رکھ دیا اور دراز بند کر کے اس نے میز کے ایک کنارے پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے اپنے سامنے رکھا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارک کالنگ۔ اوور"...... مارک نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ باس فریڈرک بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اس کے سیکشن کے نائب فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

"فریڈرک۔ عمران یا اس کا کوئی ساتھی یا آدمی رائل کلب پہنچے گا۔ اس نے مادام ڈینی سے ملنا ہے اور اس سے کوئی فارمولا حاصل کرنا ہے اس لئے تم اپنے پورے سیکشن کو رائل کلب کے گرد پھیلا دو اور خصوصی مشینری سے مادام ڈینی کا فون بھی سنو اور ٹیپ کرو۔ اس طرح تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لو گے اس کے بعد تم نے فل ایکشن کرنا ہے اور پھر مجھے رپورٹ دینی ہے۔ میری بات سمجھ گئے ہو ناں۔ اوور"...... مارک نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... مارک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے والا بٹن پریس کیا اور پھر اسے میز کے کنارے پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے



اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سیکشن انچارج مارک بول رہا ہوں چیف سے بات کرائیں"۔ ارک نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ریڈ ایجنسی کے ہیف مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"مارک بول رہا ہوں چیف"...... مارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے یں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے یں"...... مارٹن نے پوچھا۔

"باس ان کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ وہ جلد ہی ٹریس ہو کر ہلاک ہو ائیں گے لیکن میرے پاس آپ کے لئے انتہائی اہم ترین خبر ہے اور ہ یہ کہ جس فارمولے کو عمران ریڈ لیبارٹری سے حاصل کرنا چاہتا ھا وہ فارمولا سیلڈ لیبارٹری سے باہر آ گیا تھا لیکن عمران کی بجائے میں نے اسے حاصل کر لیا ہے"...... مارک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے"...... چیف ارٹن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس"...... مارک نے کہا اور پھر اس نے ڈینی کے فون کرنے سے لے کر راجر کے ذریعے فارمولا حاصل

کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے اس مارشا کو استعمال کر کے ڈاکٹر انتھونی پیٹر کو فارمولا دینے پر مجبور کر دیا اور چونکہ لیبارٹری سیلڈ تھی اس لئے اس نے اسے فیکس پر حاصل کیا۔ اوہ ویری بیڈ۔ اگر ڈینی یہودی ہونے کی وجہ سے دولت کی خاطر تمہیں فون نہ کرتی تو عمران خاموشی سے فارمولا حاصل کر کے نکل جاتا اور ہم یہ سمجھتے رہ جاتے کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلا گیا ہے۔ اوہ۔ یہ عمران واقعی ذہانت کا جادوگر ہے۔ بہرحال گڈ شو تم نے ایکریمیا پر احسان کیا ہے۔ تم یہ فارمولا فوراً ہیڈ آفس بھجوا دو اور سنو تمہیں چاہئے تھا کہ فارمولا حاصل کرتے ہی ڈینی کو ہلاک کر دیتے کیونکہ اس طرح عمران کے فارمولا حاصل کرنے یا ہمارے پیچھے آنے کے امکانات ختم ہو جاتے"...... مارٹن نے کہا۔

"چیف ڈینی نے تو ہمیں فارمولا دیا ہے اور ہم نے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے اسے کیوں ہلاک کیا جاتا"۔ مارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بعض اوقات انتہائی احمقانہ باتیں کرتے ہو مارک۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈینی تمہارے ساتھ کئے گئے وعدے کا پاس کرے گی۔ وہ یہودی ہے اس نے دولت کے لالچ میں تمہیں فارمولے کی کاپی دے دی ہے اور دوسری کاپی وہ لامحالہ عمران کو دے دے گی اور عمران کو بھی ظاہر ہے اسی بات کا خدشہ ہو گا کہ کہیں ڈینی اس کی



کاپی کر کے اپنے پاس نہ رکھ لے اس لئے اس نے لامحالہ ڈینی سے یہ بات اگلوا لینی ہے کہ اس نے اس کی کاپی تمہیں فروخت کی ہے یا دوسری صورت میں اگر ڈینی نے اپنا وعدہ نبھایا تو عمران کیا خاموشی سے واپس چلا جائے گا نہیں۔ بلکہ وہ ڈینی سے اصل صورت حال اگلوا لے گا اور پھر وہ تمہارے خلاف کام شروع کر دے گا اس لئے اگر ڈینی ہلاک ہو جائے تو سارے راستے بند ہو جائیں گے اور عمران کو لامحالہ دوبارہ ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے رجوع کرنا پڑے گا اور اس دوران حکومت لیبارٹری کی فیکس مشین آف کرا دے گی"۔ مارٹن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر۔ میں سمجھ گیا۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتا ہوں"۔ مارک نے کہا۔

"جلدی کرو اور فارمولا مجھے بھجوا دو فوراً اور جلدی"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر انتہائی تیز رفتاری سے فریڈرک کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارک کالنگ۔ اوور"...... مارک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں فریڈرک بول رہا ہوں۔ اوور"...... فریڈرک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور"...... مارک نے تیز لہجے

میں پوچھا۔
"میں ابھی اپنے ساتھیوں سمیت رائل کلب پہنچا ہوں باس اور اب وہیں سے بول رہا ہوں۔ اوور"...... فریڈرک نے کہا۔
"سنو۔ فوری طور پر اس رائل کلب کی مالکہ مادام ڈینی کو اس انداز میں ہلاک کرادو کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے اور اس کے بعد وہاں نگرانی کرو اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگاؤ۔ فوراً یہ کام کرو یہ چیف کا حکم ہے۔ اوور"...... مارک نے کہا۔
"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ڈینی کی ہلاکت کی مجھے فوراً رپورٹ دینا اور کام جس قدر تیز رفتاری سے ہوسکے کرو۔ اوور اینڈ آل"...... مارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر اس پر اپنی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ وہ اب اس فارمولے کو راجر کے ہاتھ ہی ہیڈ کوارٹر بھجوانا چاہتا تھا۔



کار میں عمران کے ساتھ اس بار چوہان اور صدیقی تھے جبکہ نعمانی اور خاور کو عمران نے دوسری کار میں مارشا کو کسی ویران جگہ پر پہنچانے کا کہا تھا۔ پہلے عمران کا خیال تھا کہ وہ خود راستے میں اسے کہیں ڈلوا دے گا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح اسے خاصا لمبا چکر کاٹنا پڑتا جبکہ وہ جلد از جلد ڈینی سے وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ ڈیوٹی نعمانی اور خاور کی لگائی تھی اور خود صدیقی اور چوہان سمیت وہ رائل کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ صدیقی سائیڈ سیٹ پر اور اکیلا چوہان عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ راستے میں جگہ جگہ ٹریفک چیکنگ کی وجہ سے انہیں کافی دیر تک رکنا پڑا تھا لیکن چونکہ ان کے کاغذات مکمل تھے اس لئے انہیں جانے کی اجازت دے دی گئی۔
"عمران صاحب یہ ڈینی یہودی ہے کہیں وہ فارمولے کی کاپی نہ کر

لے تاکہ اسے کسی اور کو فروخت کر سکے"...... صدیقی نے ٹریفک چیکنگ سے نکلتے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایسا کر سکتی ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ وہ کاپی چاہے پورے ایکریمیا کو فروخت کر دے اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا اور دوسری بات یہ کہ یہ کاپی اس سے خریدے گا کون۔ غیر ممالک کو وہ فروخت نہیں کر سکتی اس لئے مجھے اس بات کی فکر نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح اس ریڈ ایجنسی یا ٹاپ ایجنسی تک یہ اطلاع تو بہر حال پہنچ ہی جائے گی کہ ہم اس سے کاپی لے گئے ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"پہنچتی رہے۔ ایک بار فارمولا ہمارے ہاتھ آجائے پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے آپ نے اپنا بھی نیا میک اپ کیا ہے اور سب کو بھی نیا میک اپ کرنے کا کہا ہے اس کی کیا کوئی خاص وجہ ہے جبکہ میرے خیال میں پہلے میک اپ میں بھی ہمیں کسی نے نہیں دیکھا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

"ہم نے مارشا کو اغوا کیا ہے۔ اس کے ملازم جیکب نے بہر حال ہمیں دیکھا ہے اور اب تک یقیناً وہ ہوش میں آگیا ہو گا اور مارشا کی گمشدگی کی صورت میں بھی وہ لامحالہ پولیس تک پہنچ چکا ہو گا اس



لئے ہمارے حلیئے بھی یقیناً پولیس تک پہنچ چکے ہوں گے اور کار کے بارے میں تفصیلات بھی اس لئے میں نے اپنے ساتھ ساتھ سب کے نئے میک اپ کر دیئے ہیں تاکہ کوئی خطرے والی بات نہ رہے اور وہ کار بھی گیراج میں بند کر کے یہ دوسری کار نکالی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ محتاط نہیں ہو رہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹاپ اور ریڈ ایجنسی دونوں ایکریمیا کی انتہائی تربیت یافتہ ایجنسیاں ہیں اور لامحالہ یہ لوگ ہمیں یہاں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے اور معاملات کے اس سٹیج پر میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار رائل کلب کے سامنے پہنچ گئی لیکن عمران نے جیسے ہی کار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کمپاؤنڈ میں پولیس کی کاریں موجود تھیں اور وہاں افراتفری کا عالم تھا۔ لوگ اس طرح بھاگے چلے جا رہے تھے جیسے ان کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

"یہاں کیا ہوا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی خاص واقعہ ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کار کو ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ تقریباً خالی پڑی تھی۔ عمران نے جیسے ہی کار روکی پارکنگ

بوائے دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"سر کلب بند کر دیا گیا ہے"...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سر کلب کی مالکہ مادام ڈینی کو ان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کب"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر ابھی پانچ منٹ پہلے پتہ چلا ہے"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا۔

"قاتلوں کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سر کسی کو علم ہی نہیں ہو سکا۔ یہ تو جب اسسٹنٹ مینجر آفس میں گئے تو وہاں مادام کی لاش پڑی ہوئی تھی"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک پولیس آفیسر تیزی سے ان کی کار کی طرف آیا۔

"آپ پلیز واپس چلے جائیں کلب فی الحال بند کر دیا گیا ہے"۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کار موڑنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ کمپاؤنڈ سے باہر آئے اور عمران کار کو دائیں طرف بڑھاتے ہوئے کافی آگے لے گیا اور پھر اس نے کار ایک سائیڈ روڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔



"یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب کہیں یہ سارا سلسلہ اس فارمولے سے متعلق تو نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"شاید۔ لیکن اب کیسے پتہ کیا جائے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"آؤ کہیں بیٹھتے ہیں۔ جب پولیس چلی جائے گی تو پھر کسی سے معلومات حاصل کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دور ایک اور چھوٹا سا کلب نما ہوٹل تھا۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس کلب نما ہوٹل کا ہال آدھے سے زیادہ خالی تھی لیکن عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں زیر زمین دنیا کا ایک بھی فرد نظر نہ آ رہا تھا۔ زیادہ تر کاروباری لوگ ہی بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ سائیڈ سے ایک ادھیڑ عمر ایکریمی نکل کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران سے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"مسٹر ایک منٹ"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"آپ نے مجھ سے کہا ہے"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ کا نام ڈکسٹر ہے اور آپ آج سے پندرہ سال پہلے

ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے ہیڈ آفس میں بطور ریکارڈ کیپر کام کرتے
تھے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا تو اس آدمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ مجھے کیسے جانتے ہیں۔
میں تو آپ کو نہیں پہچانتا"...... اس آدمی نے بڑے غور سے عمران
اور اس کے پیچھے کھڑے اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔

"آپ کا ایک دوست ہوا کرتا تھا پرنس آف ڈھمپ"...... عمران
نے کہا تو وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اوہ۔ اوہ وہ۔ وہ آئیے میرے ساتھ ۔ میں اس
کلب کا مالک ہوں آئیے پلیز آئیے"...... وکٹر نے بری طرح بوکھلائے
ہوئے انداز میں کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس اس راہداری کی طرف
مڑ گیا۔

"آؤ بھئی اس کا مطلب ہے کہ وکٹر صاحب کی یادداشت ابھی
قائم ہے"...... عمران نے مسکرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی
سے وکٹر کے پیچھے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس
کے پیچھے چل پڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس نما بڑے کمرے
میں داخل ہو گئے۔

"تم۔ تم خود تو پرنس نہیں ہو"...... کمرے میں داخل ہوتے ہی
وکٹر نے مڑ کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔



"نہ تاج۔ نہ ہیروں کے ہار۔ نہ آواز لگانے والے نقیب۔ میں
کیسے پرنس ہو سکتا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں
کہا تو وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ مجھے تمہارا قدوقامت دیکھ کر شک ہوا تھا۔ عمران۔
خوش آمدید"...... وکٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس
نے تیزی سے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"حیرت ہے کہ اتنے طویل عرصے کے بعد بھی تمہاری یادداشت
اس قدر تیز ہے کہ میرا قدوقامت تک تمہیں یاد ہے"...... مصافحے
کے دوران عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کوئی بھول ہی نہیں سکتا۔ بہرحال تم میک اپ میں ہو
اور تمہارے ساتھی بھی تمہارے ساتھ ہیں اس کا مطلب ہے کہ تم
یہاں کسی خاص مشن پر ہو"...... وکٹر نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ
گیا۔

"جہاں تک میری کمزور سی یادداشت کام کرتی ہے تم نے
ریٹائرمنٹ کے بعد زیر زمین دنیا سے تعلق ختم کر دیا تھا۔ کیا اب بھی
ایسا ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تب سے صرف بزنس کرتا ہوں۔ صاف ستھرا بزنس۔
کلب بزنس۔ تم نے خود دیکھا ہو گا کہ یہاں تمہیں زیر زمین دنیا کا
کوئی آدمی نظر نہ آیا ہو گا"...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھا ہے۔ بہرحال تم فکر مت کرو ہمیں تم سے کوئی کام نہیں۔ ہم تو ویسے ہی یہاں آئے تھے کہ اچانک تم نظر آ گئے ورنہ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ کلب نما ہوٹل تمہاری ملکیت ہے اور ہاں تم شاید کسی کام جا رہے تھے اور شاید ہمارے لئے رک گئے ہو۔ ایسی بات ہے تو ہم ہال میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں تم اپنے کام پر چلے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کوئی خاص کام نہیں ہے۔ بہرحال پہلے بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے"...... وکٹر نے کہا۔

"جوس منگوا لو"...... عمران نے کہا تو وکٹر اٹھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر جوس کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ دوبارہ اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اگر تمہارا مشن حکومت کے خلاف نہیں ہے بلکہ کسی مجرم تنظیم کے خلاف ہے تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... وکٹر نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ اب یہ تمہارا کام نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ فیلڈ سے طویل عرصے تک علیحدہ رہنے کے بعد آدمی کے وہ رابطے نہیں رہتے۔ اس آفر کے لئے تمہارا شکریہ۔ ہم تو رائل کلب کی مادام ڈینی سے ملنے آئے تھے کہ وہاں پتہ چلا کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"ہاں مجھے بھی اطلاع ملی ہے یقیناً اس نے ڈبل گیم کھیلی ہو گی جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے"...... وکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈبل گیم۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ یہودی تھی اور حد درجہ دولت کی ہوس میں مبتلا تھی اس لئے وہ اکثر ایک پارٹی کا کام کرتی تو ساتھ ہی دوسری پارٹی سے بھی بات کر لیتی تھی۔ میں نے اسے کئی بار منع بھی کیا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسی ہی کسی پارٹی نے اسے ہلاک کیا ہو گا لیکن تمہیں اس سے کیا کام تھا"...... وکٹر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

"تم نہیں لو گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں شکریہ"...... وکٹر نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ خاصا سنجیدہ رہنے والا آدمی نظر آتا تھا۔

"میں نے ایک فارمولا اس کے پاس امانتاً رکھوایا تھا وہ لینے آیا تھا لیکن آگے پولیس موجود تھی"...... عمران نے کہا تو وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"اس چیز کا تعلق حکومت سے تھا"...... وکٹر نے کہا تو عمران

چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... عمران نے کہا تو وکٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں تمہاری کوئی مدد تو نہیں کر سکتا لیکن یہ بتا سکتا ہوں کہ مادام ڈینی کے قاتل کا تعلق حکومت کی ریڈ ایجنسی سے تھا اور ریڈ ایجنسی اس وقت حرکت میں آتی ہے جب کوئی اہم حکومتی معاملہ ہو اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ جو فارمولا تم نے امانتاً ڈینی کے پاس رکھوایا تھا اس کا تعلق حکومت سے تو نہیں تھا"...... وکٹر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا قاتل ریڈ ایجنٹ تھا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرا ایک خاص آدمی اس وقت رائل کلب میں موجود تھا۔ وہ اسسٹنٹ مینجر رافیل کے آفس سے نکل رہا تھا کہ اس نے ریڈ ایجنسی کے مارک سیکشن کے ایک آدمی ماسٹر ڈیوڈ کو تیز تیز قدم اٹھاتے ڈینی کے آفس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس وقت تو خیال نہ کیا لیکن نیچے ہال میں آکر اسے اس کا ایک اور واقف آدمی مل گیا اور وہ اس کے ساتھ ہال میں بیٹھ گیا اور اس نے وہاں مارک کے نائب فریڈرک کو بھی دیکھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک وہاں شور برپا ہوا اور پولیس پہنچ گئی تو پتہ چلا کہ ڈینی کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ وہاں سے اٹھ آیا اور اس نے مجھے اطلاع دی اور ماسٹر ڈیوڈ کو میں جانتا ہوں وہ مارک سیکشن میں



ہی کام کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈینی کو ماسٹر ڈیوڈ نے ہی ہلاک کیا ہے"...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈینی نے بتایا تھا کہ اس نے وہ فارمولا اپنے خصوصی سیف میں محفوظ کر رکھا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی طرح اس سیف کو چیک کر لیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسرا معاملہ ہو میرے والا نہ ہو کیونکہ اس فارمولے کے بارے میں کسی حکومتی ایجنسی کو کوئی علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"علم نہیں ہے یا دلچسپی نہیں ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"میں نے لفظ علم استعمال کیا ہے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

"ڈینی کو معلوم تھا کہ یہ فارمولا حکومت کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ فارمولا اسے فیکس پر ملا تھا اور وہ کمپیوٹر کوڈنگ میں ہو گا اس لئے ظاہر ہے وہ اسے پڑھ ہی نہیں سکتی اور اسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا کہاں سے فیکس ہو کر آ رہا ہے البتہ اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ یہ سائنسی فارمولا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں وہ سیف تو فوری طور پر چیک نہیں کرا سکتا کیونکہ ابھی پولیس وہاں موجود ہے اور میں اس سلسلے میں شامل بھی نہیں ہونا چاہتا لیکن اگر تم کہو تو میں مارک سے معلوم کر سکتا ہوں کہ یہ

واردات اس فارمولے کی بناء پر ہوئی ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے"۔ وکٹر نے کہا۔

" تم اس سے کس طرح پوچھو گے"...... عمران نے کہا۔

" میں اس سے براہ راست تو کوئی بات نہیں کروں گا البتہ ایسی بات کروں گا کہ کوئی نہ کوئی اشارہ مل ہی جائے گا۔ آخر میں نے بھی تمام عمر بلیک ایجنسی میں گزاری ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں فیلڈ کا آدمی نہ تھا لیکن بہرحال تعلق تو تھا"...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم ایسا کر لو تو مجھے بے حد اطمینان ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو وکٹر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر موجود ایک سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

" اگر لاؤڈر ہو تو اسے آن کر دینا"...... عمران نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جب اس کے ہاتھ رکے تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" وکٹر بول رہا ہوں وکٹر کلب سے۔ مارک سے بات کراؤ"۔ وکٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔



" ہیلو مارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" وکٹر بول رہا ہوں مارک۔ تمہیں مادام ڈینی کی ہلاکت کی اطلاع تو مل گئی ہو گی"...... وکٹر نے کہا۔

" مادام ڈینی۔ تمہارا مطلب رائل کلب والی مادام ڈینی سے ہے یا کوئی اور ہے"...... مارک نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں وہی۔ تمہارے سیکشن کے لوگ وہاں موجود تھے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ماسٹر ڈیوڈ نے یہ کام کیا ہے۔ میں نے مادام ڈینی سے بڑی بھاری رقم وصول کرنی تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ایک ایسے فارمولے کی کاپی دے دے گی جس کو میں کسی بھی دوسرے ملک کو فروخت کر کے بھاری دولت کما سکتا ہوں لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں صاف ستھرا کام کرتا ہوں لیکن اب میری رقم ڈوب گئی ہے۔ یقیناً یہ کام اس فارمولے کے سلسلے میں ہی ہوا ہو گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی طرح حکومت سے مجھے میری رقم دلوا دو"...... وکٹر نے کہا۔

" کیا واقعی ڈینی نے تم سے فارمولے کی کاپی کی بات کی تھی"۔ مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" ہاں کیوں۔ تم تو جانتے ہو اس کی فطرت کو کہ وہ ہر کام سے دولت پیدا کرنے کی عادی تھی۔ کہیں نہ کہیں سے اسے کوئی فارمولا ہاتھ لگ گیا ہو گا اور اس نے میری رقم سے جان چھڑانے کے لئے مجھے

آفر کر دی۔ کیا کوئی خاص اہمیت کا فارمولا تھا جو تم اس انداز میں
پوچھ رہے ہو"...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم نے اچھا کیا وکٹر کہ اس سے کاپی ہی نہیں لی اور مجھے فون کر
کے اس بارے میں بتا دیا۔ اس فارمولے کی وجہ سے ڈینی ہلاک
ہوئی ہے تاکہ وہ کسی کو اس کی کاپی نہ دے سکے اور یہ بھی سن لو کہ
اب آئندہ کسی کے سامنے اس فارمولے کے بارے میں بات بھی نہ
کرنا ورنہ تمہارا حشر بھی ڈینی جیسا ہو سکتا ہے"...... مارک نے کہا تو
وکٹر نے معنی خیز نظروں سے عمران کی طرف دیکھا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"کیا مطلب۔ کیا اس فارمولے کا تعلق حکومت سے ہے لیکن
مادام ڈینی تو خود بھی حکومت کے خلاف کام نہیں کرتی۔ میں تو سمجھا
تھا کہ کسی تنظیم سے اس نے اسے حاصل کیا ہو گا"...... وکٹر نے
حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔
"یہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی
عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر حاصل کیا تھا لیکن ڈینی کی لالچی
طبیعت نے کام دکھایا۔ اس نے مجھ سے اس کی ایک کاپی کا سودا کرنا
چاہا۔ میں نے بھاری رقم دے کر اس سے فارمولا حاصل کر لیا اور پھر
میں نے ڈینی کا خاتمہ کرا دیا تاکہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ
فارمولا کہاں گیا اور اب میرے آدمی اس عمران اور اس کے ساتھیوں
کو تلاش کر رہے ہیں جیسے ہی وہ ملے انہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا



اور یہ بھی سن لو وکٹر کہ چونکہ تم ان کاموں سے لاتعلق رہتے ہو اس
لئے میں نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے لیکن اب تم نے اپنا منہ سختی
سے بند رکھنا ہے۔ باقی رہی تمہاری رقم تو ظاہر ہے اب تمہیں اس پر
صبر کرنا ہو گا۔ حکومت ایسے معاملات میں نہیں پڑا کرتی"......
مارک نے کہا۔
"ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے تفصیل بتا دی اس طرح مجھے
اس کی اہمیت کا احساس ہو گیا۔ اب میں زبان بند رکھوں گا۔ شکریہ
گڈ بائی"...... وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا۔
"یہ مارک کیا یہاں ونگٹن میں کام کرتا ہے"...... عمران نے
کہا۔
"ہاں۔ اس کا سیکشن ونگٹن میں کام کرتا ہے اور خاصے تیز اور
فعال لوگ ہیں یہ"...... وکٹر نے جواب دیا۔
"اوکے اب ہمیں اجازت دو۔ اب بہرحال یہ بات تو سامنے آ گئی
ہے کہ فارمولا اب ڈینی کے سیف میں نہیں رہا"...... عمران نے کہا
اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے
باقی تم جو چاہے کرتے رہو۔ مجھے نہ مارک سے دلچسپی ہے اور نہ کسی
اور سے"...... وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"تم بے فکر رہو۔ تم مجھے جانتے تو ہو اس لئے بے فکر رہو"۔

عمران نے کہا اور پھر وکٹر سے مصافحہ کر کے وہ مڑا اور آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب نیچے ہال میں ایک کونے میں آ کر بیٹھ گئے۔

" اس ڈینی نے انتہائی غلط کام کیا ہے" ...... صدیقی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" غلطی مجھ سے ہوئی ہے کہ میں نے ڈینی کی لالچی طبیعت کو سمجھنے کے باوجود اس پر اعتماد کیا۔ اصل میں مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کا پہلے سے مارک سے رابطہ ہے اور یقیناً اس نے مارک کو وہ معلومات بھی فروخت کی ہوں گی جو میں نے اس کے ذریعے حاصل کی تھیں۔ میرا مطلب ہے مارشا اور ڈاکٹر انتھونی پیٹر کے خاص فون نمبر کے بارے میں اس لئے اس نے فارمولے کی بات مارک سے کی ہو گی لیکن فوری طور پر میرے ذہن میں اور کوئی فیکس نمبر موجود نہ تھا۔ بہرحال اب مارک سے یا ریڈ ایجنسی سے یہ فارمولا حاصل کرنا ہو گا" ...... عمران نے کہا۔

" مارک کا ہیڈ آفس یہیں ولنگٹن میں ہی ہو گا۔ آپ نے وکٹر سے پوچھ لینا تھا" ......چوہان نے کہا۔

" وہ نہ بتاتا میں اس کی عادت جانتا ہوں لیکن مجھے وہ فون نمبر معلوم ہیں جس پر مارک سے اس کا رابطہ ہوا ہے اس لئے میں خود ہی معلوم کر لوں گا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلایا اور اسے ہاٹ کافی لانے کا آرڈر دینے کے



ساتھ ساتھ فون پیس لانے کا بھی کہہ دیا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاٹ کافی سرو کر دی اور ساتھ ہی ایک فون پیس بھی لا کر میز پر رکھ دیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور اس پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو وکٹر نے کئے تھے۔

" یس" ...... وہی نسوانی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے اس نے وکٹر کے فون سے نکلتی ہوئی سنی تھی تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے درست نمبر پریس کئے ہیں۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ مارک سے بات کراؤ" ...... عمران نے سوسن کے ساتھی ڈیوڈ کی آواز میں آہستہ سے کہا۔ ویسے تو ان کی میز کونے میں تھی اور اس کے قریب کسی میز پر کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن اس کے باوجود عمران نے آواز آہستہ رکھی تھی تا کہ کسی تک یہ کال نہ پہنچ سکے۔

" ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو مارک بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد مارک کی آواز سنائی دی۔

" ڈیوڈ بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

" اوہ ڈیوڈ تم۔ سوسن کہاں ہے" ...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

وہ کسی کام میں مصروف ہے اس لئے اس نے مجھے کہا ہے کہ

میں تمہیں فون کروں"...... عمران نے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ مارک کے لہجے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے درمیان خاصی بے تکلفی ہے۔

"میں سوسن کو فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ سوسن کو بتا دینا کہ فارمولا عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر ریڈ لیبارٹری سے حاصل کر لیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ یہ فارمولا اس تک پہنچتا میں نے اسے حاصل کر لیا"...... مارک نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ لیکن کیسے"...... عمران نے اپنے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا اور مارک نے وہی تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے اس نے وکٹر کو بتائی تھی۔

"تو یہ فارمولا تمہارے پاس ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں چیف مارٹن نے اسے اپنے پاس منگوا لیا ہے۔ میرا آدمی اسے پہنچا کر ابھی واپس آیا ہے"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ لامحالہ ڈینی سے رابطہ کرتا اس لئے میرے آدمی رائل کلب میں موجود تھے لیکن پھر چیف نے ڈینی کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا۔ اس ڈینی کی ہلاکت کی خبر فوراً ہی عام ہو گئی اور پولیس پہنچ گئی



اور انہوں نے کلب سیل کر دیا۔ ظاہر ہے یہ خبر عمران تک بھی پہنچ گئی ہو گی اس لئے وہ وہاں کیسے آ سکتا تھا۔ اب میرے آدمی انہیں دوبارہ شہر میں تلاش کر رہے ہیں"...... مارک نے کہا۔

"اوکے میں سوسن کو رپورٹ دے دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور فون کا بٹن آف کر کے اس نے فون پیس میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کافی پیتا رہا اور پھر اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کے چونکنے کا انداز ایسے تھا جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی خیال آیا ہو۔ اس نے کافی کی پیالی میز پر رکھی اور فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ گراہم اینڈ کمپنی آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل مینجر گراہم سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گراہم بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے کون صاحب بول رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ شاید اس کی سیکرٹری علی عمران کا نام یاد نہ رکھ سکی تھی یا سمجھ نہ سکی تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ فرمایئے کیا حکم ہے"...... اس بار دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں گراہم اور مجھے ریڈ ایجنسی کے چیف مارٹن کے بارے میں معلومات چاہئے۔ کیا تم دے سکتے ہو۔ فکر مت کرو تمہارا معاوضہ تمہیں مل جائے گا اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... اس بار گراہم نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے اور وہ اس وقت کہاں موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ دس منٹ بعد فون کریں دوسرے نمبر پر"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا۔ عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ فون اٹھایا اور اس کو آن کر کے اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو گراہم نے بتائے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے گراہم کی ہی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک ہزار ڈالر میرے آفس کے پتے پر بھجوا دیں ہیڈ آفس آک روڈ پر آک پلازہ کی چوتھی منزل پر ہے۔ مارٹن سپورٹس کارپوریشن



کے نام سے اور مارٹن وہاں موجود ہے وہ وہاں مینجنگ ڈائریکٹر ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ سب بظاہر دفتر ہیں ورنہ یہ ریڈ ایجنسی کا ہیڈ آفس ہے اس لئے وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں"۔ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ یا کوئی ایسی جگہ جہاں وہ لازماً جاتا ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"پھر دو ہزار ڈالر بھجوانا۔ اس کی رہائش گاہ ولنگٹن کے انتہائی پوش علاقے گرین وڈ کالونی میں ہے۔ نمبر کا تو علم نہیں ہے البتہ اس پوری کالونی میں سرخ پتھروں سے بنی ہوئی وہی اکیلی عمارت ہے لیکن وہاں بھی انتظامات انتہائی سخت ہیں البتہ ایک اور ٹپ دے دیتا ہوں۔ وہ دفتر سے اٹھ کر رہائش گاہ پر جانے سے پہلے سیٹلائٹ روڈ پر واقع سپر کلب میں ضرور جاتا ہے اور وہاں دو تین گھنٹے گزارتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کیا یہ اوپن کلب ہے یا خصوصی ممبر شپ ہوتی ہے اس میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوپن کلب ہے لیکن بڑے لوگوں کا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ۔ رقم بہرحال پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اس مارٹن کو فوری طور پر کور کرنا ہو گا۔ آفس ٹائم ختم

ہونے میں تو بہت دیر ہے اس لئے ہمیں اس کے آفس ہی جانا ہو گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ فارمولا کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں سے اس کا حصول ناممکن ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اب ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے بھی رابطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مارشا ظاہر ہے اب تک واپس رہائش گاہ پہنچ چکی ہو گی اور یقیناً ڈاکٹر کو بھی اس کی اطلاع مل گئی ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں اب وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہم مارشا کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے دراصل اس ریڈ ایجنسی کے یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کا خیال ہی نہ تھا۔ میں یہی سمجھا تھا کہ سوسن اور ڈیوڈ ہی لیک ویو میں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے ورنہ میں کوئی اور طریقہ سوچتا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ہمارے خلاف تو ٹاپ ایجنسی کام کر رہی تھی اور سوسن کا سیکشن تو ڈیپوٹیشن پر ٹاپ ایجنسی کے لئے کام کر رہا تھا پھر یہ ریڈ ایجنسی براہ راست کیوں سامنے آ گئی ہے"...... چوہان نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ حکومت نے یہ ٹاسک براہ راست ریڈ ایجنسی کو ہی دے دیا ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ہیڈ آفس پر حملہ کرنے کی بجائے اس مارٹن کو کہیں اور کور کرنا چاہئے"...... اچانک صدیقی نے کہا۔



" اس طرح دیر ہو جائے گی اور فارمولا کہیں اور پہنچ جائے گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں ایسا نہیں ہو گا۔ فارمولا مارٹن کے پاس ہی رہے گا کیونکہ لیبارٹری سیلڈ ہے اور ریڈ ایجنسی ڈینی کو ہلاک کر کے مطمئن ہو گی کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا ریڈ ایجنسی کے پاس پہنچ چکا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اوکے پھر اس کلب میں اسے گھیرا جا سکتا ہے۔ آؤ اٹھو پہلے رہائش گاہ پر چلتے ہیں پھر وہاں سے کلب جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور صدیقی نے ایک بڑا نوٹ فون پیس کے نیچے رکھا اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

چارٹرڈ طیارہ جیسے ہی ولنگٹن ایئرپورٹ پر لینڈ ہوا سوسن اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ طیارے سے نیچے اتری اور وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے پبلک لاؤنج کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چارٹرڈ طیارے بک ہی اس وقت کئے جاتے تھے جب بک کرانے والوں کے کاغذات چیک کر لئے جاتے تھے اور پھر ایسے طیارے ان لینڈ سفر کرتے تھے اس لئے ایسے طیاروں کے مسافروں نے منزل مقصود پر کسی قسم کی پوچھ گچھ نہ کی جاتی تھی اور نہ ان کی چیکنگ ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پبلک لاؤنج سے نکل کر اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جس طرف ٹیکسی سٹینڈ تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ٹیکسی میں بیٹھے ولنگٹن کی سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر سوسن تھی اور اس کے تینوں ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ سوسن کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد



ٹیکسی ایک کالونی میں داخل ہوئی اور پھر سوسن کے بتائے ہوئے پتے کے مطابق کوٹھی نمبر آٹھ کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ سوسن اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ سوسن کے ایک ساتھی نے ٹیکسی ڈرائیور کو پیمنٹ کی جبکہ دوسرے نے آگے بڑھ کر ستون پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی کو آگے بڑھا لے گیا۔ سوسن ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا اور پھر سوسن کو دیکھ کر اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ سوسن سلام کا جواب دیئے بغیر تیزی سے اس چھوٹے پھاٹک سے گزر کر اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے اس کے تینوں ساتھی بھی اندر آ گئے۔ برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار آدمی موجود تھے۔ سوسن کے قریب پہنچنے پر انہوں نے اسے سلام کیا لیکن سوسن تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے ایک راہداری کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی باہر آ گیا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تم نے معلوم کیا جیکب کہ وکٹر اس وقت کہاں موجود ہے"۔ سوسن نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ وہ اس وقت اپنی ایک دوست لڑکی کے فلیٹ میں ہے"...... اس آدمی نے جسے جیکب کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کا فلیٹ"...... سوسن نے پوچھا۔

"مادام روز ویلی پلازہ میں ہے"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ٹائپ کے فلیٹ ہیں یہ"...... سوسن نے پوچھا۔

"لگژری فلیٹ ہیں مادام"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ساؤنڈ پروف ہوں گے۔ ٹھیک ہے آؤ اب سارا کام وہیں ہو گا"...... سوسن نے کہا اور تیزی سے مڑ گئی اور جیکب نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سوسن اپنے تینوں ساتھیوں سمیت کار میں سوار ولنگٹن کی سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیکب تھا جبکہ سوسن سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے تینوں ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

"تم نے خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"...... سوسن نے اچانک جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ مارک کے آدمیوں کی میرے آدمی نگرانی کر رہے ہیں"...... جیکب نے جواب دیا اور سوسن نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار ایک آٹھ منزلہ رہائشی پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کیا نمبر ہے فلیٹ کا"...... سوسن نے جیکب سے پوچھا۔



"چوتھی منزل فلیٹ نمبر بارہ مادام"...... جیکب نے جواب دیا۔

"ٹامی تم پہلے جاؤ اور چوتھی منزل کے فلیٹ نمبر بارہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر دروازے کا لاک کھول کر اندر جا کر ہمیں اطلاع دو"...... سوسن نے عقبی طرف بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے کار رکنے پر دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا تیزی سے پلازہ کے مین حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اس وقت تک ہم کار میں ہی رہیں گے"...... سوسن نے کہا اور جیکب نے اثبات میں سرہلا دیا۔ سوسن نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو سوسن نے جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹامی کالنگ۔ اوور"...... ٹامی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... سوسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ فلیٹ میں ایک عورت اور ایک ادھیڑ عمر مرد موجود ہے اور وہ دونوں بے ہوش ہیں۔ اوور"۔ ٹامی نے جواب دیا۔

"اوکے ہم آ رہے ہیں تم اس دوران وہاں سے رسی ڈھونڈ کر

انہیں کرسیوں سے باندھ دو لیکن خیال رکھنا کہ یہ مرد بلیک ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے اس لئے وہ رسی کھول نہ لے۔ اوور"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"تم یہیں رکو گے جیکب کیونکہ تم نے یہاں کام کرنا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ تم وکٹر کے سامنے آؤ"...... سوسن نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ اسے زندہ چھوڑ دیں گی"...... جیکب نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ حالات پر مبنی ہے۔ بہرحال تم یہیں رکو گے"...... سوسن نے کہا اور کار سے اتر آئی۔ اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس کے دونوں ساتھی بھی نیچے اترے اور پھر سوسن کے پیچھے چلتے ہوئے پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سوسن اپنے ساتھیوں سمیت فلیٹ میں پہنچ چکی تھی۔ وہاں ایک نوجوان ایکریمی لڑکی اور ایک ادھیڑ عمر ایکریمی مرد کرسیوں پر نائیلون کی باریک رسیوں سے جکڑے ہوئے بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔



"فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا ہے"...... سوسن نے اپنے پیچھے آنے والے ایک آدمی سے کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم دونوں دروازے کے قریب ٹھہرو گے میرے ساتھ صرف ثامی رہے گا"...... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کرسی گھسیٹی اور اس پر بیٹھ گئی۔ اس کے پیچھے آنے والے اس کے دونوں ساتھی اس کمرے سے باہر چلے گئے۔

"ثامی اب وکٹر کو ہوش میں لے آؤ"...... سوسن نے ثامی سے کہا اور ثامی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ وکٹر کی ناک سے لگایا اور چند لمحوں بعد شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر سوسن کی کرسی کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وکٹر نے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے اور پھر وہ سامنے بیٹھی ہوئی سوسن کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ کیا ہے۔ تم سوسن ہو۔ ریڈ ایجنسی کی سوسن"...... وکٹر نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور مجھے افسوس ہے وکٹر کہ مجھے اس انداز میں تمہیں

باندھنا پڑا اور یہاں اس انداز میں آنا پڑا"...... سوسن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ سب تم نے کیوں کیا ہے"۔ وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے ملاقات ہوئی ہے۔ مجھے اس بارے میں اطلاع لیک ویو میں ملی اور میں فوراً چارٹرڈ طیارے سے یہاں پہنچی ہوں۔ عمران کے خلاف میں کام کر رہی ہوں اور عمران کو اب تک مارک کے آدمی ٹریس نہیں کر سکے لیکن مجھے یقین ہے کہ عمران کے بارے میں تمہیں معلوم ہوگا اس لئے میں نے تم سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ عمران کہاں ہے۔ اگر تم یہ بتا دو اور اسے کنفرم کرا دو تو میں خاموشی سے واپس چلی جاؤں گی ورنہ دوسری صورت میں تم خود سمجھ دار ہو کہ کیا ہو سکتا ہے"...... سوسن نے کہا۔

"تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے کہ میری عمران سے ملاقات ہوئی ہے"...... وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا ایک آدمی اس وقت تمہارے کلب نما ہوٹل میں اتفاقاً [illegible] موجود تھا اور جس نوجوان نے تمہارے آفس میں جوس کے پیکٹ [illegible] پہنچائے تھے میرا آدمی اس کا دوست تھا اور اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا جب تم نے اپنے آدمی کو جوس لانے کا کہا تو وہ بے حد حیران ہو[illegible] کیونکہ یہ اس کے لئے حیران کن آرڈر تھا۔ بہرحال جب وہ واپس آیا تو [illegible] اس نے میرے ساتھی کو بتایا کہ تمہارے آفس میں تین آدمی موجود [illegible]



ہیں اور عمران کا نام لیا گیا۔ یہ نوجوان کافرستان میں کچھ عرصہ رہ چکا ہے اس لئے وہ حیران ہو رہا تھا کہ یہ نام تو کافرستانی یا پاکیشیائی ہے۔ یہ نام تم اور تمہارے ایکریمی مہمان کیوں لے رہے ہیں جس پر میرے آدمی نے اسے تو کچھ نہیں بتایا لیکن وہ عمران کا نام سن کر چونک پڑا کیونکہ وہ بھی انہیں ہی تلاش کر رہا تھا۔ وہ ہال سے اٹھ کر ایسی جگہ آ گیا جہاں سے وہ تمہارے آفس سے نکلنے والے افراد کو دیکھ سکے۔ چنانچہ جب وہ تینوں افراد باہر آئے تو اس نے انہیں دیکھا۔ پھر یہ تینوں ہال میں جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے ویٹر سے فون پیس منگوایا۔ میرے آدمی کے پاس انتہائی طاقتور کال کیچر موجود تھا اس نے دور رہ کر اس فون پر ہونے والی کال سنی۔ اس آدمی نے ڈیوڈ کے لہجے میں مارک سے بات چیت کی اور اس میں پہلی بار یہ بات سامنے آئی کہ عمران نے کسی حیرت انگیز طریقے سے لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا تھا جو مارک نے رائل کلب کی مالکہ ڈینی سے حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیا اور فارمولا چیف مارٹن کو بھجوا دیا گیا۔ میرے آدمی نے جب مجھے رپورٹ دی تو میں سمجھ گئی کہ ڈیوڈ کے انتہائی [illegible]میاب لہجے میں بات کرنے والا عمران بذات خود ہے۔ میرے آدمی نے اس عمران اور اس کے دو ساتھیوں کی نگرانی کرنے کی کوشش [illegible] لیکن شاید انہیں نگرانی کا علم ہو گیا تھا اس لئے وہ اچانک غائب [illegible] گئے۔ بہرحال اس رپورٹ پر مجھے فوری طور پر خود یہاں آنا پڑا [illegible]ونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق بلیک ایجنسی سے رہا ہے اس

لئے یقیناً عمران کی تم سے دوستی ہوگی اور اب تمہیں معلوم ہوگا کہ عمران کہاں ہے"...... سوسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یقین کر سکتی ہو تو کر لو کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے البتہ میں تمہیں یہ بتا سکتا ہوں کہ عمران کو تم کہاں تلاش کر سکتی ہو"...... وکٹر نے جواب دیا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔

"ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتماد ہے۔ بتاؤ"...... سوسن نے کہا۔

"تمہارے آدمی نے تمہیں عمران کی ایک فون کال کی تفصیل بتائی ہے۔ دوسری کالوں کے بارے میں نہیں بتایا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی کیا وجہ ہے لیکن میں نے اپنے کلب میں یہ سسٹم رکھا ہوا ہے کہ میرے کلب کے احاطے میں جو فون یا ٹرانسمیٹر کال کی جائے یا رسیو کی جائے وہ باقاعدہ ٹیپ کی جاتی ہے اور اہم کال کے بارے میں مجھے بتایا جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں ان کالوں کو کسی کے خلاف استعمال نہیں کرتا لیکن اس سے بہرحال میں بعض ایسے واقعات سے واقف ہو جاتا ہوں جن کی مجھے کلب بزنس کے سلسلے میں ضرورت ہوتی ہے۔ عمران نے ہال سے جو کالیں کیں وہ بھی ٹیپ ہو گئیں اور چونکہ ان میں چیف مارٹن کے ہیڈ آفس کے بارے میں معلومات تھیں اس لئے مجھے فوراً ٹیپ سنائی گئی تھی۔ میں نے اسے سنا اور اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ عمران نے یہ کال کس گراہم کو کی تھی اور اس سے چیف مارٹن کے ہیڈ آفس، اس کے کلب



اور رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات حاصل کی تھیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ میں نے مارٹن کو خود فون کر کے اسے یہ تفصیل بتا دی تا کہ وہ ہوشیار رہے۔ اگر تم مارٹن اور مارک سے بات کر لیتیں تو تمہیں اس انداز میں یہ سب کچھ نہ کرنا پڑتا اور اب بھی تم ان تینوں جگہوں کی نگرانی کرا کر عمران کو کور کر سکتی ہو"۔ وکٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتی ہوں"...... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں۔ کیا چیف آفس میں موجود ہیں"۔ سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ابھی اٹھنے ہی والے ہیں۔ کیا آپ بات کریں گی ان سے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہاں۔ کراؤ بات"...... سوسن نے کہا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سوسن۔ کیوں فون کیا ہے تم نے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"چیف میں ونگٹن سے ہی بول رہی ہوں۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ

عمران بلیک ایجنسی کے سابقہ ایجنٹ وکٹر سے اس کے کلب میں ملا تھا۔ چنانچہ میں چارٹرڈ طیارے سے یہاں آ گئی تا کہ میں وکٹر سے معلوم کر سکوں کہ عمران کہاں ہے لیکن یہاں وکٹر نے مجھے بتایا کہ عمران نے کسی طرح ریڈ زیرو لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا تھا جو مارک نے ڈینی سے حاصل کیا اور آپ کو بھیج دیا اور وکٹر نے بتایا ہے کہ عمران نے کسی گراہم سے آپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کی تھیں جس کا علم وکٹر کو بھی ہو گیا اور اس نے آپ کو کال کر کے خود ہی ساری بات بتا دی تھی۔ میں یہ ساری باتیں کنفرم کرنا چاہتی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"تو کیا تمہیں ڈیوڈ نے نہیں بتایا فارمولے کے بارے میں جبکہ مجھے مارک نے بتایا تھا کہ ڈیوڈ کی کال آئی تھی اور اس سے فارمولے کے بارے میں بات ہوئی تھی"...... مارٹن نے کہا۔

"باس وہ کال ڈیوڈ نے نہیں کی تھی بلکہ عمران نے خود کی تھی وکٹر کے کلب ہال سے فون پر۔ میرے آدمی نے وہ کال سن لی تھی اور اسی کی وجہ سے تو مجھے معلوم ہوا اور میں یہاں آئی ہوں"...... سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا کہ ڈیوڈ نے تمہیں بتا دیا ہو گا۔ بہرحال وکٹر نے درست بتایا ہے۔ اس نے مجھے بتا دیا تھا کہ عمران نے میرے آفس رہائش گاہ اور کلب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور میں اب اٹھ کر کلب جا رہا تھا۔ مارک کو میں نے تفصیل بتا دی تھی۔



مارک کے آدمی کلب کے اندر اور باہر موجود ہوں گے اس طرح ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کر سکیں گے"۔ مارٹن نے کہا۔

"لیکن باس اصل میں تو عمران کے خلاف میں اور میرا سیکشن کام کر رہا تھا۔ آپ نے اب مجھے اور میرے سیکشن کو یکلخت نظر انداز کر دیا ہے"...... سوسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ عمران کی سرگرمیاں یہاں ولنگٹن میں شروع ہو گئیں اور اس نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں ڈاکٹر انتھونی پیٹر سے فارمولا حاصل کر لیا۔ یہ تو ڈینی کا لالچ ہمارے کام آ گیا ورنہ ہمیں تو سرے سے معلوم ہی نہ ہوتا لیکن اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ضروری ہے ورنہ وہ بھوتوں کی طرح ہمارے پیچھے لگے رہیں گے۔ بہرحال تم بے فکر رہو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ بہرحال تمہیں مل جائے گا"۔ مارٹن نے کہا۔

"چیف آپ یہ فارمولا محفوظ کر لیں۔ عمران لامحالہ اس فارمولے کے پیچھے ہی ہو گا ورنہ اسے آپ سے کیا مطلب"...... سوسن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو فارمولا میرے آفس میں محفوظ ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"پھر میرے لئے کیا حکم ہے باس"...... سوسن نے کہا۔

"تم کیا کرنا چاہتی ہو"...... مارٹن نے پوچھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ اس مشن پر کام کروں"...... سوسن نے کہا۔

"نہیں۔ اس سلسلے میں زیادہ بھیڑ بھاڑ کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا کریڈٹ رہے گا"...... دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ بگڑ کیوں گیا ہے"...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف مارک کے مقابلے میں مجھے نظر انداز کر رہا ہے حالانکہ یہ مشن میرے ذمے لگایا گیا تھا اور مارک کو میں نے اپنے طور پر اس کام پر لگایا تھا لیکن اب مارک ہی اس کلب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے گا"...... سوسن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہیوگو کی بھتیجی ہو حالانکہ تم نے جس انداز میں مجھے باندھا ہے اور یہ کارروائی کی ہے اس کے بعد مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہونی چاہئے لیکن ہیوگو میرا انتہائی گہرا اور بے تکلف دوست ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا البتہ میں تمہیں ایک ایسی ٹپ دے سکتا ہوں کہ تم چاہو تو مارک کی بجائے خود کامیابی حاصل کر سکتی ہو"...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"کون سی ٹپ"...... سوسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ عمران کو مارٹن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اس نے کلب میں اس پر حملہ نہیں کرنا اسے فارمولا چاہئے اور مارٹن نے فارمولا یقیناً اپنے آفس میں رکھا ہو گا۔ عمران وہاں جائے گا جبکہ مارٹن اور مارک اس کا کلب میں انتظار کرتے رہ جائیں گے"۔۔ وکٹر نے کہا۔

"لیکن وہاں تو انتہائی سخت سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں اور پھر تم یہ بات اس قدر کنفرم انداز میں کیوں کر رہے ہو"...... سوسن نے چونک کر کہا۔

"عمران خود بہت بڑا سائنس دان ہے۔ اس نے بڑی بڑی لیبارٹریاں اڑا دی ہیں تو ہیڈ آفس کے محدود سائنسی انتظامات اس کا راستہ کیسے روک سکتے ہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں اس قدر حتمی انداز میں کیوں یہ بات کر رہا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں عمران کو تم سے اور مارٹن سے زیادہ جانتا ہوں۔ وہ ہمیشہ اپنے مقصد پر نظر رکھتا ہے۔ باقی ہر بات اس کی نظروں میں ثانوی ہوتی ہے"...... وکٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں ہیڈ آفس کی نگرانی کروں اور انہیں ہلاک کر دوں"...... سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ اگر کر سکتی ہو تو کر لو۔ بہرحال یہ طے ہے کہ عمران

رات کو وہاں پہنچ گا"...... وکٹر نے کہا اور سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی ایسا ہی کرے گا۔ اب میں بھی اس کی فطرت کو کسی حد تک سمجھنے لگی ہوں۔ بے حد شکریہ لیکن یہ وعدہ کرو کہ تم یہ بات مارک یا چیف کو نہیں بتاؤ گے"۔ سوسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"ٹامی رسیاں کھول دو۔ میں اس تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہوں وکٹر"...... سوسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کوئی بات نہیں۔ ہماری فیلڈ میں ایسا ہوتا رہتا ہے البتہ تم میری ساتھی عورت کو ہوش دلا دو کیونکہ بہرحال تم نے ہمیں کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کیا ہوگا"...... وکٹر نے کہا۔

"ٹامی وہ شیشی مجھے دو میں اسے ہوش میں لاتی ہوں"۔ سوسن نے کہا تو ٹامی نے جیب سے وہی چھوٹی شیشی نکال کر سوسن کی طرف بڑھا دی۔



سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے ولنگٹن کی سب سے معروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ صدیقی سائیڈ سیٹ پر اور عقبی سیٹ پر چوہان، نعمانی اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے تھے لیکن وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے عمران نے ایک بار پھر اپنا اور تمام ساتھیوں کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی لباس بھی۔ رہائش گاہ میں چونکہ چار کاریں موجود تھیں اس لئے اس بار عمران نے وہ کار نکالی تھی جو اس سے پہلے ان کے استعمال میں نہ تھی اور صدیقی کے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ یہ سب کچھ احتیاط کے طور پر کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ رائل کلب گئے تھے اور وہاں سے وکٹر کلب میں اس لئے وہ بہرحال محتاط رہنا چاہتا تھا۔ عمران سمیت سب کی جیبوں میں سائیلنسر لگے

مشین پسٹل موجود تھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے طویل سفر کے بعد عمران نے کار ایک سائیڈ روڈ میں لے جا کر مخصوص پارکنگ میں روک دی۔

"یہ تو ہم رائل کلب آگئے ہیں عمران صاحب"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کروں۔ اگر رائل کلب ہم تک پہنچ جائے تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا تو اس کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے اور عمران نے کار لاک کی۔ سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ رہائش گاہ سے چلتے وقت ان کے ذہنوں میں یہی بات تھی کہ وہ اس کلب میں جا رہے ہیں جہاں ریڈ ایجنسی کا چیف مارٹن بیٹھتا ہے لیکن اب عمران نے کار رائل کلب کی سائیڈ میں لے جا کر روک دی تھی۔

"میرا اندازہ ہے کہ ڈینی نے یقیناً فیکس پر ملنے والے فارمولے کی کاپیاں کرا لی ہوں گی ورنہ وہ مجھے کبھی نہ کہتی کہ میں آ کر فارمولا وصول کر لوں اور چونکہ فیکس پر موصول ہونے والا فارمولا اصل کاغذات پر تو ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کی کاپی ہوئی ہے یا نہیں اور اسی بنا پر اس ڈینی نے لالچ میں آ کر ڈبل گیم کھیلنے کی کوشش کی ہو گی کہ ادھر مارک سے سودا کر کے دولت حاصل کرنا چاہی اور ادھر مجھ سے وصول کر لیتی اور دوسری بات یہ کہ اس نے واضح طور پر کہا تھا کہ اس نے فارمولا



سیف میں محفوظ کر دیا اور یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ اب رہ گئی یہ بات کہ مارٹن نے یہ فارمولا یقیناً ہیڈ کوارٹر میں کہیں محفوظ کیا ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ رائل کلب سے فارمولا حاصل کرنا زیادہ آسان رہے گا اور آخری بات یہ کہ اگر ہم یہاں سے فارمولا حاصل کر لیتے ہیں تو ریڈ ایجنسی اور حکومت یہی سمجھے گی کہ ہم فارمولا حاصل کئے بغیر چلے گئے ہیں اس طرح وہ مطمئن رہیں گے اور ہمارے پیچھے پاکیشیا نہیں آئیں گے"...... عمران نے پارکنگ سے نکل کر رائل کلب کی عقبی گلی تک پہنچتے پہنچتے خود ہی تفصیل بتا دی۔

"لیکن عمران صاحب کیا آپ کو رائل کلب کی عقبی سمت میں راستے کا علم ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ میں پہلے بھی دو تین بار اس طرف سے آیا ہوا ہوں۔ مادام ڈینی خود مجھے لے آتی تھی اس لئے تم فکر مت کرو ہم آسانی سے اس کے مخصوص آفس تک پہنچ جائیں گے البتہ راستے میں موجود لوگوں کو ختم کرنا ہو گا اور اسی لئے میں نے تمہیں خصوصی طور پر سائیلنسر لگے مشین پسٹل ساتھ رکھنے کا کہا تھا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس تنگ سی گلی میں سے گزرتے ہوئے وہ گلی کے آخر میں ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہٹ گیا۔ اندر بھی لوہے کے سریے لگے ہوئے تھے۔

"کون ہے"...... ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہز ہائی نس"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کلب بند ہے۔ کل کھلے گا کل آنا"...... اندر سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ لوہے کا ٹکڑا برابر ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اندر زیادہ آدمی نہ ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دروازے کے اس حصے پر جہاں لاک کا سوراخ موجود تھا اس کی نال رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازیں نکلی ہی تھیں کہ عمران نے لات ماری اور دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جو ذرا آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے اس موڑ سے باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی کہ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے ٹھک کی آواز نکلی اور وہ آدمی اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل سکی تھی۔ عمران تیزی سے اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں آ رہے تھے۔ نیچے گرنے والا دو تین لمحات سے زیادہ نہ تڑپ سکا تھا کیونکہ عمران نے فائر اس کے عین دل پر ہی کیا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ راہداری ایک اور دروازے پر جا کر ختم ہو گئی لیکن یہ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں سے دو تین آدمیوں کے



قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر اس کے مشین پسٹل سے ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے تین آدمی چیختے ہوئے پہلے سائیڈوں پر لڑھکے اور پھر الٹ کر نیچے فرش پر جا گرے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سامنے راہداری میں ایک دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ بند تھا۔ عمران نے اس کا ہینڈل دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس کمرے کی سامنے والی دیوار میں لفٹ کا دروازہ موجود تھا۔

"اوپر مادام ڈینی کا آفس ہے۔ صرف خاور میرے ساتھ آئے گا باقی یہیں رہیں گے۔ خاص طور پر اس عقبی دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی اچانک آ سکتا ہے۔ جو آئے اسے ختم کر دینا"...... عمران نے کہا اور پھر خاور کو اشارہ کر کے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی جا رہی تھی۔ پھر لفٹ رک گئی تو عمران نے اس کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی۔ اس راہداری کے دوسری طرف دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران تیزی سے راہداری کے اس دروازے پر جا کر رک گیا جو سائیڈ دیوار میں تھا۔ دروازے پر پولیس کی مخصوص سیل موجود تھی۔ عمران نے مشین پسٹل کا ایک بار پھر استعمال کیا اور چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے خاور تھا۔ عمران نے

اندر داخل ہو کر سوئچ پینل پر موجود بٹن پریس کئے تو آفس کی لائٹیں جل اٹھیں۔ آفس خاصا وسیع و عریض تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ ڈینی کا مخصوص آفس ہے اور اب ہم نے یہاں خفیہ سیف تلاش کرنا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور پھر ان دونوں نے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے کہیں کوئی سیف دستیاب نہ ہو سکا۔

"سیف تو بہرحال ہے لیکن"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس شراب کے ریک کے نیچے باقاعدہ پہیے لگے ہوئے ہیں"...... اچانک خاور نے ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ خاصی ذہانت استعمال کی گئی ہے۔ اسے ہٹاؤ اس کے پیچھے لازماً سیف ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پہلے یہ بوتلیں ہٹانی ہوں گی"...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بوتلیں اٹھانے اور رکھنے میں تو کافی وقت لگ سکتا ہے اس لئے لازماً یہ بوتلیں ریک میں پھنسی ہوئی ہوں گی"۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران نے ایک بوتل اٹھائی تو واقعی اس کا پیندا نیچے ہول میں کسی



حد تک پھنسا ہوا تھا۔ عمران نے بوتل واپس رکھی تو اسی لمحے خاور نے ریک ہٹا دیا اور پھر عمران نے دیوار پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی ایک جگہ عمران کا ہاتھ لگا سرر کی آواز کے ساتھ ہی درمیان سے دیوار سرک گئی اور اب وہاں ایک جدید سیف نمودار ہو گیا تھا۔ اس پر تالا حروف والا تھا یعنی مخصوص حروف گھمانے پر یہ سیف کھل سکتا تھا۔

"اب کوئی لفظ استعمال ہونے سے یہ کھلے گا"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ٹرائی کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس ناب کو جس پر حروف لکھے ہوئے تھے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کھل گیا۔

"کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسان کی نفسیات ہوتی ہے کہ اسے اپنا نام سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے اس لئے میں نے ٹرائی کی تھی کہ شاید ڈینی نے اپنے نام پر اس کا لاک ترتیب دیا ہو اور میرا اندازہ درست نکلا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیف کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ سیف میں فائلوں کے ساتھ ساتھ کرنسی بھری ہوئی تھی لیکن وہ فارمولا کہیں بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"اس میں تو فارمولا نہیں ہے"...... عمران نے تلاشی لینے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی اور خفیہ خانہ ہو"...... خاور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار اس نے خفیہ خانے کو ٹریس کرنے کے انداز میں سیف کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک خفیہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس خفیہ خانے سے فارمولا بھی دستیاب ہو گیا۔ وہ فیکس مشین کی پرنٹنگ میں تھا اس لئے فوراً پہچانا جا سکتا تھا۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر اسے روشنی میں غور سے دیکھنے لگا۔ کچھ دیر تک دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اسے دوبارہ تہہ کر کے اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے وہ خفیہ خانہ بند کیا اور پھر سیف بند کر کے اس نے دیوار بھی برابر کر دی اور اس کے مشورے پر خاور نے ریک کو دوبارہ اس کی جگہ پر پہنچا دیا۔

"آؤ اب چلیں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے لائٹیں آف کیں اور پھر وہ باہر راہداری میں آ کر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔



"پولیس سیل ٹوٹنے کی وجہ سے پولیس کو معلوم تو ہو جائے گا کہ آفس کو کھولا گیا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن ظاہر ہے وہ یہی سوچ سکتے ہیں کہ کلب کے لوگوں نے ہی ایسا کیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سرہلا دیا۔

سوسن اس وقت اس کوٹھی میں موجود تھی جہاں سے وہ ڈاکٹر سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے گئی تھی۔ جیکب اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے دو تین ساتھی جنہیں وہ ساتھ لے آئی تھی وہ دوسرے کمرے میں تھے۔

"مادام ہیڈ کوارٹر میں تو کسی کا داخلہ ممکن ہی نہیں ہے پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے اندر داخل ہوں گے"...... جیکب نے کہا۔

"وہ لوگ حد درجہ تیز اور شاطر ہیں۔ وہ ایسے ایسے راستے نکال لیتے ہیں جن کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا"...... سوسن نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا چاہئے"...... جیکب نے کہا۔

"ابھی رات نہیں ہوئی اور یقیناً عمران اور اس کے ساتھی رات کو وہاں جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر ایک کاروباری پلازہ میں



ہے"...... سوسن نے جواب دیا اور جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان کے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیکب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیکب بول رہا ہوں"...... جیکب نے تیز لہجے میں کہا۔

"مرفی بول رہاس ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور دوسری طرف سے آنے والی آواز سوسن نے بھی سنی تھی کیونکہ جیکب نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

"کیوں کال کی ہے"...... جیکب نے چونک کر پوچھا۔

"باس میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹھکانہ تلاش کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکب کے ساتھ ساتھ دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر سوسن بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے جیکب کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"ہیلو مرفی میں سوسن بول رہی ہوں"...... سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مرفی کی آواز میں نرمی آ گئی تھی۔

"تم نے کیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹھکانہ تلاش کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... سوسن نے کہا۔

"مادام میرے ساتھی تو ریڈ ایجنسی کے آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے لیکن میں اپنے طور پر انہیں تلاش کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں ایک

آدمی سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے میں رائل کلب گیا لیکن رائل کلب
پولیس نے سیلڈ کر دیا تھا۔ اس آدمی کی رہائش گاہ کلب کی عقبی طرف
ہے۔ میں وہاں جانے کے لئے عقبی گلی کی طرف بڑھا تو میں نے چار
افراد کو کلب کی عقبی گلی میں جاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے قدوقامت
بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملتے تھے۔ میں نے کار آگے جا کر
مخصوص پارکنگ میں روک دی اور پھر نیچے اتر کر پیدل اس گلی میں
آیا تو یہ چاروں غائب ہو چکے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ رائل کلب کی
مالکہ مادام ڈینی کے مخصوص آفس تک پہنچنے کے لئے ایک خفیہ راستہ
اس گلی میں سے جاتا ہے اس لئے مجھے شک پڑا کہ یہ چاروں آدمی یقیناً
اس خفیہ راستے سے ادھر آفس میں ہی گئے ہوں گے۔ آگے جانا خود کو
خطرے میں ڈالنا تھا اس لئے میں گلی کی سائیڈ میں رک گیا اور پھر کافی
دیر بعد وہی چاروں آدمی اس عقبی راستے سے نکل کر سڑک پر آتے
دکھائی دیئے تو میں وہاں موجود ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ
چاروں گلی سے نکل کر مخالف سمت میں مڑے تو میں نے ایک آدمی
کی آواز سن لی۔ اس نے عمران کا نام لیا تھا اور عمران کے قدوقامت
والا آدمی بھی ان میں موجود تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہی عمران اور
اس کے ساتھی ہیں۔ وہ دوسری سمت میں موجود پارکنگ کی طرف
بڑھ رہے تھے جہاں صرف ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ میں
وہیں اوٹ میں چھپا رہا اور پھر میں نے انہیں اس سیاہ رنگ کی کار
میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔



جب میں کار میں بیٹھا تو اسی لمحے ون وے ہونے کی وجہ سے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی کار وہاں سے گزری اور میں نے مخصوص
انداز میں ان کا تعاقب شروع کر دیا لیکن چونکہ مجھے خطرہ تھا کہ یہ
لوگ میری نگرانی چیک کر لیں گے اس لئے میں نے ایک ٹریفک
سگنل پر اپنی کار ان کے عقب میں جا کر روکی۔ میرے پاس کار میں
ٹی ایس ون موجود تھا وہ میں نے ان کی کار کے عقبی بمپر پر فائر کر دیا
اور پھر سائیڈ روڈ پر مڑ گیا۔ ٹی ایس ون کی مدد سے میں ان کا طویل
فاصلے سے آسانی سے تعاقب کرتا رہا اور پھر کار گرین وڈ کالونی کی
کوٹھی نمبر آٹھ میں داخل ہو گئی اور اب بھی وہیں ہے۔ میں اس
کالونی کے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں"...... مرفی نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ کیا تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا
پسٹل موجود ہے"...... سوسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ کار کے ایمرجنسی باکس میں موجود ہے"...... مرفی
نے جواب دیا۔

"گڈ۔ جا کر اندر گیس فائر کرو اور پھر کوٹھی کے اندر جا کر ان کی
حالت معلوم کرو اور پھر مجھے وہیں سے اطلاع دو لیکن یہ تمام کام
انتہائی احتیاط سے کرنا۔ تمہارا یہ کارنامہ تمہیں میرے سیکشن میں
اونچی پوسٹ پر بھی لے جا سکتا ہے"...... سوسن نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا

گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوسن نے رسیور رکھ دیا۔

"مادام ہمیں فوری وہاں پہنچنا چاہئے"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ زیادہ آدمی نظروں میں آسکتے ہیں۔ پہلے انہیں بے ہوش ہو لینے دو ورنہ یہ لوگ کسی خفیہ راستے سے بھی نکل سکتے ہیں"۔ سوسن نے جواب دیا اور جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام آپ مرفی کو حکم دے دیتیں کہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے رپورٹ دے"...... جیکب نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں"...... سوسن نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ انہیں پہلے ہوش میں لے آئیں گی"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں یہ رسک نہیں لے سکتی لیکن بہرحال میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہی ہلاک کرنا چاہتی ہوں"...... سوسن نے کہا اور جیکب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سوسن نے اس بار خود رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سوسن نے کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... سوسن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مادام آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ میں کوٹھی کے فون سے ہی کال کر رہا ہوں۔ یہ چاروں آدمی یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... مرفی نے جواب دیا۔

"وہ کار اندر موجود ہے یا نہیں"...... سوسن نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یس مادام موجود ہے"...... مرفی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم وہیں رہو میں جیکب اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ آ رہی ہوں"...... سوسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی جیکب بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ چلیں"...... سوسن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اب واپسی کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن گھومنے لگ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اسے نامانوس سی بو محسوس ہوئی تو اس نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن تیزی سے تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا جلا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ اسی کمرے میں تھا لیکن وہ فرش پر بچھے قالین پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھی قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ کرسیاں بھی گری ہوئی تھیں۔



"یہ کیا ہو گیا اچانک"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ گو اس کی حرکت کافی سست تھی لیکن پھر بھی وہ اٹھ کر کھڑا ہو جانے میں کامیاب ہو گیا اور اس سست حرکت کی وجہ سے ہی وہ سمجھ گیا کہ انہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اور اسی لمحے اسے یاد آگیا کہ اچانک ذہن گھومنے کے ساتھ ہی نامانوس سی بو اس کی ناک سے ٹکرائی تھی لیکن وہ حیران ہو رہا تھا کہ گیس کے باوجود اسے کس طرح خود بخود ہوش آگیا ہے کیونکہ گیس سے بے ہوش ہونے کے بعد ذہنی رد عمل ہی سست ہو جاتا ہے اور طویل عرصہ گزرنے کے بعد ہوش آجائے تو آجائے فوری ہوش نہیں آسکتا جبکہ چونکہ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا اس لئے وہ یہی سمجھا تھا کہ اسے فوری ہوش آگیا ہے اور بے ہوش کرنے والے ابھی تک اندر نہیں پہنچ سکے۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ شاید گیس کی طاقت کم تھی اس لئے اسے فوری ہوش آگیا تھا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا اور اب اس کی رفتار نارمل ہو چکی تھی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل بھی ویسے ہی موجود تھا لیکن دروازے تک پہنچتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ کوئی آدمی باہر برآمدے میں موجود ہے۔ اس نے آہستہ سے سر دروازے سے باہر نکالا تو اسے راہداری کے آخر میں موجود برآمدے میں ایک آدمی کھڑا نظر آیا۔ اس کی پشت اس کی طرف تھی۔ وہ پھاٹک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران احتیاط سے باہر نکلا اور

پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ آدمی اسی طرح مطمئن انداز میں کھڑا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کیوں مطمئن ہے۔ اس کے لحاظ سے وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس لئے ظاہر ہے اسے ان کی طرف سے کوئی خدشہ نہ ہو سکتا تھا لیکن ابھی عمران برآمدے تک نہ پہنچا تھا کہ پھاٹک کے باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی تیزی سے حرکت میں آیا اور برآمدے سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ برآمدے کی ایک سائیڈ میں موجود بڑے سے گملے کی اوٹ میں اس انداز میں کھڑا ہو گیا کہ پھاٹک سے آنے والے اسے دیکھ نہ سکیں۔ اس آدمی نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔ پھر وہ تیزی سے واپس آیا اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں پہلے سے موجود سیاہ رنگ کی کار کے پیچھے آکر رک گئی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے آنے والی کار کی سائیڈ سیٹ پر سوسن کو بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کار رکتے ہی سوسن تیزی سے نیچے اتری۔ اس کے ساتھ ہی چار مسلح افراد بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے پھاٹک کھولنے والا بھی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں آگیا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ مرفی"...... سوسن نے اس آدمی سے کہا۔

"ادھر بڑے کمرے میں پڑے ہیں مادام"...... اس آدمی نے جس



کا نام مرفی تھا انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر وہ آگے بڑھا تو اس کے پیچھے سوسن اور اس کے پیچھے چاروں افراد بھی آگے بڑھنے لگے۔ جب وہ راہداری میں داخل ہوئے تو عمران اس گملے کی اوٹ سے نکلا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا پورچ میں موجود کار کی اوٹ میں ہو کر رک گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گیس سے بے ہوش آدمی کیسے غائب ہو سکتے ہیں"...... اسی لمحے دور سے سوسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں باہر برآمدے کی طرف آتی سنائی دی اور چند لمحوں بعد سوسن، مرفی اور چاروں افراد برآمدے میں آگئے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"ساری کوٹھی چھان مارو خاص طور پر عقبی طرف دیکھو"۔ سوسن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو کار کی اوٹ سے سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی تیزی سے مڑتے ہوئے دو آدمی چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی تھے کہ سوسن اور باقی افراد بے اختیار اچھل پڑے لیکن عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور اس بار ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی سوسن کے علاوہ باقی تینوں افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ سوسن بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر راہداری کی طرف دوڑی لیکن عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار

سوسن چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل نیچے گری تو عمران کار کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا برآمدے کو کراس کر کے راہداری میں پہنچ گیا جس کے سرے پر سوسن گری ہوئی تھی۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گولی اس کی ران میں لگی تھی اس لئے وہ اٹھ نہ سکی۔ اس کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں۔ عمران کے دوڑنے کی آواز سن کر اس نے بے اختیار گردن موڑی ہی تھی کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ سوسن کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور وہ چیختی ہوئی منہ کے بل گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس کی ٹانگ سے مسلسل خون نکل رہا تھا۔ عمران اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اسی کمرے میں لے آیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔ دوسرے کمرے سے اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور اسے لا کر اس نے سوسن کے قریب رکھا اور اسے کھول کر اس نے اس میں موجود خون روکنے والی دوائی نکالی اور پھر اس کے قطرے اس نے سوسن کے زخم پر ڈالنے شروع کر دیئے۔ گولی نے اس کی ہڈی نہ توڑی تھی اور صرف گوشت پھاڑتی ہوئی گزر گئی تھی۔ قطرے ڈالنے سے زخم سے نکلنے والا خون رک گیا تو عمران نے اس کے زخم کی باقاعدہ بینڈیج کر دی۔ وہ چونکہ اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ سب کچھ کیا تھا ورنہ اگر سوسن کا خون اس طرح نکلتا رہتا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتی تھی۔ بینڈیج کرنے کے بعد اس نے



میڈیکل باکس بند کیا اور پھر وہ اٹھ کر باہر برآمدے میں آگیا۔ سوسن کے سارے ساتھی ہلاک ہو چکے تھے کیونکہ عمران نے ان پر فائر ہی اس انداز میں کئے تھے کہ وہ ختم ہو گئے تھے۔ عمران نے اس آدمی جسے مرفی کہا گیا تھا کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے وہ انٹی گیس کی شیشی برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے شیشی اٹھائی اور واپس اسی کمرے میں آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ صدیقی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اسے چوہان کی ناک سے لگا دیا۔ اس طرح باری باری اس نے سب ساتھیوں کے ساتھ یہی کارروائی دوہرائی اور آخر میں شیشی بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد صدیقی ہوش میں آنے لگا۔

"صدیقی ہوش میں آؤ معاملات سیریس ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صدیقی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ عورت۔ یہ سب"...... صدیقی نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ سوسن ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے چوہان بھی ہوش میں آگیا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے باقی دونوں ساتھی ہوش میں آگئے۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ ہو سکتا ہے کہ باہر ان کے ساتھی موجود ہوں ہمیں پہلے انہیں چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو

سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر عمران انہیں اپنے ساتھ لئے
ہوئے باہر آ گیا۔ وہاں پڑی ہوئی لاشیں دیکھ کر ان کے چہروں پر
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن وہ خاموش رہے۔

"چوہان اور صدیقی تم عقبی طرف سے باہر جاؤ اور پھر سامنے کے
رخ پر آ کر چیکنگ کرو جبکہ خاور اور نعمانی تم یہیں رکو اور خیال رکھو
کہ صدیقی اور چوہان سے پہلے کوئی نہ آ جائے۔ میں اس سوسن کو اس
دوران کرسی پر بٹھا کر باندھتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے
سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑ گیا۔ وہ راہداری کے آخر میں واقع سٹور میں
گیا اور اس نے سٹور میں موجود رسی کا ایک بنڈل اٹھایا اور سٹور سے
نکل کر واپس اس بڑے کمرے میں آ گیا جہاں سوسن ابھی تک فرش پر
بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے سوسن کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا
اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے اس انداز میں باندھ دیا کہ
سوسن تربیت یافتہ ایجنٹ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو نہ کھول سکے
اور پھر وہ خود سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اندر
داخل ہوا۔

"عمران صاحب میں نے ہر طرف چیک کر لیا ہے باہر اور کوئی
آدمی موجود نہیں ہے"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم باہر رکو آگے پیچھے دونوں طرف سے کسی بھی
وقت اسی طرح اچانک کوئی وارد ہو سکتا ہے۔ میں اس سے پوچھ گچھ
کرتا ہوں کہ یہ یہاں کیسے آئی ہے اور اس کے علاوہ اور کس کس کو



اس بارے میں اطلاع ملی ہے"...... عمران نے کہا تو خاور سر ہلاتا ہوا
واپس مڑ گیا۔ عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے
سوسن کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سوسن کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور
واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سوسن نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار
اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی کی بندش کی وجہ سے وہ صرف
کسمسا کر رہ گئی۔

"تم یہاں تک کیسے پہنچ گئی ہو سوسن"...... عمران نے اصل
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور سوسن بے اختیار چونک پڑی۔

"تم۔ تم۔ تم تو بے ہوش تھے اور تمہیں گیس سے بے ہوش
کیا گیا تھا اور مرفی بھی یہاں موجود تھا پھر تم کیسے ہوش میں آ گئے اور
وہ میرے ساتھی۔ وہ۔ وہ کہاں ہیں"...... سوسن نے بوکھلائے
ہوئے انداز میں کہا۔

"تمہارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا تو سوسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم۔ تم جادوگر ہو یا پھر انسان ہی نہیں ہو اس لئے میں تمہارا
کچھ نہیں بگاڑ سکتی"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سوسن نے
انتہائی ڈھیلے سے انداز میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ذہنی طور
پر شکست تسلیم کر چکی ہو۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"کیا پوچھا تھا تم نے"...... سوسن نے چونک کر کہا۔ شاید حیرت کی شدت کی وجہ سے وہ عمران کا سوال سمجھ ہی نہ سکی تھی۔

"میں نے پوچھا ہے کہ تم یہاں تک کیسے پہنچی ہو۔ کس نے تمہیں اطلاع دی ہے"...... عمران نے اپنا سوال دوبارہ دوہراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ البتہ اسی طرح سرد تھا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم سے واقعی نہیں لڑا جا سکتا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ تم ناقابل تسخیر ہو۔ انکل ہیوگو درست کہتے ہیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے"...... سوسن نے کہنا شروع کیا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو سوسن"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا تو سوسن نے وکٹر سے عمران کے بارے میں اطلاع ملنے اور لیک ویو چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن آنے اور پھر وکٹر کی دوست لڑکی کے فلیٹ میں جانے اور اس سے معلومات حاصل کرنے سے لے کر واپس ہیڈ کوارٹر جانے اور پھر مرفی کی طرف سے اطلاع ملنے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رائل کلب کی عقبی گلی میں چیک کیا تھا اور پھر عمران کی کار میں نشاندہی کرنے والا آلہ لگانے سے لے کر اس کوٹھی کی نشاندہی اور پھر مرفی کے انہیں بے ہوش کرنے اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔



"مرفی کی طرف سے دی جانے والی اطلاع تم نے مارٹن کو دی تھی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہ کریڈٹ خود لینا چاہتی تھی۔ چیف مارک کو مجھ پر ترجیح دے رہا تھا اس لئے میں نے خود کارروائی کی اور تم بے ہوش تھے تمہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ مرفی نے باقاعدہ چیکنگ کی تھی اور پھر مرفی اندر موجود تھا اور اس نے ہی پھاٹک کھولا لیکن نجانے یہ سب کیسے بدل جاتا ہے"...... سوسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"سنو۔ ہم نے ہر صورت میں وہ فارمولا حاصل کرنا ہے۔ کیا تم مارٹن کو قائل کر سکتی ہو کہ وہ اس فارمولے کی کاپی ہمیں دے دے تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم نے فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ریڈ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہمیں تباہ کرنا ہو گا اور ساتھ ہی تمہیں مارٹن اور مارک تینوں کو۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتی ہو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مارٹن کبھی یہ بات نہیں مانے گا اور میں تو ویسے بھی اسے کچھ نہیں کہہ سکتی"...... سوسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہارے انکل ہیوگو کی بات مانے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... سوسن نے جواب دیا۔

"ہیوگو کا فون نمبر تو تمہیں معلوم ہو گا۔ وہ فون نمبر جہاں وہ اس وقت مل سکتا ہو کیونکہ اس وقت وہ ہوٹل میں تو نہ ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سوسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے اٹھ کر ایک طرف پڑا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور سوسن کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم پہلے بات کرو گی اور اسے بتاؤ گی کہ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے سوسن سے مخاطب ہو کر کہا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور رسیور سوسن کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوسن بول رہی ہوں مارتھی۔ انکل سے بات کراؤ"۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ سوسن تم۔ خیریت اس وقت کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں خیریت ہے۔ انکل سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔ سوسن نے کہا۔



"او کے ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سوسن۔ میں ہیوگو بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ خیریت ہے"...... چند لمحوں بعد ہیوگو کی آواز سنائی دی۔

"انکل عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور ہٹا لیا۔

"عمران بات کرنا چاہتا ہے۔ کیا مطلب"...... ہیوگو نے چونک کر کہا۔

"علی عمران بول رہا ہوں ہیوگو"...... عمران نے رسیور اپنے کان سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد اور خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فون سیٹ سمیت واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ حالات سنگین ہیں ورنہ تم اس قدر خشک اور سرد لہجے میں تو بات کرنے کے عادی ہی نہیں ہو۔ کیا ہوا ہے"...... ہیوگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیوگو تمہاری بھتیجی سوسن نے ہمارے خلاف ایکشن لیا ہے۔ میں نے کئی بار اسے اس لئے نظرانداز کر دیا تھا کہ یہ بہرحال تمہاری بھتیجی ہے لیکن اب شاید میں اسے نظرانداز نہ کر سکوں۔ اس وقت وہ میرے سامنے بے بسی کی حالت میں موجود ہے اس نے اپنے ساتھیوں سمیت مجھ پر اس انداز میں حملہ کیا تھا کہ شاید میری قسمت میں ابھی موت لکھی ہوئی نہ تھی اس لئے میں بچ گیا ورنہ یہ ہمیں

ہلاک کر لینے میں کامیاب ہو گئی تھی"...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کچھ اگر تم سوسن کے بارے میں کہہ رہے ہو تو پھر مجھے سوسن کی کارکردگی پر فخر رہے گا۔ جہاں تک اس کی موت کا تعلق ہے تو جس پیشے میں وہ ہے اس میں بہرحال موت اور زندگی کے درمیان کشمکش تو ہوتی رہتی ہے لیکن تم نے مجھے کیوں کال کیا ہے"...... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم سوسن کی زندگی نہیں بچانا چاہتے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس کے لئے تمہاری منت نہیں کر سکتا عمران۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ سوسن نے اگر شکست کھائی ہے تو بہرحال اسے اس کے نتائج بھی بھگتنے ہوں گے"...... اس بار دوسری طرف سے ہیوگو نے خشک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو ہیوگو۔ بس میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا ہیوگو آج بھی اپنے اصولوں پر قائم ہے یا نہیں۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس سے مجھے دلی مسرت ہوئی ہے۔ جہاں تک سوسن کی موت کا تعلق ہے تو میں بے بس اور شکست خوردہ مردوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا تو اس لڑکی کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں اس لئے میں سوسن کو آزاد کر دوں گا۔ ہاں اگر کسی ایکشن کے دوران یہ ماری جائے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہ تو دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں تمہاری رگ رگ سے



واقف ہوں کیونکہ تمہارے اندر نئی نئی رگیں بنتی رہتی ہیں البتہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے صرف مجھے چیک کرنے کے لئے کال نہیں کی ہو گی اس لئے وہ کام بتاؤ جس کے لئے تم نے کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے ہیوگو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے اپنی کوشش سے فارمولے کی کاپی پراسرار انداز میں حاصل کر لی تھی کہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا اور میں خاموشی سے واپس چلا جاتا حالانکہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ اس فارمولے کو پاکیشیا صرف اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اس سے نہ ایکریمیا کو کوئی خطرہ ہو گا اور نہ یہ فارمولا کسی اور ملک کے پاس جائے گا اس لئے ٹاپ ایجنسی یا ریڈ ایجنسی خود ہی یہ فارمولا مجھے دے دے لیکن یہ لوگ ضد پر اڑ گئے جس پر میں نے اپنے طور پر اس فارمولے کی کاپی حاصل کر لی لیکن ڈینی کی دولت کی ہوس کی وجہ سے یہ فارمولا مارٹن کے پاس پہنچ گیا اور ڈینی بھی اس لالچ کے تحت ان کے ہاتھوں ماری جا چکی ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مارٹن جو کہ ریڈ ایجنسی کا چیف ہے کے ہیڈ کوارٹر میں وہ فارمولا موجود ہے اب اس کے حصول کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ میں ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دوں اور فارمولا وہاں سے اڑا کر لے جاؤں اور مارٹن اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دوں۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مارٹن خاموشی سے اس فارمولے کی کاپی مجھے دے دے اور میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اس طرح مارٹن اپنے

حکام کو بتا سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنی کوشش کر لو کیونکہ میں کسی سرکاری ایجنسی کے خلاف اس وقت تک ایکشن میں نہیں آنا چاہتا جب تک کہ مجھے اس پر مجبور نہ کر دیا جائے۔ یہ میری طرف سے سرکاری ایجنسی سے نہ ٹکرانے کی آخری کوشش ہو گی"...... عمران نے ایک بار پھر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مارٹن شاید فوری طور پر یہ بات نہ مانے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہیوگو نے کہا۔

"کتنا عرصہ لگ سکتا ہے اس کے ماننے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے لفظ وقت کی بجائے عرصہ استعمال کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم غیر ضروری الفاظ منہ سے نکالنے کے قائل نہیں ہو اس لئے اگر تم مجھ پر اعتماد کرو تو تم اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے واپس پاکیشیا چلے جاؤ۔ فارمولے کی کاپی تم تک پہنچ جائے گی"۔ دوسری طرف سے ہیوگو نے کہا۔

"تم نے لفظ عرصے کا واقعی بہت فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے لیکن بہرحال انسان فانی ہے اس لئے عرصے کا کوئی تعین تو ہونا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ"...... ہیوگو نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتماد ہے"...... عمران نے کہا اور



اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ کو ساتھ پڑی کرسی پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"کیا تم واقعی واپس چلے جاؤ گے۔ اگر چیف مارٹن نے انکل ہیوگو کی بات نہ مانی تب"...... سوسن نے کہا۔

"تم فکر مت کرو میں تم سے زیادہ تمہارے انکل کو جانتا ہوں۔ اگر مارٹن نے اس کی بات نہ مانی تو وہ مجھے صاف جواب دے دے گا اور میں دوبارہ آ جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سنو سوسن۔ اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم خاموش رہو اور مارٹن کو ہمارے بارے میں کوئی رپورٹ نہ دو۔ ہم ابھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے خاموشی سے واپس چلے جاتے ہیں۔ دوسری صورت میں تم خود بہتر سمجھ سکتی ہو کہ معاملات دوسرا رخ اختیار کر جائیں گے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سوسن سے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اسے اطلاع نہ دوں۔ یہ میری ڈیوٹی ہے"...... سوسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ہیوگو کی بھتیجی ہو۔ ٹھیک ہے تم اسے اطلاع دے دینا ہم جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے مجھے تو آزاد کر دو"...... سوسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اتنا احمق ہوں کہ تمہیں آزاد کر کے

ابھی سے اپنے لئے مشکلات کھڑی کر لوں۔ ابھی تو مجھے ہیوگو کے وعدے کا انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تم ابھی چلے جاؤ میرا وعدہ کہ میں صبح سے پہلے اطلاع نہیں دوں گی"...... سوسن نے کہا۔

" کیا اطلاع دو گی"...... عمران نے پوچھا۔

" میں اسے یہاں چھاپہ مارنے اور تمہاری ہیوگو سے ہونے والی تمام بات چیت کی رپورٹ دوں گی"...... سوسن نے کہا۔

" لیکن مارٹن جب تم سے پوچھے گا کہ تم نے فوری طور پر اسے اطلاع نہیں دی تو پھر کیا کہو گی"...... عمران نے پوچھا۔

" میں اسے بتاؤں گی کہ تم مجھے بے ہوش کر کے نکل گئے اور پھر ہوش آنے پر میں تمہیں تلاش کرتی رہ گئی"...... سوسن نے کہا۔

" اوکے۔ چونکہ تم ہیوگو کی طرح سچ بولنے کی عادی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ سوسن کچھ سمجھتی عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے سوسن کی کنپٹی پر پڑا۔ سوسن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" اب تم ویسے ہی صبح تک یہاں بے ہوش پڑی رہو گی۔ تمہیں حملے کی کچھ نہ کچھ سزا تو بہرحال ملنی چاہئے تھی"...... عمران نے



بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ نے چونکہ فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ہے اس لئے آپ واپس جا رہے ہیں لیکن اگر ہیوگو کی بات مارٹن نے نہ مانی تب کیا آپ دوبارہ یہاں آئیں گے"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس دوران کمرے میں آ چکا تھا۔

" تمہارے باس کو فارمولے کی کاپی مل جائے گی اور مجھے اس کے بدلے میں ایک چھوٹا سا چیک اس کے بعد اگر تمہارے چیف نے مزید چیک دینے کا وعدہ کیا تو شاید ایکریمی حکومت کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ ہم کاپی حاصل نہیں کر سکے ہمیں آنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو آپ اس طرح دو چیک حاصل کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ایک تو بڑی مشکل سے ملتا ہے دوسرا چیک تمہارا وہ کنجوس چیف کہاں دینے والا ہے۔ وہ چیک دینے کی بجائے خود ہی حکومت ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو فون کر دے گا کہ اس نے فارمولا حاصل کرنے کا پروگرام ختم کر دیا ہے اور معاملہ ختم اور دوسرا چیک ہضم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چوہان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اب اس سوسن کو کھولنا بھی ہے یا نہیں"...... چوہان نے کہا۔

" ہاں اسی لئے تو اسے بے ہوش کیا ہے"...... عمران نے کہا اور

چوہان سرہلاتا ہوا آگے بڑھا اور سوسن کو کھولنے میں مصروف ہو گیا جبکہ عمران اطمینان بھرے انداز میں قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



"یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ عمران خالی ہاتھ واپس چلا جائے"۔ مارٹن نے انتہائی سختی لہجے میں کہا۔

"چیف میں درست کہہ رہی ہوں۔ اس نے میرے سامنے انکل سے بات کی تھی اور میں نے ہوش میں آنے کے بعد جب آپ کو اطلاع دی تو میں نے اب یہاں آنے سے پہلے معلومات حاصل کی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی رات کو ہی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس چلے گئے ہیں"...... سوسن نے کہا۔

"تمہاری اطلاع ملنے کے بعد میں سمجھ گیا تھا کہ وہ واقعی واپس چلا گیا ہو گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جو کچھ کہتا ہے وہی کچھ کرتا ہے لیکن مجھے یہ بھی یقین ہے کہ وہ خالی ہاتھ واپس نہیں جا سکتا۔ چونکہ تم نے بتایا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت رائل کلب کی عقبی گلی میں گیا تھا اس لئے میں سمجھ گیا تھا کہ اس نے میرے ہیڈ کوارٹر یا

کلب یا رہائش گاہ پر حملہ کرنے سے پہلے رائل کلب میں ڈینی کے
آفس کو چیک کیا ہو گا حالانکہ میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر، کلب اور
رہائش گاہ پر اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا پورا انتظام کر
رکھا تھا لیکن مجھے یہ خیال نہ آیا تھا کہ میں رائل کلب میں ڈینی کے
آفس کو چیک کر لوں کیونکہ ڈینی نے یقیناً اپنے لالچ کے تحت اس کی
دوسری کاپی کرا رکھی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران وہاں سے کاپی
حاصل کر چکا ہے اس لئے وہ واپس گیا ہے ورنہ وہ کبھی اس طرح
واپس نہ جاتا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ اس آفس میں گیا ہے۔ ہو سکتا
ہے کہ وہ کسی اور چکر میں وہاں گیا ہو"...... سوسن نے کہا۔

"میں نے معلوم کرا لیا ہے۔ عقبی خفیہ راستے میں موجود چار افراد
ہلاک ہو چکے ہیں اور ڈینی کے خصوصی آفس کا تالا اور پولیس سیل
ٹوٹی ہوئی ہے اور وہاں ایک خفیہ سیف بھی موجود ہے لیکن اس
سیف کی تلاشی کے دوران کوئی فارمولا نہیں ملا۔ اس سے تو یہی
ثابت ہوتا ہے کہ اسے اس سیف سے فارمولے کی کاپی مل گئی ہو گی
اس لئے وہ واپس چلا گیا اور ہیوگو سے اس نے جو بات تمہارے
سامنے کی ہے وہ صرف ہمیں مطمئن کرنے کے لئے کی ہے تاکہ ہم یہی
سمجھتے رہیں کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلا گیا ہے"...... مارٹن نے
جواب دیا۔

"پھر جب انکل ہیوگو آپ سے بات کریں گے تو آپ کیا کہیں



گے۔ کیا آپ انکل کو کاپی دے دیں گے"...... سوسن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے ایکریمیا کا
فارمولا دے دوں"...... مارٹن نے کہا۔

"پھر تو عمران واپس آئے گا"...... سوسن نے کہا۔

"نہیں۔ وہ واپس نہیں آئے گا۔ مجھے معلوم ہے کیونکہ وہ اپنا
مشن مکمل کر کے گیا ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ پاکیشیا اور اس کے خلاف کارروائی کریں گے"۔
سوسن نے کہا۔

"اس کے کاپی حاصل کرنے کی بات میرا ذاتی خیال ہے۔ بہرحال
میں یہ خیال بھی اپنی رپورٹ میں اعلیٰ حکام تک پہنچا دوں گا اس کے
بعد جیسے اعلیٰ حکام فیصلہ کریں ویسے ہی ہو گا کیونکہ بہرحال ہم
حکومت کے ملازم ہیں"...... مارٹن نے کہا اور سوسن نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے تو اب تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ گیس سے بے ہوش ہونے
کے باوجود اسے کیسے خود بخود ہوش آ گیا۔ ایسا نہ ہوتا تو میں کامیاب
ہو جاتی"...... سوسن نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی اسے ٹریس کر کے اس پر حملہ کیا اور یہ تمہارا
کریڈٹ ہے جبکہ مارک آخر تک اسے ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں
ہو سکا اور جہاں تک اس کے ہوش میں آنے کا تعلق ہے تو وہ ایسا ہی
آدمی ہے۔ ہر ناممکن کو ممکن بنا لینے والا"...... مارٹن نے جواب

دیا۔

"لیکن چیف آخر وہ کیا کرتا ہے۔ مجھے معلوم تو ہونا چاہئے"۔ سوسن نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے وہ مخصوص ذہنی مشقیں کرنے کا عادی ہے جس سے بے ہوشی کے دوران اس کا ذہن رد عمل کرتا رہتا ہے اور پھر اسے خود بخود ہوش آجاتا ہے اور تمہارے آدمی مرفی نے جو گیس وہاں فائر کی ہوگی وہ زیادہ طاقتور نہ ہوگی اور ویسے بھی وہ کھلی جگہ تھی اس لئے عمران کا ذہنی رد عمل کام آگیا اور وہ تمہارے پہنچنے سے پہلے ہوش میں آگیا ہوگا"...... مارٹن نے کہا اور سوسن نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے وہ مارٹن کی بات کی تائید کر رہی ہو۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال پھر بھی وہ انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے"...... سوسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اسے دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ کہا جاتا ہے اور وہ واقعی ایسا ہی ہے"...... مارٹن نے کہا اور سوسن نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے اب اسے بھی اس بات پر یقین آگیا ہو۔



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص سی پر یٹھا ہوا تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کچن سے اپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی دو پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پ ل عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ شہاب الدین کے آٹھ لاکھ روپے کا کیا ہوا۔ اس فنکار سے ملاقات ہوئی جس نے یہ سارا چکر چلایا تھا"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دراصل ہوٹل کے ایک ملازم نے کوریئر سروس کے آدمی اور بینک کے ایک ملازم کے ساتھ مل کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ میں نے سرسلطان کو تفصیلات بتا دیں تھیں تو انہوں نے آپ کے ڈیڈی

سے بات کی اور پھر یہ سب لوگ پکڑے گئے اور وہ رقم بھی برآمد ہو
گئی اور میں نے وہ رقم شہاب الدین کو پہنچا دی۔ ویسے بھی آٹھ لاکھ
روپے آپ کی طرف سے ان کی بچیوں کے لئے میں پہلے ہی دے آیا
تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے چارہ بے حد پریشان تھا۔ اس کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔
ویسے تم چائے میں کہیں پوست کا عرق تو شامل نہیں کر دیتے"۔
عمران نے خالی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھتا ہوا بلیک
زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
آئے۔

"پوست کا عرق۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔
بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پینے کے بعد اور کسی کے ہاتھ
کی بنی ہوئی چائے مزہ ہی نہیں دیتی"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر ایسی بات ہو بھی ہی تب بھی یہ پوست کے عرق والا کیا
فلسفہ ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ چائے بنانے والوں کا بڑا بزنس سیکرٹ ہے۔ وہ اس برتن
جس میں کھولتا ہوا پانی رکھتے ہیں اس کے اندر پوست کی پوٹلی باندھ
کر رکھ دیتے ہیں۔ گرم پانی کی وجہ سے اس کا عرق اس میں شامل ہوتا
رہتا ہے اور پھر اس پانی سے بنی ہوئی چائے جو پی لے اسے ایسی



چائے کے بغیر اور کسی جگہ کی چائے پسند ہی نہیں آتی"۔ عمران نے
کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہے یہ بزنس سیکرٹ۔ کیا آپ چائے بیچتے
رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آج تک بیچی تو نہیں لیکن اب جس قدر مہنگائی بڑھتی جا رہی
ہے اور تمہارے دیئے ہوئے چیک کی مالیت سکڑتی جا رہی ہے اب
میں سوچ رہا ہوں کہ چائے ہی بیچنا شروع کر دوں۔ سارے دلدر ہی
دور ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تو آپ سارا سال جتنی چائے بیچ کر منافع کما
سکیں گے اس سے زیادہ مالیت کی رقم تو آپ لوگوں کو ویسے ہی دے
دیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ چائے بیچنے میں کتنی بچت
ہے۔ چائے بیچنے والے اسے گرم پانی کی کمائی کہتے ہیں۔ بس پانی گرم
کیا اور چار گھونٹ گرم پانی کی قیمت روپوں میں وصول کر لی"۔
عمران نے کہا۔

"لیکن صرف گرم پانی سے ہی تو چائے نہیں بن جاتی اس میں
چینی، دودھ اور چائے کی پتی بھی تو ڈالنی پڑتی ہے"...... بلیک زیرو
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو صرف گرم پانی کا رنگ بدلنے کے کام آتے ہیں اس لئے
دودھ میں پانی بلکہ پانی میں دودھ ملایا جاتا ہے اور اسے چائے میں ڈالا

جاتا ہے۔ ویسے چائے فروش کہتے ہیں کہ خالص دودھ چائے میں ڈالا جائے تو چائے کا لطف ہی نہیں آتا۔ چینی والا مسئلہ اس مرض شوگر نے حل کر دیا ہے۔ آدھے سے زیادہ لوگ شوگر کے مریض ہونے کی وجہ سے چینی استعمال نہیں کرتے اور باقی آدھے شوگر کے خوف میں چینی استعمال نہیں کرتے۔ باقی رہی چائے کی پتی تو بے چاری یہ پتی نجانے کتنی بار استعمال ہوتی رہتی ہے اس لئے باقی گرم پانی کی ہی کہانی رہ جاتی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح دیکھا جائے تو واقعی آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ شہر میں حشرات الارض کی طرح چائے فروشوں کی دکانیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے بتایا تھا کہ آپ ہیوگو سے وعدہ کرنے کے بعد کہ وہ مارٹن سے فارمولے کی کاپی لے کر آپ کو بھجوائے گا اور میرا خیال ہے کہ آپ کو ایکریمیا سے واپس آئے ہوئے ایک ہفتہ تو ہونے ہی والا ہے لیکن آپ نے ہیوگو سے رابطہ نہیں کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں۔ وہ تو میں بھول ہی گیا تھا"...... عمران نے کہا اور



پھر چائے کی پیالی رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیوگو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیوگو سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مارٹن واقعی ہیوگو کی بات مان لے گا"...... بلیک زیرو نے اس وقفے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بقول اس کے وہ میری رگ رگ سے واقف ہے اب پتہ چلے گا کہ وہ کتنی رگوں سے واقف ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہیلو ہیوگو بول رہا ہوں"...... اسی لمحے ہیوگو کی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے بلیک زیرو بھی اس کی آواز سن رہا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو حیرت ہے کہ تم جیسا آدمی اتنے طویل عرصے سے بس اتنی ہی ڈگریوں پر کیسے گزارا کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے ہیوگو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے بعد کوئی ڈگری یونیورسٹی دیتی ہی نہیں۔ میں کیا کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں دیتی۔ ڈاکٹر آف سائنس کے علاوہ بھی تو بے شمار ڈگریاں ہوتی ہیں"....... ہیوگو نے کہا۔

" اچھا۔ وہ کون سی"....... عمران نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" مثلاً لیڈی ڈاکٹر آف سائنس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔ یہ واقعی ڈگری ہو سکتی ہے کیونکہ سائنس بھی بہرحال مونث ہے اور ضروری نہیں کہ مونث کی ہر بیماری کا علاج مرد ڈاکٹر ہی کرتا ہو"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ہیوگو اس کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے تمہارے جیسے ڈاکٹر کے علاج کے بعد میرے خیال میں بے چاری سائنس کو کسی لیڈی ڈاکٹر تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی"....... ہیوگو نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" میں نے تمہیں تمہارا وعدہ یاد دلانے کے لئے فون کیا ہے"۔ عمران نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

" کون سا وعدہ"....... ہیوگو نے جواب دیا۔

" ارے کیا مطلب۔ کیا تمہاری یادداشت اس قدر کمزور ہو گئی ہے کہ ایک ہفتے میں تمہیں سب کچھ بھول گیا ہے"....... عمران نے چونک کر کہا۔



" اگر میری یادداشت اس قدر کمزور ہوتی تو میں تمہیں پہچانتا ہی کیوں"....... دوسری طرف سے ہیوگو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں وعدہ یاد نہ رہا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹن نے تمہاری بات نہیں مانی"....... عمران نے کہا۔

" مارٹن اگر تمہیں نہ جانتا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ میری بات مان جاتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں میرے علاوہ بھی بہت سے لوگ جانتے ہیں"....... ہیوگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ہوا۔ دیکھو ہیوگو اگر مارٹن نے انکار کر دیا ہے تو اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے صاف صاف بتا دو۔ پھر میں جانوں اور مارٹن جانے"....... عمران نے کہا۔

" تو تم چاہتے ہو کہ میں یہ بات خود اپنے منہ سے کہہ دوں۔ اگر یہی بات ہے تو پھر سن لو کہ جب تم نے مجھے فون کیا تھا اور پھر خود ہی آفر کی تھی کہ تم واپس چلے جاتے ہو میں ایک ہفتے کے اندر مارٹن سے بات کر کے فارمولا تمہیں بھجوا دوں تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ فارمولے کی کاپی تم حاصل کر چکے ہو ورنہ مجھے معلوم ہے کہ ناکام واپسی کا لفظ تمہاری لغت میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ تم صرف یہ چاہتے تھے کہ حکومت ایکریمیا کو یہی تاثر دیا جا سکے کہ عمران ناکام واپس چلا گیا ہے لیکن بات وہی ہے کہ میرے علاوہ اور لوگ

بھی تمہیں جانتے ہیں اس لئے میں نے جب مارٹن سے بات کی تو مارٹن نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے تمہیں دیا ہے۔ اسے سو فیصد یقین ہے کہ تم فارمولے کی کاپی حاصل کئے بغیر واپس جا ہی نہیں سکتے"...... ہیوگو نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ مارٹن نے تمہیں چکر دے دیا ہے۔ جب فارمولا اس کے پاس تھا تو میں اس کی کاپی کیسے حاصل کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہیوگو بے اختیار ہنس پڑا۔

" مارٹن ریڈ ایجنسی کا چیف ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ریڈ ایجنسی تمہارے مقابلے پر رنگدار کی بجائے بے رنگ ہو جاتی ہے ورنہ یہ لوگ اتنے بھی احمق نہیں ہیں کہ وہ معاملات کو نہ سمجھ سکیں اور پھر مارٹن تو بہرحال ریڈ ایجنسی کا چیف ہے۔ موسن نے جب اسے کال کر کے صورت حال بتائی تو اس نے فوری طور پر رائل کلب میں ڈینی کے خصوصی آفس کو چیک کرایا۔ پھر اسے معلوم ہو گیا کہ تم عقبی خفیہ راستے سے اس میں داخل ہوئے اور وہاں موجود افراد کو تم نے ہلاک کر دیا اور اس کے بعد ڈینی کا اس آفس کا تالا اور پولیس سیل بھی ٹوٹی ہوئی ملی۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ تم وہاں گئے تھے"...... ہیوگو نے کہا۔

" لیکن وہاں جانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہاں فارمولے کی کاپی بھی موجود تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔



" ظاہر ہے وہاں تمہارے پہنچنے کے بعد کیسے رہ سکتی تھی جبکہ ڈینی کے خفیہ سیف کو بھی تلاش کر کے چیک کر لیا گیا تھا لیکن اس کے بعد تمہاری فوری واپسی اس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ تم نے وہاں سے فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ورنہ مارٹن بھی جانتا ہے کہ تم اس انداز میں واپس نہ جا سکتے تھے اور ڈینی کی ہوس زر کے بارے میں وہ بھی بخوبی جانتا ہے اور میں بھی"...... ہیوگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مارٹن ظاہر ہے یہ بات اعلیٰ حکام کو تو نہیں بتا سکتا تھا پھر"...... عمران نے کہا۔

" اس نے یہ بات اپنی رپورٹ میں لکھ دی تھی کہ تم فارمولے کی کاپی ڈینی کے آفس سے حاصل کر کے گئے ہو ورنہ تم کسی صورت بھی ناکام واپس نہ جاتے اور اعلیٰ حکام نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے"...... ہیوگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے یہاں ایکریمین ایجنٹوں کے استقبال کی شایان شان تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا تیاریاں کرو گے۔ مجھے بتا دو شاید میں خود بھی آ جاؤں"۔ دوسری طرف سے ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے بینڈ باجہ۔ استقبالیہ گیت۔ گلدستے۔ کسی اچھے سے ہوٹل میں دعوت سب کچھ ہی ہو سکتا ہے ریڈ ایجنٹوں کے استقبال کے لئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہیوگو بے اختیار

قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
" مجھے معلوم ہے کہ تم بہت غریب آدمی ہو اس لئے تم فکر مت
کرو اعلیٰ حکام نے تمہاری بات پر یقین کر لیا ہے کہ اس فارمولے
سے ایکریمیا کے مفادات مجروح نہیں ہوں گے"...... ہیوگو نے کہا۔
" اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے تمہاری رگوں سے واقفیت کا
دعویٰ کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" کیا مطلب"...... ہیوگو نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
" مطلب یہ کہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام نے مجھ پر اعتماد کرنے کی
بجائے اپنی ریڈ لیبارٹری، اپنے سائنس دان اور اپنے پی ایکس میزائل
کو تباہ ہونے سے بچانے پر اکتفا کر لیا ہے اور احسان مجھ پر کر دیا ہے
کہ میری بات پر یقین کر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے ہیوگو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
" اب کیا کیا جائے اعلیٰ حکام نے بھی تو اپنا بھرم رکھنا ہوتا ہے اور
ایک اور بات بھی ہوئی ہے کہ کاسمک سٹار ایمرالڈ کی ایک بڑی کان
ایکریمیا کی ایک ریاست میں بھی خلائی سیاروں نے دریافت کر لی
ہے س لئے اب انہیں پاکیشیا سے اسے حاصل کرنے کی بھی
ضرورت نہیں رہی"...... ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی
اس کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔
" بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے خرچے سے بچا لیا ہے البتہ
میری طرف سے دعوت ہے کہ تم اور سوسن آجاؤ تمہارا عزت کے



باوجود شایان شان استقبال کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔
" سوسن تو اب تمہارے گیت گاتی ہے۔ اسے اب احساس ہو گیا
ہے کہ میں جو کچھ تمہارے متعلق اسے کہتا تھا وہ سچ ہے اس لئے اگر
تم کہو تو سوسن کو بھجوا دوں"...... ہیوگو نے ہنستے ہوئے کہا۔
" ضرور بھجوا دو لیکن تمہیں ساتھ آنا پڑے گا ورنہ میری اماں بی نے
اس کا گایا ہوا ایک گیت بھی سن لیا تو میری کھوپڑی کو بڑے سے بڑا
سرجن بھی دوبارہ نہ جوڑ سکے گا"...... عمران نے جواب دیا تو ہیوگو
بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
" میں تم جیسے عظیم سیکرٹ ایجنٹ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
محروم نہیں کرنا چاہتا اس لئے جب تم ایکریمیا آؤ گے تو پھر ملاقات ہو
جائے گی۔ گڈ بائی"...... ہیوگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
" عمران صاحب آپ کو واقعی اب بہت سے لوگ جاننے لگ گئے
ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" وہی شاعر کی بات کہ پتا پتا بوٹا بوٹا سارا باغ تو جانتا ہے لیکن
بس ایک پھول ہے جو نہیں جانتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" یہ شعر آپ کی بجائے جولیا کو پڑھنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کا ایڈونچر

# ریڈ آرمی

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ڈولفن ——— ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ۔ جو ایسی جعلی کرنسی چھاپتی تھی جسے جعلی ثابت ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔

ڈولفن ——— جس نے اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشیا اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر ان ممالک میں پھیلانے کی منصوبہ بندی کی اور پھر اس پر عمل شروع ہو گیا۔

ڈولفن ——— جس کی چھاپی ہوئی جعلی کرنسی کی وجہ سے نہ صرف پاکیشیا بلکہ تمام اسلامی ممالک کی معیشت مکمل طور پر جام ہو جاتی۔

واگ ——— ایک ایسا غیر آباد جزیرہ ——— جو باجان حکومت کی حفاظتی تحویل میں تھا لیکن عمران کو یقین تھا کہ ڈولفن کا پریس سیکشن اس جزیرے پر ہے مگر اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا ——— پھر کیا ہوا ——— ؟ کیا عمران کوئی ثبوت حاصل کر سکا ——— یا ——— ؟

واگ ——— جسے ایسی ریز سے سیلڈ کر دیا گیا تھا کہ عمران لاکھ ٹکریں مارنے کے باوجود اسے اوپن نہ کر سکا اور مسلسل ناکامی اس کا مقدر بن کر رہ گئی۔

کرنل جوشن ——— باجان کی سرکاری تنظیم ریڈ آرمی کا چیف ——— جو ڈولفن کی حمایت پر عمران کے مقابل کھل کر آ گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ آرمی کے بھیانک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے ——— کیوں اور کیسے ——— ؟

- کیا ڈولفن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور پاکیشیا اور اسلامی ممالک کو معاشی طور پر تباہ کر دیا گیا ——— یا ——— ؟
- کیا عمران واگ جزیرے پر موجود ڈولفن کے پریس سیکشن کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ ——— انتہائی ہنگامہ خیز

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

کامیابی اور ناکامی کے درمیان پنڈولم کی طرح حرکت کرتا ہوا منفرد انداز کا مشن ۔ بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک یادگار ناول ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان